المعروف بہ

دیوانِ سنجر

کلام سنجر غازیپوری

سستی کتابیں ملنے کا پتہ
شیخ غلام حسین اینڈ سنز تاجران کتب
کشمیری بازار لاہور

٧٨٦

دیوان سنجر

المعروف بہ

گلدستہ کلام سنجر

عالیجناب منشی محمد حبیب احمد صاحب سنجر غازی پوری

حسب الارشاد

جناب منشی مقبول احمد صاحب مقبول عفی عنہ

پبلشرز

شیخ غلام حسین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

داغِ جگر

ہر دار اور رسن میں جلوہ اُسی کا دیکھا ۔ کاکل کی ہر شکن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

کعبہ ہو، یا کلیسا۔ مسجد ہو یا کہ مندر ۔ ہر ایک انجمن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

ہر شاخ اور شجر میں ہر پھول اور کلی میں ۔ نسرین میں نسترن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

نغموں میں بلبلوں کے کوکو میں قمریوں کی ۔ ہر گل میں گلبدن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

حُسن صنم کے اندر پنہاں اُسی کو پایا ۔ بُت اور برہمن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

ہر ناز ہر ادا میں شوخی میں یا حیا میں ۔ اُس شوخ کے دہن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

یہ سب اُسی صنم کے قدرت کے ہیں کرشمے ۔ حُسن اور بانکپن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

آئی نظر لحد میں [illegible] وہ صورت ۔ مُنہ چھپتے ہی کفن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

پروانے ہیں فدائی جس شمع رو کے سنجر
ہر شمع انجمن میں جلوہ اُسی کا دیکھا

جو عشقِ خدا میں فنا ہو گیا ۔ نور بن کر وہ نورِ خدا ہو گیا
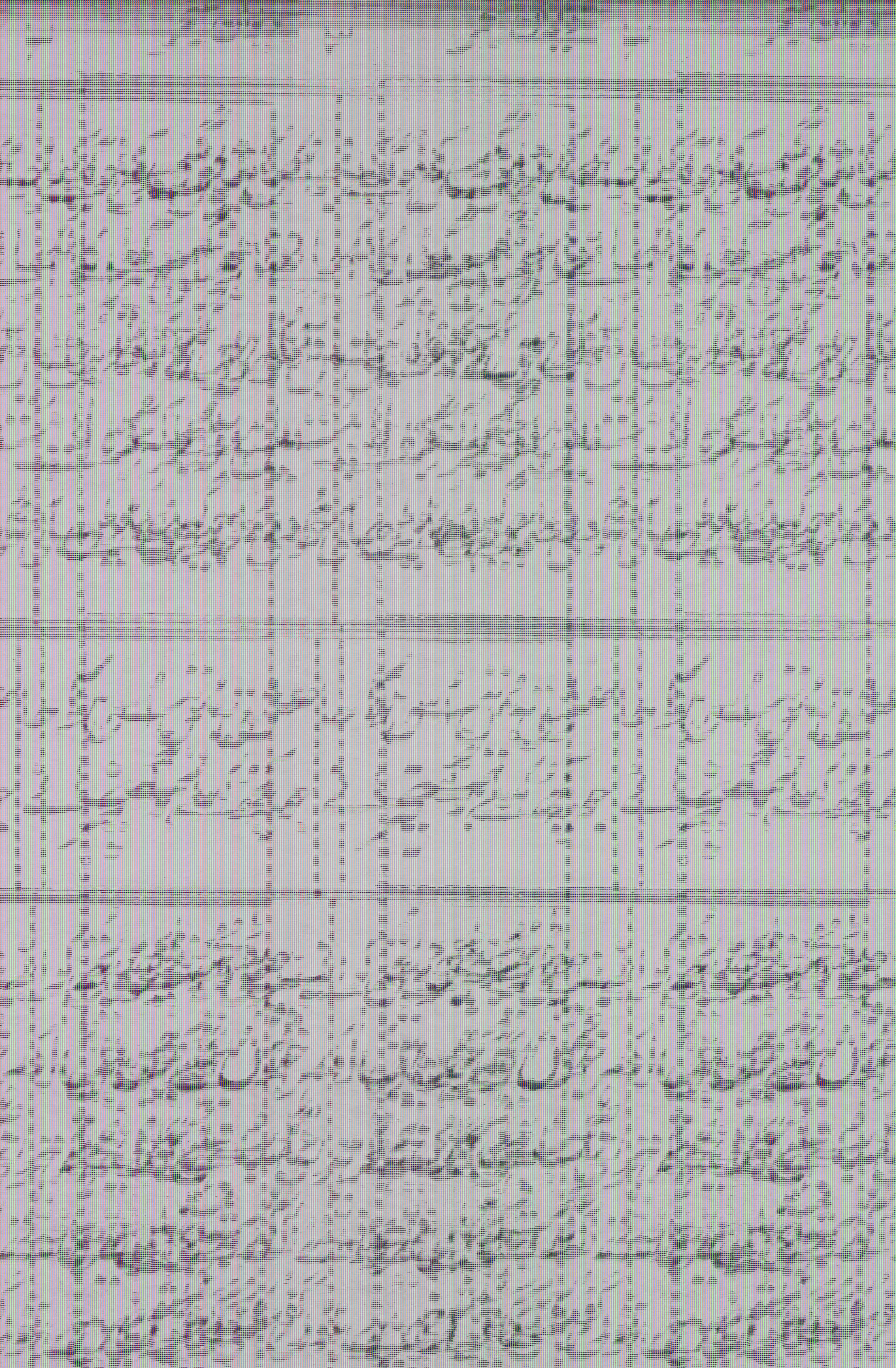
بتوں پر جو سنجرؔ فدا ہو رہا ہے
فقط تیری خواہش تیری آرزو ہے

گرا ہو کے بیہوش شیدا تمہارا
ہے مسجد تمہاری ہے شیوا تمہارا
تمہاری جھلک ہے جو دل اُن پہ آیا
دکھائی جھلک جبکہ موسیٰ کو اپنی

نظر آیا جب اُس کو جلوہ تمہارا
کلیسا تمہارا ہے کعبہ تمہارا
بتوں میں بھی پنہاں ہے جلوہ تمہارا
تو پھر مجھ سے کیوں ہے یہ پردا تمہارا

کرو رحم سنجرؔ پہ بحرِ الٰہی
کہ آزاد ہو غم سے بندہ تمہارا

تری دشمنوں پر نظر کر رہے ہیں
سرِ طور دیکھا تھا موسیٰ نے جنکو
ہمیں جان سے بڑھ کے وصلِ صنم ہے
مرے دل سے کر دور اُلفت بتوں کی

مصیبت میں بھی تیرا دم بھر رہے ہیں
وہ دل میں مرے اپنا گھر کر رہے ہیں
اسی شوق و حسرت میں ہم مر رہے ہیں
یہ بارِ گناہ میرے سر دھر رہے ہیں

ہوئی دور سب مشکلیں اب تو سنجرؔ
وہ رحمت سے مجھ پر نظر کر رہے ہیں

ہُوا ہے نہ ہوگا مثالِ محمدؐ
دکھا جلد یارب جمالِ محمدؐ
جو چاہا وہی آپ نے کر دکھایا

جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ
کہ ہو مجھ کو حاصل وصالِ محمدؐ
کمالِ خدا تھا کمالِ محمدؐ

ہے دیدار اُن کا خدا نظارہ
وصالِ خدا ہے وصالِ محمدؐ

ہوئی روشنی جس سے دُنیا میں سنجرؔ
وہی ہے چراغِ جمالِ محمدؐ

قدم آپ کا جبکہ آیا نہیں تھا
تو دُنیا میں بھی یہ اجالا نہیں تھا
بتوں سے کیا پاک حضرت نے آکر
وُہ بتخانہ پہلے تھا کعبہ نہیں تھا
وُہ تھا نور ہی نور روشن جہاں میں
قدِ پاک کا جس سے سایا نہیں تھا
کہا یہ فرشتوں نے معراج کی شب
کوئی ایسا انسان دیکھا نہیں تھا

لگانا تھا تو تجھ کو احمدؐ سے سنجرؔ
بتوں سے تجھے دل لگانا نہیں تھا

دل کی حالت کہی نہیں جاتی
بات بھی منہ سے کہی نہیں جاتی
دل کی اب بیکلی نہیں جاتی
یہ مُصیبت سہی نہیں جاتی
درد دل نے بنا دیا ایسا
سانس بھی اب تو لی نہیں جاتی
عُمر ساری کٹی مصیبت میں
اب بھی بگڑی مری نہیں جاتی
غیر پر رحم ہو ستم مجھ پر
بیوفائی تری نہیں جاتی
رنج پر رنج ہائے دیتا ہے
کجروی چرخ کی نہیں جاتی
وعدۂ وصل پہ وہ کہتے ہیں
یہ زبان مجھ سے دی نہیں جاتی
حال میرا وہ دیکھ کر بولے
کیوں یہ وحشت تری نہیں جاتی

پاس رُسوائیوں کا ہے سنجر
آہ جو مجھ سے کی نہیں جاتی

بیتاب کب تھا۔ اس آرزو نے ایسا
برباد کر دیا ہے اک خوبرو نے ایسا

فرقت میں کیا کیا ہے اے قلب تو نے ایسا
برسا دیا ہے۔ مجھ کو۔ کیوں آرزو نے ایسا

کیوں دم بدم لپٹ کر روتا ہے وقتِ رُخصت
دل کو بڑھا دیا ہے۔ کیا آرزو نے ایسا

آتا نہیں ہے دم بھر آرام میرے دل کو
بیچین کر دیا ہے اے درد تو نے ایسا

اُس کی تلاش میں کچھ اپنی خبر نہیں ہے
گم کر دیا ہے مجھ کو اس جستجو نے ایسا

خلقت میں تیری کیونکر اشرف لقب نہ ہوتا
مجھ کو بنا دیا ہے اللہ تو نے ایسا!

اب خاک ہو رہا ہے جل جل کے دل ہمارا
بھڑکا دیا ہے شعلہ اس شعلہ رُو نے ایسا

بے مئے پلائے مجھ کو بدمست کر دیا ہے

ساقی مہ جبیں کے انداز و خو نے ایسا

محشر میں اب ہماری سنتا نہیں ہے کوئی
اظہار کر دیا ہے اس فتنہ جو تو نے ایسا

اس در پہ خاک میری لیکر تو اے صبا چل
مجھ کو جلا دیا ہے جس شعلہ رو نے ایسا

مرنے کے بعد سنجر سو چین سے لحد میں
آرام زندگی میں پایا نہ تو نے ایسا

اس کو بھی محبت کا سودا نظر آتا ہے
یعنی وہ صنم مجھ پر شیدا نظر آتا ہے

دل میں بت کافر کا جلوہ نظر آتا ہے
اب رو کش بتخانہ کعبہ نظر آتا ہے

کعبہ میں کلیسا میں مسجد میں شوالے میں
ہر گھر میں اسی بت کا جلوہ نظر آتا ہے

اس عشق نے اسکو بھی ہم رنگ بنایا ہے
لیلیٰ کی طرح مجنوں لیلیٰ نظر آتا ہے

کیا ہے کشش الفت اور شوق تصور ہے
ہر سو مجھے اس بت کا نقشہ نظر آتا ہے

وہ دیکھ کے سنجر کو کہتے ہیں تجاہل سے
یہ کس کی محبت کا سودا نظر آتا ہے

فنا ہو گی اک دن نہ ہستی رہے گی
بلندی رہے گی نہ پستی رہے گی

نہ ساقی نہ یہ دور ساغر رہے گا
نہ رندوں کی یہ مے پرستی رہے گی

رہے گا بتوں کا نہ یہ حسن باقی
نزاکت رہیگی نہ مستی رہے گی

فنا ہو گی اک دن یہ بازار دنیا
نہ مہنگی رہے گی نہ سستی رہے گی

ترا فضل ہو جائے ہم پر جو یارب
مری پھر نہ یہ تنگدستی رہے گی

ترے فضل سے کب یہ خالی ہے دنیا
یہ رحمت ہمیشہ برستی رہے گی

دکھا جلد یارب محمدؐ کا روضہ
مری روح کب تک ترستی رہے گی

میں مستانہ ہوں عشق احمدؐ میں ایسا
کہ محشر میں بھی میری مستی رہے گی

جو کرنا ہو نام الفت میں سنجر
کہ پھر تری باقی نہ ہستی رہے گی

قاتل کا وار جب تن بسمل پہ چل گیا
سنجر کے ساتھ دم بھی تڑپ کر نکل گیا

جادو نگاہِ یار کا جب مجھ پہ چل گیا
رنگت نکھر گئی مرا چہرہ بدل گیا

جلوے کی ہٹ کلیم نے کی تھی وہ بچ رہے
حیرت یہ ہو رہی ہے کہ کیوں طور جل گیا

بازارِ فراق اٹھ نہ سکا موت آ گئی
پھندا گلے سے ہجر کا میرے نکل گیا

اٹھی جگر میں ٹیس تو بیچین کر گئی
اٹھا جو درد دل میں تو پہلو بدل گیا

قاصد سے جب سنا کہ وہ آتے ہیں میرے گھر
باقی کوئی خلش نہ رہی دل سنبھل گیا

سنجر ہوا جو عشق محمدؐ میں بے قرار
یثرب کو شوق دید میں دو سر کے بل گیا

دشمن پہ کرم ہو تو ستم میرے لئے ہو
امرت ہو عدو کیلئے سم میرے لئے ہو

اغیار پہ شفقت ہے ستم مجھ پہ تمہارا
راحت ہو کسی کیلئے غم میرے لئے ہو

وہ دیکھ کے کہتے ہیں مرا حال پریشان
جب اُن سے کہا میں نے کہ دیوانہ ہوں کسکا
حیران و پریشان جو تمہارے لئے ہم ہیں

کیوں اتنا پریشان صنم میرے لئے ہو
بولے کہ مری جان کی قسم میرے لئے ہو
تم بھی تو پریشان صنم میرے لئے ہو

گریاں وہ مجھے دیکھ کے فرماتے ہیں سنجر
اے جان نہ اب دیدۂ نم میرے لئے ہو

حال ابتر دیکھتے ہی بلبلِ ناشاد کا
اے صبا اس شوخ سے کہدے ذرا حالت مری
حال دل کیا پوچھتے ہو کیا کہوں کیونکر کہوں
سنگدل ہے وہ بُت سفاک یا رب کیا کروں

آ گیا منہ تک کلیجہ سنگدل صیاد کا
وقت آخر ہو چلا ہے عاشقِ ناشاد کا
میں تو کُشتہ ہوں تمہارے خنجرِ بیداد کا
کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا مری فریاد کا

تم سے اُلفت کرکے سنجر مفت رُسوا ہو گیا
یہ ثمر اچھا ملا اُس کو تمہاری یاد کا

جو حسیں آیا نظر دلبر ہمارا ہو گیا
ہائے اِس انداز سے ظالم نے مارا تیرِ ناز
بعد مدّت پھر مری تقدیر جاگی شکر ہے
تنگ آئے ہیں دلِ وحشت سے کیا کریں
غیر منہ تکتا رہا میں عرض مطلب کر چکا
رُک گئے آنسو مرے دردِ جگر کچھ کم ہوا

دل کا پیارا ہو گیا آنکھوں کا تارا ہو گیا
دل ہوا ٹکڑے جگر بھی پارا پارا ہو گیا
کوچۂ جاناں میں اب اپنا گذارا ہو گیا
آہ یہ کمبخت کیوں دشمن ہمارا ہو گیا
مجھ سے ان سے آنکھوں آنکھوں میں اشارہ ہو گیا
اس بُتِ سیمیں بدن کا جب نظارہ ہو گیا

دل بھی ٹکڑے ہو چکا قربان جان بھی کر چکا
اب تو یہ باور کرو سنجر تمہارا ہو گیا

تمہارے ظلم کو بھی ہم وفا سمجھتے ہیں
ادا و ناز کو اپنی قضا سمجھتے ہیں

جنونِ عشق میں ہم کیا سے کیا سمجھتے ہیں
تمہاری شان کو شانِ خدا سمجھتے ہیں

حضور آپ ہیں حسن و جمال کے بندے
اسے نہ پوچھئے ہم اور کیا سمجھتے ہیں

پری سے حور سے شمس و قمر سے بہتر ہیں
ہم اُن کے حسن کو شانِ خدا سمجھتے ہیں

ستم شعار سمجھنے لگے ہم تجھ کو
وہ اور ہیں جو تجھے باوفا سمجھتے ہیں

یہ رازِ عشق چھپانے سے چھپ نہیں سکتا
کہ اب تو غیر ہمیں آپ کا سمجھتے ہیں

مریضِ عشق ہوئے جمع اس تمنّا پر
درِ حضور کو دارالشفا سمجھتے ہیں

ترے لبوں میں ہے اک رازِ زندگی پنہاں
تری نگاہ کو تیرِ قضا سمجھتے ہیں

ہوا یہ حضرتِ سنجر کو آج کل سودا
کسی کی یاد کو یادِ خدا سمجھتے ہیں

نالہ اے بلبل نہ کر چرخِ کہن جل جائے گا
آگ لگ جائیگی دنیا میں چمن جل جائیگا

گرم آہیں کھینچ اے مجنوں سمجھ کر دشت میں
ہمسائے صحرا کے نزد یوانہ بن جل جائیگا

رنگ لائیگا مزا اسوز محبت قبر میں
استخواں ہو جائیگا شعلے کفن جل جائیگا

آتشِ غم کی ترقی ہے جو روز افزوں یہی
ہے یقیں اک روز اپنا تن بدن جل جائیگا

کیا خبر تھی بیسوں پر عشق برسائیگا آگ
تیشہ بن جائیگا شعلہ کوہ کن جل جائیگا

میں نہ سمجھا تھا کہ مجھکو دیکھکے ہوگا تو آگ
خرمن ارمان و حسرت بے سخن جل جائیگا

سنجر آتش زبان کو کیوں جلاتے ہو کہ وہ
سر بسر خود صورتِ شمع لگن جل جائیگا

یہ کیا خبر تھی کہ دل کو لیکر وہ مجھ سے ظالم دغا کرے گا
ملے گا غیروں سے اور مجھ پر ستم کرے گا جفا کرے گا

تمہارے در کا گدا بنے گا تمہیں یہ تن من فدا کرے گا
جو فرض ہے عاشقی کا اے جان تمہارا عاشق ادا کریگا

ستم جو مجھ پر تو کر رہا ہے عدو سے مل کر جلا رہا ہے
خدا جو چاہیگا اے ستمگر ہمیشہ تو بھی جلا کرے گا

مصیبت اپنی بیان کریں کیا کسی سے ہم التجا کریں کیا
جو خود ہی محتاج ہے خدا کا مدد کسی کی وہ کیا کرے گا

کریم وہ ہے رحیم وہ ہے۔ بڑا ہے وہ عزّ و شان والا
کریگا پوری مراد اسکی جو دل سے اس سے دعا کرے گا

کٹی مصیبت میں عمر ساری ستم یہ تو نے ستم ہیں ڈھائے
نہ جانے کس دن اے چرخ بدبین تو مجھ سے مہر و وفا کرے گا

گو لاکھ دشمن ہوں ترے سنجر تو غم نہ کر ہے خدا نگہبان
برا چاہے کوئی کسی کا خدا اسی برا کرے گا!

چاک جب دست جنوں نے جیب و داماں کر دیا
غیرت قیس نے میرے لئے خالی بیابان کر دیا!

رہتی ہے آٹھوں پہر اب یاد اُسی جہر کی
دل کے کاشانہ کو میں نے وقف مہمان کر دیا

نیر چرخ شرف ہیں سب حسین یوں تو مگر
حسن نے اس بت کو رشک ماہ تاباں کر دیا

پاس جو کچھ تھا مرے اُس پر فدا میں نے کیا
جان بھی دل بھی جگر بھی نذر جاناں کر دیا

میرے نالوں کے اثر سے اُسکی یہ حالت ہوئی
ہو گیا بے چین وحشت نے پریشان کر دیا

آہ زاری بیقراری سے ہوئی حاصل نجات
قتل کیا تم نے کیا مجھ پہ احسان کر دیا

وہ جو دم بھر کے لئے آئے تو فرماتے ہیں یہ
اب نہ کچھ کہیگا پورا میں نے ارمان کر دیا

کٹ گئے دم بھر میں رنج و غم و اندوہ کے
آپ کے خنجر نے ہر مشکل کو آسان کر دیا

آپ ہی کی یاد میں اکدن فنا ہو جائے گا
آپ ہی پر جان و دل سنجر نے قربان کر دیا

میں بھروسہ کیا کروں اپنی کسی تدبیر کا
ہو گا وہ اکدن جو لکھا ہے مری تقدیر کا

عفو کے قابل خطائے عاشق مجبور ہے
بیخودی میں لے لیا بوسہ تری تصویر کا

خود بخود آئے جو دل تھامے ہوئے وہ رات کو
یہ نتیجہ تھا ہماری آہ پر تاثیر کا!

غیر کے گھر جا کے وہ رہنے لگا پھر آجکل
راہ پر آنا ہے مشکل اُن بت بے پیر کا

انکو فرصت ہی نہیں غیر کے ملنے سے کبھی
وہ لکھیں کیونکر جواب سنجر تری تحریر کا

تم گلے جب آملے تو اک نیا عالم ہوا
دل کی بیتابی گئی اور درد سارا کم ہوا

درد تھا دل میں مگر اب یہ دہ بھی پر غم ہوا
ایک عالم ہو گیا اُس چاند سے رُخ پر فدا
آج تو وہ ایسے روٹھے ہیں کہ منتے ہی نہیں
ناز سے رکھا جو تم نے ہاتھ سینے پر مرے
اک ادائے خاص سے جسدم کھنچی وہ تیغ ناز
آب بھی ہے تاب بھی لیکن نہیں اسکو قیام
چاند سا مکھڑا مجھے دکھلا کے وہ کہنے لگے

دل لگا کر یہ مصیبت کا نیا اک غم ہوا
حسن چمکا یار کا تو ایک نیا عالم ہوا
یہ نہیں کھلتا مزاج یار کیوں برہم ہوا
کچھ تڑپ دل کی رُکی دردِ جگر کچھ کم ہوا
وار کرتے ہی زمانہ درہم و برہم ہوا
قطرۂ آنسو کا بھی گویا قطرۂ شبنم ہوا
اضطراب اب تو دلِ بیتاب کا کچھ کم ہوا

وہ یہ کہتے ہیں تمہارا حال یہ کس نے کیا
سچ کہو سنجر کہ تم کو کس پری کا غم ہوا

اُس نے بھری محفل کو دیوانہ بنا ڈالا
خود شمع بنا سب کو پروانہ بنا ڈالا

دل اپنا محمد کا کاشانہ بنا ڈالا
اُجڑے ہوئے اس گھر کو شاہانہ بنا ڈالا

وحدت کی پلا کر مے اس ساقی کوثر نے
اک عالم کثرت کو مستانہ بنا ڈالا

دکھلا کے جھلک اپنی اللہ نے موسیٰ کو
دیوانہ بنا ڈالا پروانہ بنا ڈالا

چلو سے پلا ساقی پیمانہ نہیں تو کیا
ہم نے انہیں ہاتھوں کو پیمانہ بنا ڈالا

اب یاد مرے دل میں ہر وقت بتوں کی ہے
اللہ کا گھر میں نے بت خانہ بنا ڈالا

سنجر کو خبر اپنی کچھ بھی نہیں وحشت میں
الفت نے اسے ایسا دیوانہ بنا ڈالا

تمہاری کج رخی بھی ایکدن بدنام کردیگی
یہی ترچھی نظر سب راز طشت از بام کردیگی

غم فردا سے چھٹ جاؤں جو تو راضی رہے مجھ سے
توجہ تیری صبح دغدغہ کی شام کردیگی

ہمارا اک پیغام اس بت کمسن سے کہنا ہے
صبا تو تو ادھر جاتی ہے اتنا کام کردیگی

یہ تقوی زاہدان خشک کا اب چند روزہ ہے
کسی کی چشم مست انکو مئے آشام کردیگی

نتیجہ اے دل ناداں فقط حسرت ہی حسرت ہے
بت کمسن کی الفت بے سبب بدنام کردیگی

سر مقتل جو مجھ کو گھور کر وہ آج دیکھینگے
یہی انکی نگاہ ناز قتل عام کردیگی

یہ مانا تجھ میں اک پختہ مزاجی ہے سنجر
کسی کی کمسنی تیری ہوس کو خام کردیگی

ہوا ہو دل قید گیسو میں ابھی جلاد قاتل کے
کیئے ٹکڑے ہزاروں جسنے میرے شیشہ دل کے

ابھی آئے ہو بیٹھو دم تو لے لو چلے جانا
نکلنے دو ذرا ارمان کچھ حسرت بھرے دل کے

اگر دیتے نہیں بوسہ تو یہ بھی یاد رکھینگے
کہ قائل آپ خود ہونگے ہمارے جذبہ دل کے

ہمارے غسل میت میں انہیں کسنے بلایا ہے
دکھائی جسنے موسیٰ کو تجلی طور پر اپنی

ہٹاؤ ورنہ رو دینگے ابھی کچھ ہیں وہ دل کے
ہوا ہے جلوہ گر وہ آجکل اندر مرے دل کے

کسی کی نوجوانی دیکھکر میں کیا کہوں سنجر
کہ مانند گل ہے ہیں مجھکو بخود ولولے دلکے

میں تھے پہلے ہی اگر دل کو سنبھالا ہوتا
کیوں محبت میں کسی کے نہ وبالا ہوتا

تجھ سے تو نہ سنبھالا گیا دیکھا جو انہیں
دل ہی نے کاش ذرا مجھ کو سنبھالا ہوتا

کیفیت آتی جو لب میں مرے ہوتا ساقی
اور ہاتھوں کے لئے مے کا وہ پیالا ہوتا

اس قدر آج ستاتی نہ مجھے بیتابی
وصل کو کل پہ اگر اس نے نہ ٹالا ہوتا

رشک سے مرتے گلا گھونٹ کے کیوں تم نے اگر
ہاتھ اغیار کی گردن میں نہ ڈالا ہوتا

کتنے ناصح ہیں کیا حال ہی کس سے کہئے
دل دکھاتے جو کوئی دیکھنے والا ہوتا

خوب ہوتا جو برابر کی محبت ہوتی
یعنی وہ بت بھی مرا چاہنے والا ہوتا

کچھ بھی انجام محبت کی اگر ہوتی خبر
روگ الفت کا کبھی ہم نے نہ پالا ہوتا

مجھ سے جانباز ہیں تھوڑے مجھ لئے ترک
ایک کا بھی تو عدو ... کے حوالا ہوتا

جانا کیوں کوچۂ قاتل میں تو مر جانے کے لئے
کوئی سنجر کو اگر روکنے والا ہوتا

پہلے تھا کوئی کہ تھی جس سے محبت مجھ کو
خوبرو اب تو نظر میں کوئی جچتا ہی نہیں

سنجر اب تو کسی سے نہیں الفت مجھ کو
بھا گئی جب سے تری سانولی صورت مجھ کو

وعدہ آنے کا ہے کل دیکھو ذرا آجانا
ورنہ بیچین کرےگی شب فرقت مجھ کو

غیر سے آٹھ پہر آپ ملا کرتے ہیں
ہے یہ اندھیر دکھاتے نہیں صورت مجھ کو

جب سے تعریف میں کرتا ہوں ہمیشہ سنجر
نظر آنے لگی ان آنکھوں سے جنت مجھ کو

پھر ہوا عشق کا آزار نئے سر سے مجھے
لیجلا کوہ و بیاباں میں جنوں گھر سے مجھے

ہاں اگر ہے تو شکایت دل مضطر سے مجھے
نہ گلا تم سے نہ کچھ اپنے مقدر سے مجھے

چاہتا ہوں بُت مغرور سے پیغام وفا
دیکھئے خواہش گفتار ہے پتھر سے مجھے

مہرباں ہو کے چلے آؤگے ملنے کے لئے
ایسی اُمید نہ تھی اپنے مقدر سے مجھے

میری تربت تیرے کوچے میں بنیگی ظالم
دیکھیں اب کون اٹھاتا ہی تیرے در سے مجھے

خود بھی برگشتہ ہے تم کو بھی برہم کردے
ایسی امید نہ تھی اپنے مقدر سے مجھے

یاد میں زلف پریشان کے پریشاں ہو نہیں
اسی اُلجھن نے نکالا ہی میرے گھر سے مجھے

اک نظر دیدۂ مخمور سے دیکھ اے ساقی
نشہ ہونیکا نہیں شیشہ و ساغر سے مجھے

ہو کے بیتاب وہ ہر ایک سے فرماتے ہیں
یہ تمنا ہے ملادے کوئی سنجر سے مجھے

جب خدا سے لو لگائی جائیگی
پھر دُعا کب کوئی خالی جائیگی

تاکتے ہیں دل وہ میرا بار بار
کیا اگئی حسرت نکالی جائیگی

آنکھ ملتے ہی کسی معشوق سے
پھر طبیعت کیا سنبھالی جائیگی

گر کبھی چمکیگی وہ برق جمال
آنکھ پھر کب اس پہ ڈالی جائیگی

ہائے کب ہوگا اُنہیں میرا خیال
اُنکی کب یہ بے خیالی جائیگی

راہ پر آئیگا وہ اک دن ضرور
آہ بیکس کی نہ خالی جائیگی

چھوڑیئے اب شرم یہ فرمائیے
حسرت دل کی کب نکالی جائیگی

سوچکر یہ اُنکو چھیڑا ہم نے آج
منہ سے اُنکے کچھ دعا لی جائیگی

کمسنی کی ضد جوانی میں بھی ہے
اُن کی کب یہ خود سالی جائیگی

سخت جان سنجر ہوا ہے عشق میں
تیغ اب قاتل کی خالی جائے گی

رُوح قالب سے نکلنے کے لئے تیار ہے
طالب دیدار تیرا جان سے بیزار ہے

عشق میں اس شوخ کے اپنا یہ حال زار ہے
درد دل درد جگر اور آہ آتش بار ہے

فکر دنیا فکر عقبیٰ رنج و غم اور بے کسی
دل ہے پہلو میں مرے یا مخزن انگار ہے

کسکو پھانسے گی بلا میں کسکی آئیگی قضا
بل کی لیتی آج کیوں کاکل خمدار ہے

خامشی تیور چڑھا کر اور سوال وصل پر
کیا سمجھ میں آئے کچھ اقرار کچھ انکار ہے

دل نہ دیتا میں اُسے گر یہ خبر ہوتی مجھے
بیوفا ہے وہ ستمگر اور دل آزار ہے

آج بلبل کو کیا صیاد نے شاید اسیر
گل ہیں مرجھائے ہوئے ماتم کدہ گلزار ہے

فیصلہ مقتل میں ہوگا آج حسن و عشق کا
سر بکف ہم بھی ہیں قاتل بھی لئے تلوار ہے

پردہ پردہ میں ہوئی آخر کو یہ بے پردگی
جسکو دیکھو مثل موسیٰ طالب دیدار ہے

بادہ پیمائی سے کرتا واعظا میں عمر بھر
ہاں بڑھو ساقی ہے اُٹھی ہے گھٹا گلزار کی

ہوں نصیب میں کسیکے ہمکلام و ہم زبان
ہجر میں حاصل مجھے سنجر وصال یار ہے

کس روز وقت گریہ تراتیم جان نہیں
کس شب شب فراق میں آہ و فغاں نہیں

اب کیا کوئی حسین ہمیں آنکھ میں لگائے
وہ دل نہیں ہے دل میں وہ آب و تواں نہیں

کل تک تھی عندلیب بھی گلشن میں نغمہ سنج
تربت پہ آج اُسکی کوئی نوحہ خواں نہیں

سُنکر سوال وصل کو خاموش ہو گئے
کہیئے تو کچھ زبان سے مرے جان ہاں نہیں

شاہد ہر اک شکن سر بستر ہے دیکھئے
وصل رقیب کا مری جان تجھ گماں نہیں

سنجر سنبھل کچھ اپنی جوانی پہ رحم کر
بازار حسن میں ہے وفا کا نشاں نہیں

اے ابر جسکے آگے آنسو بہا رہے ہیں
وہ مسکرا کے دل پہ بجلی گرا رہے ہیں

ان بیوفائیوں سے دلکو لگا کے اب ہم
دن رات کس طرح کے صدمے اُٹھا رہے ہیں

اے شمع مثل تیرے محفل میں جان جانکی
دلکی لگی کو ہم بھی رو کر بجھا رہے ہیں

میری وفا کا بدلہ وہ دے رہے ہیں اچھا
غیروں سے گرمجوشی کر کے جلا رہے ہیں

ہو ہمکنار آکر عشاق تیرے غم میں
رو رو کے آنسوؤں کا دریا بہا رہے ہیں

کوچے میں انکے کیونکر دھوکا نہ ہو عدم کا
کچھ لوگ آ رہے ہیں کچھ لوگ جا رہے ہیں

آئے ہیں قتل گاہ میں جب تم تو دیر کیا ہے
تلوار جلد اُٹھاؤ ہم سر جھکا رہے ہیں

میت پر آئے لیکن شک خواب کا ہے انکو — تلقین کے بہانے مجھ کو جگا رہے ہیں

دشت جنوں میں سنجر میں ہوں وہ آبلہ پا
چھالے بھی بیکسی پر آنسو بہا رہے ہیں

ہو گیا ہوں حسن نادیدہ کا شیدا دیکھ کر
یا الٰہی ان نینوں میں تیرا جلوہ دیکھ کر

انکو بھی وحشت ہوتی ہے میرا سودا دیکھکر
کہتے ہیں مجھ کو کریں گے لوگ رسوا دیکھکر

کس کی طاقت ہے تجھے دیکھے جو اے برق جمال
ہو گئے بیہوش آخر تجھ کو موسیٰ دیکھکر

کون تھا در پردہ کس کا اسمیں تھا جلوہ نہاں
ہو گیا کیوں قیس مجنوں لٹ کے لیلیٰ دیکھ کر

ناز و غمزہ حسن و شوخی اور ادا بھی تجھ میں ہے
جان دے کس کس پہ عاشق کس کو اچھا دیکھکر

کس کا تھا جلوہ عیاں انکے رخ پر نور سے
ہو گئی یوسف پہ عاشق جو زلیخا دیکھکر

ہیں ابھی کمسن ذرا ان کو جواں ہونے تو دو
چاہنے والا وہ ڈھونڈھیں گے انوکھا دیکھ کر

مجھ کو مقتل میں اکیلا چھوڑ کر قاتل مرا
چل دیا میرے تڑپنے کا تماشا دیکھکر

تیرا بیمارِ محبت نزع کے عالم میں ہے
دم ہے آخر اب تو آجا پھر چلا جا دیکھکر

بے رُخی سے اسقدر کہ بات بھی منہ سے نہ کی
چل دئے سنجر کو روتا اور تڑپتا دیکھکر

عشق میں اُس شعلہ رُو کے ایسے بیخود ہو گئے
آپ بھی آنے نہ پائے تھے کہ آخر کھو گئے

آہ اس پردہ نشین کی جستجو میں جو گئے
کچھ پتہ پایا نہ اُسکا خود ہی جاکر کھو گئے

ڈوب کر بحرِ محبت سے نکلنا ہے محال
ایک ہی غوطہ میں گویا لاپتہ ہم ہو گئے

عیش و عشرت نکر دُنیا رنج و غم اور بیکسی
کوئی ساتھ آیا نہ جبدم قبر میں ہم سو گئے

اپنی ہستی کو مٹا ئیکا ملا پھل بعد مرگ
ہٹ گیا پردہ دوئی کا ایک وہ ہم ہو گئے

ہم نے جب جیسا کیا ویسا صلہ حاصل ہوا
پھل وہی ہمکو ملا جیسا یہاں پھل بو گئے

نیک و بد دو ہی عمل جاتے ہیں دم کیسا تھ ساتھ
قبر میں شامل میرے بن کے ہمدرد وہ گئے

دہر فانی میں ہنسی کیسی خوشی کیا چیز ہے
رونے آئے تھے یہاں وہ چار دن کو رو گئے

پاک اے سنجر ہوئے دنیا کے سب جھگڑوں سے آج
قبر میں بعدِ فنا آرام سے ہم سو گئے

دیکھ تو اب انتہا ہے کیوں باتیں ہیں یہ تو پیار کی
زلفیں لیتی ہیں بلائیں آپکے رُخسار کی

بے خبر جلد اے مسیحا ہجر کے بیمار کی
دم لبوں پر آگیا طاقت نہیں گفتار کی

کیسے یہ مانوں کہ دینگے وہ مرے خط کا جواب
جب نہیں کچھ بھی محبت اُن کو مجھ غمخوار کی

کیوں نہ ہر دم شکل نرگس اسکی آنکھیں وا رہیں
جس کو اے رشک چمن ہو آرزو دیدار کی

خود بخود ہو جائیگی اسکو محبت کی خبر
عشق سچا ہے تو کچھ حاجت نہیں اظہار کی

خوب خوب اے نزک دل ملکے گلے جی کے دیئے
چال یہ سیکھی ہے شاید تیغ جوہر دار کی

یا خدا وہ شوخ بت کیا آرہا ہے اس طرف
آتی ہے آواز جو پازیب کی جھنکار کی

گرم آہیں کھینچتا گزرا ہے اس گلشن سے کون
جس سے گل مرجھا گئے اور ہر کلی گلزار کی

جمع میخانے میں ہیں اتنے تماشائی یہ کیوں
آج بگڑی ہے طبیعت کیا کسی میخوار کی

قتل ہو کے تیرے عاشق نے یہ جڑ دیں چٹکیاں
خون کی چھینٹیں نہیں ہیں ڈاب میں تلوار کی

پھر گریباں گیر اے تسخیر ہوا دشت جنوں
پھر اُڑینگیں دھجیاں اب دامن کہسار کی

کبھی رُخ کا کبھی دست حنائی کا تصور ہے
کبھی اُس پائے نازک پر تصور میں مرا سر ہے

دکھا دے اک نظر مجھ کو جمال یار کا جلوہ
الٰہی اب بہت بے چین میرا قلب مضطر ہے

یہ افسانہ نہیں قصہ نہیں۔ یہ نور الفت ہے
جو روشن نام مجنوں کا جہاں میں آج گھر گھر ہے

چھپا کر منہ کو دیتے ہیں وہ ہاتھوں کا بوسہ
اداؤں میں ادا ہر ایک ان کی تیر و نشتر ہے

خدا کا شکر ہے کس ناز سے کہتے ہیں وہ انور
مرا عاشق مرا دلبر مرا دلدار سنجر ہے

عشق کا دعویٰ ہی ہم فریاد و نالہ کیا کریں
خود نہ ہوں گرویدہ انہیں پھر کس لئے سودا کریں

دہر فانی میں جو آئے ہم تو آئے اس لئے
عشق کے بازار میں کچھ حسن کا سودا کریں

عشق گر صادق ہے اپنا تو یقیں ہے ایکدن
دیکھ ہی لینگے انہیں گو لاکھ وہ پردا کریں

خود بخود ہو جائیگا ان پر محبت کا اثر
بیٹھے تو نالوں میں اپنے ہم اثر پیدا کریں

بیوفائی دیکھ کر آیا خیال خودکشی
وہ تو سنتا ہی نہیں اس کے سوا ہم کیا کریں

عشق اس پردہ نشیں کا پردہ ہی پردہ میں ہے
بیٹھ کر ہم دوستوں میں اس کا چرچا کیا کریں

کہتے ہیں ناز سے سنجر بھی ہیں ہم پہ فدا
کیوں نہ ہم جان و دل سے اب انہیں چاہا کریں

غیر پر جب کبھی اس بت کی نظر جاتی ہے
ایک برچھی سی مرے دلمیں اتر جاتی ہے

تیری رحمت کی نظر ہوتی ہے جس پر یارب
اسکی بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے

آئینگے حال پریشان ہے مرے لاشے پہ
اب تو مرنے کی مرے انکو خبر جاتی ہے

ہار پھولوں کے جب اس گل نے گلے میں پہنے
ناز سے کہنے لگی ہائے کمر جاتی ہے

بن سنور کر جو چلے حضرت سنجر کے لئے

آپ کی آج سواری یہ کدھر جاتی ہے

تجھ سے اے چرخ ستمگار خدا سمجھے گا
تجھ کو دیتا ہے تو آزار خدا سمجھے گا

غیر پر اب سے ترا پیار خدا سمجھے گا
تیرا اغیار ہے دلدار خدا سمجھے گا

اب تو ملنا مرا اس بت سے بدن مشکل ہے
غیر سے بیچ ہیں دیوار خدا سمجھے گا

جب کہا وصل کو ان سے تو بگڑ کر بولے
پاک الفت میں یہ گفتار خدا سمجھے گا

وقت مشکل میں جدا ہو گئے آخر مجھ سے
جو تجھے مطلب بنے یار خدا سمجھے گا

پہلے تو تو نے خوشامد سے لیا دل ظالم
اب مرے دل سے ہے انکار خدا سمجھے گا

ظلم ڈھاتا ہے تو بیکس پہ برا کرتا ہے
تجھ سے اے چرخ ستمگار خدا سمجھے گا

تو نے اس شوخ سے ملکر جو برائی ڈالی
تجھ سے اے دشمن اغیار خدا سمجھے گا

ظلم تم لاکھ کرو غیر سے مل کر لیکن
ہیں کہو تیکاہی ہر بار خدا سمجھے گا

بے وفاؤں سے کبھی دل نہ لگائے کوئی
مطلبی ہوتے ہیں یہ یار خدا سمجھے گا

تجھے تو کیا ہے گناہ کرے کوئی ستمگر
جو خدا کا ہے گنہگار خدا سمجھے گا

نہ پوچھو ہجر میں کیا میرا حال ہوتا ہے
جو دیکھتا ہے اسے بھی ملال ہوتا ہے

اسیر عشق کا بچنا محال ہوتا ہے
بلائے جان یہ زلفوں کا جال ہوتا ہے

بتوں پہ جان اگر دیں تو کیا برائی ہے
کہ ان پر بھی تو اسی کا جمال ہوتا ہے

کسی کی یاد نے بندہ بنا لیا اپنا
عجیب ماہ وشوں میں کمال ہوتا ہے

مجھے جو رہتا ہے آٹھوں پہر خیال اُن کا
اُنہیں بھی دل سے ہمارا خیال ہوتا ہے

جو پاک دل ہیں محبت بھی پاک رکھتے ہیں
کہ سچی چاہ ہیں سچا خیال ہوتا ہے

یہ صدمہ ہے کہ ہرگز اُٹھا نہیں سکتے
فراق یار بھی جان کا وبال ہوتا ہے

چلو وہ چال کہ محشر بپا نہ ہو جس سے
کرم کرو کہ جہاں پائمال ہوتا ہے

ملا کے آنکھ جو آنکھوں سے دل میں آ بیٹھی
حسینوں تم میں بڑا یہ کمال ہوتا ہے

وہ گھر سے غیر کے ہمراہ جب نکلتے ہیں
میں کیا کہوں جو مرے دل کا حال ہوتا ہے

سوال وصل پہ تیور بدل کے کہتے ہیں
تمہارا روز یہی اک سوال ہوتا ہے

جو نام جپتے ہیں ہم دل سے تیرا یا اللہ
تو ہر مصیبت و غم میں وہ ڈھال ہوتا ہے

خدا کے عشق میں راحت نصیب ہے سنجر
بتوں کا عشق تو جان کا وبال ہوتا ہے

عذر اک تقصیر ہے تقصیر پر
شکر لازم ہے ہمیں تقدیر پر

وہ چلا آئے میری تحریر پر
ہو اثر اور اس بت بے پیر پر

میں تصدق جوہر شمشیر پر
دل فدا سو بار تیرے تیر پر

مجھ سے کہتے ہیں وہ آ کے ہوش میں
کیوں ہو آمادہ میری تشہیر پر

کون طالب صورت موسیٰ نہیں
مٹ نہ جائے کیوں اس تصویر پر

رات گزری کس طرح انکی کہ وہ
مجھ سے بگڑے نالۂ شبگیر پر

تھا تصور سے میں سرگرم بیان
خود وہ آئے خواب کی تعبیر پر

پھونک دیتا ہجر کی شب بیچ گیا
اُڑ کے آبیٹھے گا سینہ پر مرے
کس کو چھوڑے گی تو اے تیغ جفا

آگیا کچھ رحم چرخِ پیر پر!
جب لگا لیکا تمہارا تیر پر
چل گئی جب حضرت شبیر پر

جانے سنجر کیا بلا کل پیش آئے
ہو نہ نازاں آج کی تو قیر پر

مَیں تڑپ اُٹھا جو اُس تیغِ ادا کو دیکھکر
برق کانپ اُٹھی مری آہِ رسا کو دیکھکر

جتنا جی چاہے ستم مجھ پر کرو کچھ غم نہیں
خود پشیماں ہو گئے تم میری وفا کو دیکھکر

دل تو ہے آہی گیا اسی پر کسی کا زور کیا
اُن کی صورت دیکھکر اُن کی ادا کو دیکھکر

رہ گیا آخر اُلجھ کر اب نکلنا ہے محال
دل مرا اس شوخ کی زلفِ دوتا کو دیکھ کر

یاد آتا ہے مجھے خونِ شہیدانِ ستم
ہاتھ میں ظالم ترے رنگِ حنا کو دیکھ کر

دل ٹھہر جاتا ہے، نالے بھی مرے تھم جاتے ہیں
اشک بھی رُک جاتے ہیں اُس دلربا کو دیکھ کر

وقت آرائش آئینہ میں اُس نے جب دیکھا جمال
خود ہی عاشق ہو گیا اپنی ادا کو دیکھ کر

بے نقاب آیا نظر وہ بُت جو ہم کو عید میں
بیخودی سحر ہوئی شان خدا کو دیکھکر

حسینوں پہ ہم جب سے شیدا ہوئے ہیں
بہت سحر وحشی بھی پیدا ہوئے ہیں

وہ صدمے اُٹھائے ہیں سحر ستم میں
کہ ہم سوکھ کر مثل کانٹا ہوئے ہیں

نہیں تو نہیں ایک بدنام اے جہاں
کہ ہم بھی تو اُلفت میں رسوا ہوئے ہیں

وہ کہتے ہیں ہر ایک سے ناز کرکے
کہ اب مجھ پہ سحر بھی شیدا ہوئے ہیں

جب خدا کی مجھ پہ رحمت ہو گئی
دور سب سر سے مصیبت ہو گئی

عشق میں یہ اپنی صورت ہو گئی
خشک لب تبدیل رنگت ہو گئی

شکر ہے غیروں سے نفرت ہو گئی
پھر انہیں میری محبت ہو گئی

سُن چکے جب غیر کا وہ تذکرہ
جھک گیا سر انکا ندامت ہو گئی

جب کیا کاکل نے چہرے کا حصار
حُسن کی اُنکے حفاظت ہو گئی

جذبۂ دل نے دکھایا یہ اثر
خود انہیں میری محبت ہو گئی

پھر گئیں مجھ سے نگاہیں یار کی
ہائے کیا برگشتہ قسمت ہو گئی

ٹیس سی رہ رہ کے جب دل میں اٹھی
درد میں اک اور لذت ہو گئی

جب سے وہ بُت غیر سے ملنے لگا
مجھ پہ نازل اک مصیبت ہو گئی

حُسن بھی بخشا ہے حق نے ناز بھی
حُسن کی زینت نزاکت ہو گئی

قبضہ کر کے خانۂ دل پر مرے
عشق کی اپنے تو حکومت ہو گئی

بزم میں جب غیر کے دیکھا انہیں
دُور سے صاحب سلامت ہو گئی

بیوفائی دیکھ کر سنجر مجھے
ان بُتوں سے اب تو نفرت ہو گئی

سنجر جو سلامت ہے تو دلدار بہت ہیں
اُسکے دل مضطر کے خریدار بہت ہیں

مشتاق لقا دید کے اک تم ہی نہیں ہو
انجان نہ کر طالب دیدار بہت ہیں

اک تم ہی نہیں چاہنے والے ہوئے اسکے
واللہ مرے دل کے طلبگار بہت ہیں

اُس بُت کی محبت میں ہیں سودائی ہزاروں
اِس عشق میں اپنے بھی اغیار بہت ہیں

تنہا تو نہیں ایک ہیں چاہنے والے
اِس شوخ ستمگر کے تو عاشق بیمار بہت ہیں

یا رب یہ ترے بندوں میں تری یاد سے ہر دم
غافل جو ہزاروں ہیں تو ہشیار بہت ہیں

جب ان پہ ہوا راز حقیقت کا ظاہر
سنجر تری صورت سے وہ بیزار بہت ہیں

ذرا اپنا جلوہ دکھا دو محمد
مجھے اپنا شیدا بنا لو محمد

خدا سے مجھے اب ملا دو محمد
کہ راہ طریقت بتا دو محمد

ہمیں قید غم سے چھڑا دو محمد
میری سوتی قسمت جگا دو محمد

جو میں آتش ہجر میں جل رہا ہوں
اسے اب تو آ کر بجھا دو محمد
جو محشر میں ڈھونڈھینگے عاصی تمھارے
کہاں تم ملو گے بتا دو محمد
خدا اپنے قالب سے محجوب کیوں ہو
یہ پردہ دوئی کا اٹھا دو محمد

جو تقدیر سنجر کی بگڑی ہوئی ہے
اُسے اب بنا دو۔ بنا دو محمد

بن سنور کر جو وہ نکلتے ہیں۔
دیکھنے والے ہاتھ ملتے ہیں
جب وہ غیروں کیساتھ چلتے ہیں
مونگ چھاتی پہ میری دلتے ہیں
ناتواں جبکہ راہ چلتے ہیں
کہیں گرتے کہیں سنبھلتے ہیں
ایک بوسہ کے ہم تو سائل ہیں
بے لئے کب یہاں سے ٹلتے ہیں

بن سنور کر وہ ناز سے سنجر
دل لبھانے کی چال چلتے ہیں

غزلیات ہندی

مجھ بیکس کو | تورے چرن کی ہے آس رے خواجہ |
نیناں لگائے بھئی ہلیں موکھیاری
بپت نہ آئی راس رے خواجہ

مجھ بیکس کو | تورے چرن کی ہے آس رے خواجہ |
برہا دیوانی ہوئی بپت کی ماری
اب تو بلائے موہے پاس رے خواجہ

مجھ بیکس کو | تورے چرن کی ہے آس رے خواجہ
رنگ تورا مرجا رچت ہے پھولن پھولن پاس رے خواجہ
مجھ بیکس کو | تورے چرن " " "
اپنی جوگنیاں پہ کرپا کردے کبننک رے بتواس لے خواجہ
مجھ بیکس کو | تورے چرن " " "
ہر ہر گھٹ ہیں تورا رے پنگھٹ کس پر تہارے پاس رے خواجہ
مجھ بیکس کو | تورے چرن " " "
سنجر بچارے کو کوُد نہ پوُچھے راکھت ہے، توری آس رے خواجہ
مجھ بیکس | تورے چرن " " "

دیگر

خواجہ توری صورت پہ میں واری
خواجہ تو ہے سجت سرداری جاؤں بل بل میں سو واری
چھب ہے نیاری صورتیا ہے پیاری
خواجہ توری صورت پہ میں واری
بلکت وَن ہے دُکھیا تہاری سُدھ بُدھ بسرا نے ساری ساری
آس موکو ہے سیّاں تہاری

خواجہ توری صورت پہ ہیں واری

توری پریم ادا پہ ہیں واری　　تو نے ایسی سنجر موہے ماری

دل پہ چتون کی لاگی کٹاری

خواجہ توری صورت پہ ہیں واری

کب سے ہیں تورے دوارے ہوں ٹھاڑی　　سنو موری ارج اے بہاری

لیہو کب تم کھبریا ہماری

خواجہ توری صورت پہ ہیں واری

سنجر ہا اگن کی ہوں ماری　　اپنے خواجہ کی ہوں دکھیاری

کب دیکھیں صورتیا وہ پیاری

خواجہ توری صورت پہ ہیں واری

ناتوانی صدمہ و غم سے کوئی مجبور ہے
نشہ عہد جوانی سے کوئی تو چور ہے

آپ کا شیدا ہری جہاں جان سے مجبور ہے
آپ ہی کے نام پر مرنا اسے منظور ہے

مبتلائے غم ہے کوئی تو کوئی مسرور ہے
انقلاب دہر فانی کا یہی دستور ہے

دل میں کس کی یاد ہے آنکھوں میں کس کا نور ہے

کس کے جلوے سے ہوا یہ خاک جل کر طور ہے

کون تھا کس کی صدا تھی رب ارنی کیا کہوں
لن ترانی کہنے والا کون تھا۔ مشہور ہے

اے صبا اس شوخ سے کہدے ذرا حالت مری
عاشق مضطر ترا چلنے سے اب مجبور ہے

بیٹھ پیچھے غیر سے میری شکایت کس لئے
کہتا ہو منہ پر کہو جو کچھ تمہیں منظور ہے

یہ عبادت میں عبادت ہے، کوئی اے زاہدو
خواہش جنت ہے دل میں لب پہ ذکر حور ہے

ذرے ذرے سے اسی کی شان وحدت ہے عیاں
یہ اسی کے نور سے سنجر جہاں معمور ہے

بیٹھکر پھر و نگا جو گی اجمیر ہی کے بن میں
خواجہ تمہارے عشق میں اب یہ حال ہے ہمارا
فرقت میں تیری خواجہ جلتا ہے تیرا شیدا
اجمیر کے لب یا اجمیر میں بلا لو
بہر کرم اے خواجہ دل کی لگی بجھا دو

خواجہ مجھے بلائیں گر اپنی انجمن میں
نہ طاقت فغاں ہے قوت نہ ہے بدن میں
اک آگ سی لگی ہے اب اسکے تن بدن میں
لگتا نہیں ہے خواجہ جی میرا اب وطن میں
مدت سے جل رہا ہوں اس عشق کی جلن میں

سنجر کی آرزو ہے دفن انہیں اسکے

تم رو برو ہو خواجہ جب منہ چھپے کیف ہیں

بتوں پہ اپنی جو ہم جان دین خدا نکرے
کہ انکو اپنا ہم ایمان دین خدا نہ کرے
وہ بزم غیر میں مجھ سے بگڑ کے یوں بولے
کہ تجھ کو ہاتھ سے ہم پان دیں خدا نہ کرے
وہ اپنا دیکھ کے سائل مجھے یہ کہتے ہیں
کہ تجھ کو حسن کی ہم دان دیں خدا نکرے
کہا جو وصل کو ان سے جھڑک کے یوں بولے
کہ تجھسے وصل کی ہم ٹھان دیں خدا نکرے

غریب جان کے سنجر مجھے وہ کہتے ہیں
کہ ایسے ویسوں پہ ہم جان دیں خدا نکرے

یہ پردہ دوئی کا اٹھایا تو ہوتا
مجھے اپنا جلوہ دکھایا تو ہوتا
دکھا کر ادا۔ ناز و غمزہ و شوخی
مرے دل کو تم نے لبھایا تو ہوتا
لحد پر کبھی ایسے بسمل کے ایمان
کوئی پھول آ کر چڑھایا تو ہوتا
ترے دیکھنے کو ترستی نہ آنکھیں
کبھی خواب ہی میں تو آیا تو ہوتا

دکھا کر جھلک اپنی سنجر کو اے جان
اسے اپنا شیدا بنایا تو ہوتا

مخمس بر غزل خود

آؤ آنکھوں میں سما جاؤ کہ تم ہی تم ہو
خانہ دل میں اتر آؤ کہ تم ہی تم ہو
اپنے عاشق سے نہ شرماؤ کہ تم ہی تم ہو
بے حجابانہ چلے آؤ کہ تم ہی تم ہو

موہنی شکل دکھا جاؤ کہ تم ہی تم ہو

اب تو اللہ مرے دل کو نہ یوں تڑپاؤ ۔۔۔ جلوۂ حسن خداداد ذرا دکھلاؤ
حسن کے تیر مرے قلب پہ یوں برساؤ ۔۔۔ جو جیلے نکلیں مری جان گلے لگ جاؤ

وصل کی شب ہے نہ شرماؤ کہ تم ہی تم ہو

تم جو بیٹھے ہو سرِ بام صنم بن ٹھن کر ۔۔۔ جلوۂ طور کا دکھلاتا ہے عالم منظر
جوگیوں کیلئے یہ بام بنا ہے مندر ۔۔۔ اک زمانے کی نظر پڑتی ہے اس جوبن پر

چشم بد دور ادھر آؤ کہ تم ہی تم ہو

ذرِ عشاق کا ہر وقت ہے میلہ سا لگا ۔۔۔ تجھ سے پڑھتا ہے مری جان تمہارا کلمہ
کیوں پراگندہ ہو۔ اور ہے غصہ کیسا ۔۔۔ چاند آیا ہے مقابل جو سرِ بام تو کیا

آپ ہی آپ بل کھاؤ کہ تم ہی تم ہو

پھر اب آپے میں نہیں آتے ہو کچھ خیر تو ہے ۔۔۔ آپ ہی آپ کھنچے جاتے ہو کچھ خیر تو ہے
خود بخود سرخ ہوئے جاتے ہو خیر تو ہے ۔۔۔ بگڑے جاتے ہو تنے جاتے ہو خیر تو ہے

رحم آئینہ پہ فرماؤ کہ تم ہی تم ہو

ختم ہوتا ہے کوئی دم میں یہ سارا قصہ ۔۔۔ ٹھہرو۔ دم لو کہ مری جان نہیں باقی دم
آہ۔ دیکھو تو سہی وقت کیا عبرت کا ۔۔۔ کوئی غمخوار دمِ نزع نہیں سنجر کا

ڈر چکے ہو تو چلے آؤ کہ تم ہی تم ہو

بتوں کو جو پیار کرتے نہیں ہیں ۔۔۔ کہ ان کے کوئی طور اچھے نہیں ہیں

جو عاشق ہیں تیرے تڑپتے نہیں ہیں
کبھی آہ و نالے وہ کرتے نہیں ہیں

نظر آتے ہو مجھ کو ہر سو تمہیں تم
مرے دل پہ غفلت کے پردے نہیں ہیں

یہ ہیں خونِ بسمل کی دھاریں اے قاتل
تری آنکھ میں سُرخ ڈورے نہیں ہیں

یہ عشقِ صادق تمہارا ہے اے جاں
پلکتے نہیں سسکتے نہیں ہیں

نظر اُن پہ تیری ہے لُطف و کرم کی
تیری راہ سے جو کہ بہکے نہیں ہیں

وہ چھپ چھپ کے دکھلاتے ہیں شانِ وحدت
جو پردے سے باہر نکلتے نہیں ہیں

پڑے انکے دل پہ ہیں ظلمت کے پردے
تیری ذات کو جو سمجھتے نہیں ہیں

لگی آگ اُلفت کی ہے جب سے دل میں
سُلگتے ہیں ایسے کہ جلتے نہیں ہیں

نہ دشمن ہے اپنا نہ کوئی عدو ہے
تیرے عشق میں کوئی جھگڑے نہیں ہیں

بڑی شان اُن کی بڑا مرتبہ ہے
کچھ عاشق تیرے ایسے ویسے نہیں ہیں

گرے ہیں جو بحرِ محبت آ کر!
وہ ڈوبے ہیں ایسے اُبھرتے نہیں ہیں

تیرے ناتواں راہ اُلفت میں ایجاں
سنبھل کر جو چلتے ہیں گرتے نہیں ہیں

ہو دنیا میں جس سے تیرا نام سنجر
کوئی تیرے اشعار ایسے نہیں ہیں

کبھی ان بتوں کو نہ چاہیں گے سنجر
کہ ہم حسنِ فانی کے ترسے نہیں ہیں

رُباعی

جس کو کہ عشق خادمُ مسالنمابہ ہو
اس پہ وفورِ رحمتِ حق بے حساب ہو

قربان جانِ دل سے جو حضرت پہ ہو گیا
پھر روزِ حشر کیا اُسے خوفِ عذاب ہو

حمد باری تعالیٰ

میں تو اک ذرہ ہوں اور گوہر یکتا تو ہے
یعنی میں قطرۂ ناچیز تو دریا تو ہے

میں برہمن ہوں اگر تو بتِ بتخانہ ہے
شیخ گر میں ہوں مرے جان تو کعبہ تو ہے

یوں تو ظاہر ہے تری شان تجلی لیکن
ہیں مگر دیکھ نہیں سکتا ہوں کیسا تو ہے

اپنی رحمت سے مجھے بخش دے اے میرے کریم
میں خطاوار ہوں خدا مرا مولا تو ہے

حرم و دیر میں اور کوہ بیابانوں میں
جس طرف آنکھ اُٹھائی جہاں دیکھا تو ہے

خاک کے پتلے کو تو نے وہ شرف بخشا ہے
سچ تو یہ ہے کہ مرا چاہنے والا تو ہے

تیرا ہمدرد نہ ہمراز ہے کوئی انیس
تو ہی معبود زمانے کا اکیلا تو ہے

ایک عالم نے اسے مان لیا ہے ایجان
ناز و انداز بھی شوخی بھی کرشمہ تو ہے

تیری الفت میں کوئی غم نہ کوئی جھگڑا ہے
سنجر خستہ کا معشوق نرالا تو ہے

چمن میں قطرۂ شبنم کی آب و تاب ہوں میں!
جسے قیام نہیں ہے وہ اک حباب ہوں میں

تری نگاہِ محبت میں انتخاب ہوں میں!
بجا ہے ناز مجھے اشرف الخطاب ہوں میں

یہ تیرے پرتوِ رُخ سے زمانہ روشن ہے
ترے شباب کا جز ہوں کہ بارِ شباب ہوں میں

میں اس جہاں میں سیہ کاریوں کی ہوں تصویر
گنہگار ترا قابلِ عتاب ہوں میں

ترے کرم سے ہے اُمید اپنی بخشش کی
وگرنہ بحرِ کرم! لائقِ عذاب ہوں میں

دیا ہے خاک کے پتلے کو تو نے وہ رتبہ
نہیں جواب ہے جس کا لاجواب ہوں میں

کسی کی نظر میں سمایا کسی نظر سے گرا
کہیں یہ خار ہوں سنجر کہیں گلاب ہوں میں

پردے پردے میں ترا حسن دکھایا کس نے
یہ نیا لفظ انا الحق کا سکھایا کس نے
لن ترانی کی بسرِ طور صدا کس نے
لے گئے عرش پہ جبریل جو معراج کی شب
کس نے نمرود کی آتش کو بجھایا سنجر

ہوش موسیٰ کا سرِ طور اُڑایا کس نے
تجھ کو منصور سرِ دار چڑھایا کس نے
ربِ ارنی کا جو نغمہ تھا سنایا کس نے
یا نبی آپ کو مہمان بنایا کس نے
کشتیٔ نوح کو طوفاں سے بچایا کس نے

نقط آنکھوں میں کیا جلوہ جانانہ ہے
کس کو کس سمت نہ جلوہ نظر آیا تیرا

دے لگے اندر بھی اُسی شوخ کا کاشانہ ہے
زینتِ کعبہ ہے۔ نور دنق بتخانہ ہے

تو تو پردے میں ہے مرتی ہے خدائی تجھ پر
پھونک ڈالے پھونک دے کے اے شمع محبت اسکو
داستان غم و اندوہ کو سن کر لیجے
حیف للہ مجھے اتنا سہارا دیجے
شیخ سائل در میخانہ پہ ساقی سے نہ ہو

یعنی جیتے ہیں بکھرے نہ وانہ ترا دیوانہ ہے
جو کوئی شمع سر بزم کا پروانہ ہے
کہ یہ پُر درد کسی اور کا افسانہ ہے
دو قدم اور یہاں سے در جانانہ ہے
گرچہ لبریز مئے زہد کا پیمانہ ہے

سن کے اغیار سے سنجر ہے طلبگار وصال
ہنس کے فرمایا کہ سودائی ہے دیوانہ ہے

غم فرقت سے جو بیمار ہے بندہ تیرا
بے خبر جان سے بیزار ہے بندہ تیرا
بخش دینا ہے اسے لطف و کرم سے تو کریم
رحم کر رحم اتری رحم کی رکھتا ہے امید
تم سہہ سہہ کے ہمیشہ فاکہ یہ دین نا
بکو سے اپنے رحمت کی نظر سے بارہ

طالب جلوہ دیدار ہے بندہ تیرا
سخت مشکل میں گرفتار ہے بندہ تیرا
جو گنہگار خطا دار ہے بندہ تیرا
اب تو جینے سے بھی بیزار ہے بندہ تیرا
مبتلائے غم و آزار ہے بندہ تیرا
ہجر میں کھلائے ہمر دلدار ہے بندہ تیرا

رحم کر سنجر بیکس پہ تو شاہ امم
تیری رحمت کا طلبگار ہے بندہ تیرا

کعبہ میں یا کہ دیر بتاں میں قیام ہے
واللہ اپنا شغل یہی صبح و شام ہے

کیا جانے کس مقام پہ تیرا مقام ہے
دل میں خدا لبوں پہ محمد کا نام ہے

سردارِ انبیا ہیں وہی نورِ کبریا
ان پر ہزار بار درود و سلام ہے

دیر و حرم میں کرتے ہیں تیرا ہی ذکر سب
یادِ خدا کہیں ہے کہیں نامِ رام ہے

دیکھا نہیں کسی نے تجھے آج تک مگر
قربان جان و دل سے ہر اک خاص و عام ہے

ساقی ادھر بھی چشمِ کرم تشنہ لب ہوں میں
وہ جان دے جو بادۂ وحدت کا جام ہے

سنجر یہ شاعری نہیں دل کی امنگ ہے
پنہاں مرے سخن میں کسی کا کلام ہے

تیرا ہی ہر جمال بتوں کے جمال میں
انداز و ناز شوخی میں غمزے میں چال میں

کیا دیکھیں ہم اڑے کی بہت کچھ ہوا ہیں
ڈوبے ہیں ہم تو آپ ہی اپنے خیال میں

وہ یاد نا تھیں دہری ملے وفا سہی
ہم جان دے رہے ہیں اسی کے خیال میں

پوشیدہ راز ہوتا ہے عاشق پہ منکشف
خوبی یہی ہے عشق کے حدِ کمال میں

ظاہر ہر اک شجر میں ہے صنعت گری تری
یعنی ہر اک پھول ہے پتے میں ڈال میں

ہستی ہے کیا بشر کی جو پہنچے کمال تک
تو ہی کمال بن کے ہے ہر اک کمال میں

سنجر یہ سوچ اتنا کہ رونا پڑے تمہیں
اک دل ملال بھی ہے خوشی کے وصال میں

نعت سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحرِ حیا ہیں غرق ابھی آفتاب ہو
روئے رسولِ پاک اگر بے نقاب ہو

ہوئے ہیں دیکھتے ہی گُم یہ مولا!
خُدا سے ملتی جُلتی شکل پائی
ملک جن و بشر غلمان صدقے
تمہاری شان پہ ہے جان صدقے

محبوب کبریا ہو رسُول انام ہو
حضرت یہ جان و دل سے قربان ہو گیا
کل انبیا میں ایک تمہیں انتخاب ہو
کیا خوف اسکو آج ہی روزِ حساب ہو

بہرِ نبیؐ تو مشکلیں سنجر کی دُور کر
یارب یہی ہے تجھ سے دُعا مستجاب ہو

دل میں پیدا ہوا جب سے عشق نبیؐ
جو ہے شکل نبیؐ ہے وہ شکل علیؓ
کھل گئی نخل ارمان کی میرے کلی
اک رسُولِ خُدا اک خدا کا ولی

دے کے کہنے لگے مجھ کو میرے نبیؐ
جام کوثر کا لے میرے متوالے پی

دل بھی قربان ہوا جان بھی صدقے ہوئی
آپ پر یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ!

پڑھ کے کلمہ ترا تیری اُمت ہوئے
تیرے قدموں کے صدقہ میں جنت ملی

درد میں دکھ میں میں نے پکارا تمہیں
اسکے سر سے ہر اک سخت مشکل ٹلی

فضل رب کا ہوا تم سا رہبر ملا
سچ تو یہ ہے کہ تھی میری قسمت بھلی

آپ ہی کے تصدق میں اے شاہ دین
مجھ گنہگار کی حق سے بخشش ہوئی

وقت مشکل میں سنجر کو رٹنا ہے یہی
دو سہارا سہارا سہارا نبیؐ

بنی پہ دین اور ایمان صدقے
جگر بھی دل بھی نقد جان صدقے

تمہیں تو خاص محبوب خدا ہو
مجھے پیارے مدینے میں بلا لے
پڑے ہیں دیکھتے ہی تم پہ مولا
خدا سے ملتی جلتی شکل پائی
مجھے بھی ہو میسر دید تیری
تمہیں وہ برتری حق نے عطا کی
تمہیں تو بادشاہ انبیا ہو

خدا بھی تم پہ قرباں! صدقے
ترے در پہ ہو میری جان صدقے
ملک جن و بشر غلمان صدقے
تمہاری شان پہ ہے جان صدقے
تجھی پہ حسرت و ارمان صدقے
کہ اترا تم پہ ہے قرآن صدقے
رسولوں میں بڑی ہے شان صدقے

خدا کے جلوے تجھ میں مظہر ہیں
تمہیں مولا ہو تم پہ جان صدقے

تمہیں تو ہو مشکل کشا کملی والے
تمنا ہے تیرے روضے کو دیکھوں
پھنسا بحر غم کے بھنور میں ہوں آ کر
تمہیں خاص محبوب رب خدا ہو
اسے کچھ نہیں روز محشر کا کھٹکا
مرے دل پہ ظاہر ہوا راز حقیقت
مجھے لگا رہا خوف تمہارا ہے دلبر
دکھا کر ذرا انور کی اپنی صورت

غریبوں کے حاجت روا کملی والے
مدینے میں مجھ کو بلا کملی والے
میں ڈوبا ہوں ڈوبا بچا کملی والے
تمہیں پیارا ہے خدا کملی والے
مجھے ہے سہارا ترا کملی والے
یہ پردہ دوئی کا اٹھا کملی والے
تو کملی میں مجھ کو چھپا کملی والے
مجھے اپنا شیدا بنا کملی والے

ہو پوری مرے دل کی بھی آرزو ہو
مجھے اپنا جلوہ دکھا کملی والے

تو رکھ اپنی رحمت کا سنجر پہ سایا
اُسے دشمنوں سے بچا کملی والے

اگر نصیب سے سوئے مدینہ جائیں گے
تو آرزو ہے کہ پھر لوٹ کر نہ آئیں گے

پہنچ کے روضۂ مولا پہ سر جھکائیں گے
جو حال دل کا ہے رو رو کے ہم سنائیں گے

جنہیں ہے اُلفت محبوب کبریا سنجر
تو خوف کیا اُنہیں بےخوف بخشے جائیں گے

مجھے ہند سے سے طیبہ بلا لو نبیؐ
یہی دل کا ہے ارمان نکالو نبیؐ

علم سینہ سے منور کیجئے سینہ مرا
دُور ہو جائے دل صد چاک سے کینہ مرا

مجھے سینے سے اپنے لگا لو نبیؐ

اے ناخدائے بیکساں اے بیکسوں کے چارہ ساز
ہے طلاطم خیز طوفاں میں پڑا میرا جہاز

کہیں ڈوب جائے بچالو نبیؐ

دو سہارا آ کے اے دونوں جہاں کے پیشوا
اُمت عاصی کے تم ہو ناخدا اے ناخدا

مجھے رنج و محن سے چھڑا لو نبیؐ

انقلاب دہر کا مارا ہوا ہوں یا نبیؐ
پائمال رنج ہوں چھائی ہوئی ہے بیکسی

میرا گرتا ہوا گھر سنبھالو نبیؐ

میں بھکاری تیرے شاہا در پہ ہوں آیا ہوا
چشم پُرنم آہ لب پر ہاتھ پھیلایا ہوا

مجھے محروم در سے نہ ٹالو نبیؐ

تشنہ لب ہوں شربتِ دیدار ہو مجھ کو عطا
اے مرے نورِ خدا جلوہ دکھا بہرِ خدا

رُخِ زیبا سے بس نقاب ہٹا لو نبیؐ

جس نے دیکھا آپ کو باشاہ دین بن گیا
چُوم کر پائے مُبارک آپ کا کہتا رہا

مجھے دیوانہ اپنا بنا لو نبیؐ!

سر پہ ہے بارِ گنہ دہشت سے تھراتا ہوں میں
حشر کیا ہو حشر میں رو رو کے گھبراتا ہوں میں

مجھے کملی میں اپنی چھپا لو نبیؐ!

آرزو ہے مجھ کو سنجر اب مدینے جاؤنگا
حق کے پیارے مصطفیٰؐ کی در کا سگ کہلاؤنگا

مجھے روضہ پہ اپنے بلا لو نبیؐ

جو کہ ہم نے لیا احمدؐ مختار کے خاطر
دیوانے بنے سیدِ ابرار کے خاطر

جل جل کے تپ ہجر سے بیمارِ محبت
اب خاک ہوا جاتا ہے دلدار کے خاطر

قربان کیا اُمت پہ نواسوں کو نبیؐ نے
غم دل پہ سہا ہے گنہگار کے خاطر

جاتا ہے تپِ غم سے کرم کیجئے مولا
شربت سے دوا بھیجئے بیمار کے خاطر

یارب مجھے بھی ہند سے پہنچا دے مدینہ
بیچین بہت رہتا ہے مرا یار کے خاطر

دم توڑتا ہے ہجر میں بیمارِ محبت
جان دیتا ہے وہ جلوۂ دیدار کے خاطر

للّٰہ مدینے میں بلا لو مجھے آقا
مر جاؤں نہ گھٹ گھٹ کر کہیں دیدار کے خاطر

سنجر بحمد النعت نبیؐ لکھ کے جہاں میں
رسوا ہوا عشق شہ ابرار کے خاطر

خاص محبوب ہے ہمارا نبیؐ
اپنے پیارے کا ہے اپنا پیارا نبیؐ

دونوں عالم کی آنکھوں کا تارا نبیؐ
ہے ہمارا ہی ہے ہمارا نبیؐ

مَیں گنہگار غم کا ہوں مارا نبیؐ
حشر میں ہے ہمارا سہارا نبیؐ

رنج رخصت ہوا دن پھرا عیش کا
وقت مشکل میں جس نے پکارا نبیؐ

صاف ہونے لگے دونوں شمس و قمر
ہوئے دنیا میں جب آشکارا نبیؐ

مجھ کو جلوہ دکھا اپنا بہر خدا
تیری دوری نہیں اب گوارا نبیؐ

خوف اُمت کو کیا بار عصیاں کا ہو
جب کہ ہادی ہے سب کا ہمارا نبیؐ

گنج مرقد میں اپنے یقین ہے مجھے
نور روشن رہے گا تمہارا نبیؐ

وقت نزع میں سنجر کو رٹتا ہو یہی
دو سہارا سہارا ۔ سہارا نبیؐ

نور احمدؐ سے روشن ہے سینہ مرا
دل ہے کعبہ جگہ ہے مدینہ مرا

سہارا آ کے مجھے میرے ناخدا دیجئے
پھنسا بھنور میں ہوں للّٰلہ اب بچا لیجئے

جگ کے داتا آن بچاؤ ناؤ پڑی منجدھار
سائیں تنک دیا کر دو بیڑا لاگے پار

مولا ڈوبا نہ جائے سفینہ مرا

مَیں ہوں تنہا فوج غم ہے ہر طرف گھیرے ہوئے
اپنے بیگانے بھی مجھ سے ہیں مُنہ پھیرے ہوئے

جوگن توری دُکھ کی ماری تڑپ تڑپ جیا کھوئے
آپن تھے سویری بھٹے کوئی نہ وا کا ہوئے

کیسے رنج و محن میں ہے جینا مرا

اے صبا جا کر یہ کہہ دے سیدِ ابرار سے — دوری اب اچھی نہیں ہے ہجر کے بیمار سے

دھیرے دھیرے سلگتی ہے اب ہر دہ اندر آگ — پہنچے کہاں دا آگی جیداں لاگ رہی ہے آگ

تپِ ہجر سے جلتا ہے سینہ مرا

ہم عاصیوں کو نارِ جہنم کا خوف کیا — بخشائیں گے خدا سے گناہوں کو مصطفےٰ

پہن کے سر تاج شفاعت تو لیے پھر آج — امت کی اے جگ داتا کے ہاتھ ہے تورے لاج

سب کا حامی ہے شاہِ مدینہ مرا

ہے دم بدم دعا یہی ربِّ حبیب سے — بعدِ فنا بلائیے تو اپنے حبیب سے

اتنی ارج ہے مجھ دکھیا کی دیا کرو ان کنگال — دیس عرب میں جائے بسوں نکسے ہیں پران

آتشِ ہجر تیرا ہی جلے جاتے ہیں ہم — اشکِ غم پیتے ہیں اور لختِ جگر کھاتے ہیں ہم

النا تن تیری ہیبت کلیجہ ہوں ان ریت — برہا آگن جیا جرت ہے کو دکل ہیا چین

غم سے کھانا تو آنسو ہے پینا مرا

دولتِ عشق جتنا مصطفےٰ سے چھوٹ گئے — نفسِ امارہ کے ہاتھوں ہائے ہجر لوٹ گئے

ہجر پیا کیسے کے جاؤں احمد پیا کے دوار — پاپی جیرا دھرم کا لوبھی لاہ رہی ہے ٹھگ ہار

اسی رہزن نے لوٹا خزینہ مرا

آئیے یا آپ ہی یا تو مجھے بلوائیے
ہوں مریضِ ہجر اتنا تو کرم فرمائیے

اپنے بیمارِ محبت کو نہ اب ترسایئے!
خواب ہی میں یا نبیؐ جلوہ اُسے دکھلایئے!

دُور ہو تاریکیٔ کفر و ضلالت کا نشان!
یا نبیؐ اپنے قدم سے دل مرا چمکایئے

کشتیٔ امید بحرِ غم میں ہے آکر پھنسی!
وقت ہے امداد کا یا شاہ والا آیئے!

اب مدینے میں بلا لیجے کرم کیجے نبیؐ
ہجر کے تڑپے ہوئے کو اب نہ یوں تڑپایئے

طور پر جلوہ دکھایا بات بھی موسیٰؑ سے کی
ہاں وہی انداز اے جانِ مجھے بھی دکھلایئے

آپ کا سنجر کہاں تک ہجر میں تڑپا کرے
اب مدینے میں اُسے بھی یا نبیؐ بلوایئے

احمدؐ میں اگر میم کا پردا نہیں ہوتا
بندوں میں نہیں مولیٰ ہی پائندہ نہیں ہوتا

اے نورِ الٰہی جو تو آیا نہیں ہوتا
تاریکیٔ دنیا میں اُجالا نہیں ہوتا

رحمت سے مجھے تو نے جو دیکھا نہیں ہوتا
میں قطرۂ ناچیز سے دریا نہیں ہوتا

اللہ کا محبوب جو پیدا نہیں ہوتا
بُتخانہ ہی بُتخانہ تھا کعبہ نہیں ہوتا

اعجازِ محمدؐ کی جھلک ہوتی نہ اس میں
عیسیٰ کو مسیحائی کا دعویٰ نہیں ہوتا

تو دیتا اگر جذبۂ تاثیر محبّت — مجنوں نہاں جلوۂ لیلا نہیں ہوتا

طاقت ترے دیدار کی ہوتی نہ کسی میں — آنکھوں میں اگر طور کا سرمہ نہیں ہوتا

وہ دل نہیں ہوتا جسے اُلفت نہیں ہوتی — وہ سر نہیں جس میں ترا سودا نہیں ہوتا

بخشش کی کوئی بھی نہیں اُمید تھی مجھ کو — گر لب پہ نبیؐ کا مرے کلمہ نہیں ہوتا

ہر دل میں تو ہی دیر و حرم میں بھی تو ہی ہے — وہ کون سی جا ہے تو کس جا نہیں ہوتا

جو عشق کا متوالا تمہارا ہے مری جان — رسوا سرِ بازار وہ رسوا نہیں ہوتا

دن کاٹے مصیبت نہیں کٹتے یہ میرے — سر پہ میرے حضرت کا جو سایا نہیں ہوتا

سنجر کو دکھا دیجئے اپنا رُخِ روشن — عاشق سے تو معشوق کو پردا نہیں ہوتا

دل میں روشن جو نورِ نبیؐ ہو گیا — رازِ مخفی کھلا دل خوشی ہو گیا

کفر مٹنے لگا دور ظلمت ہوئی — دین ہر سو ترا یا نبیؐ ہو گیا

آپ ہی مشتاق ہیں مولا مرے !!! — میں گنہگار تھا جنتی ہو گیا

جس نے دیکھا تجھے تجھ پر قربان ہوا — پڑھ کے کلمہ ترا اُمتی ہو گیا

دقتِ مشکل میں جس نے پکارا اُسے — آڑے آکر ہمارا نبیؐ ہو گیا

دل سے اُلفت بتوں کی مٹا دی نبیؐ — میرا بیزار دنیا سے جی ہو گیا

دور مشکل ہوئی غم سے راحت ملی — جب سے سنجر غلامِ علیؓ ہو گیا

در شان محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی

یا غوث الورا مجھ پہ بھی ہو اک نظرِ فیض
مجھکو بھی عطا ہو مرے مولا گہرِ فیض

اک جام پلا دے مجھے اے ساقیٔ وحدت
میخانہ کا ہر وقت ترے وا ہے درِ فیض

گل بیوں پہ سایہ ہے ترے دستِ کرم کا
گل پیروں کا تو پیر ہے اے راہبرِ فیض

اللہ کے ہو محبوب محمدؐ کے ہو پیارے
گلزارِ ولایت کے تمہیں ہو شجرِ فیض

بغداد کے آقا کوئی محروم نہ جائے
معمورِ سخاوت ہیں تمہارا ہے درِ فیض

تم چاہو تو اللہ سے بندوں کو ملادو
اللہ کے بندوں کے ہو تم راہبرِ فیض

اک چشمِ کرم سے تری روشن ہوا سینہ
دلمیں ہے مرے تیرے قدم کا اثرِ فیض

حسنینؓ کے پیارے ہو علیؓ کے ہو دلارے
زہرہ کے چمن کے ہو تمہیں تو ثمرِ فیض

ہر گھر ترے فیضانِ کرم سے ہے منور
جاری ہے ترے لطف کا ہر سو اثرِ فیض

محبوب الٰہی کی عنایت جو ہو سنجر
بر لائے مرا نخلِ تمنا ثمرِ فیض

سنو میری فریاد یا غوث الاعظم
کرو آکے امداد یا غوث الاعظم

جو ہے نام لیوا تمہارا جہان میں
وہ ہے شاد ہی شاد یا غوث الاعظم

اُسے اپنے در سے نہ محروم پھیرو
جو آجائے بغداد یا غوث الاعظم

قدم سے ترے دل ہوا میرا روشن
ہوا گھر یہ آباد یا غوث الاعظم

پھنسا ہوں پھندے میں رنج و محن کے — کرو مجھ کو آزاد یا غوث الاعظم
مصیبت زدہ ہوں مری عرض سن لو — کرو دل کو اب شاد یا غوث الاعظم

نزع کا ہو عالم جب کہ سنجر پہ طاری
تو کیجئے گا امداد یا غوث اعظم

میں ہوں رنج و غم کا مارا غوث الاعظم دستگیر
دیجئے مجھ کو سہارا غوث الاعظم دستگیر

دم کی دم میں دور اس کی ساری مشکل ہو گئی
آپ کو جس نے پکارا غوث الاعظم دستگیر

اپنے روضے پر مجھے بھی اے نبی کے لاڈلے
اب بلا لیجے خدارا غوث اعظم دستگیر

پار ہو جائے ابھی اس بحرِ غم سے ناؤ ان !!
آپ ہی کا گر اشارہ غوث الاعظم دستگیر

کیجئے سنجر پہ بھی لطف و کرم بہرِ خدا
آپ ہی کا ہے سہارا غوث الاعظم دستگیر

جاری ہے مرے لب پہ ہر وقت کہ یا غوث — مجھ کو بھی مصیبت سے کر دیجئے رہا یا غوث
کل رازِ حقیقت کا ہوتا ہے عیاں مجھ پر — جب سے کہ مرے دل میں ہے جلوہ نما غوث
ملتی ہے نجات اس کو دنیا کے بکھیڑوں سے — جس نے کہ مصیبت میں اک بار کہا غوث

کچھ مال و دولت کی خواہش ہی نہیں اُسکو
سنجر کی تمنا ہے روضہ پہ بلا غوث

در شان خواجہ معین الدین رحؒ چشتی اجمیری

مل جائے اگر جلوۂ دیدار ترا خواجہ
ہو جائے ابھی اچھا بیمار ترا خواجہ
در سے ترے کوئی بھی محروم نہیں جاتا
دیکھیں گے کبھی ہم بھی دیدار ترا خواجہ
مارے گا جلائے گا بیمارِ محبت کو
اقرار ترا خواجہ انکار ترا خواجہ
للہ کرم کر دے اس بے سرو ساماں پہ
مر جائے نہ گھٹ گھٹ کر بیمار ترا خواجہ

سنجر کو تصور ہے جب سے تری آنکھوں کا
پھرتا ہے بنا ہر سُو میخوار ترا خواجہ

کوئی ایسا نہیں جو دے کھیر یا میرے خواجہ کی
بتا دو خضر تم مجھ کو ڈگر یا میرے خواجہ کی

مجھی پر منحصر کیا ہے۔ خدائی مست رہتی ہے
کچھ ایسی ہی رسیلی ہے نظر یا میرے خواجہ کی

پڑے رہتے ہیں لاکھوں دلفگار اس آستانے پر
کبھی سونی نہیں رہتی سیجر یا میرے خواجہ کی

تمنا دل کی بر آئے مرے ارمان پورے ہوں

نظر آئے اگر مجھ کو اٹریا میرے خواجہ کی

جسے جو کچھ ہو لینا چل کے وہ اجمیر میں لے لے
لگی ہے فیض رحمت کی بجریا میرے خواجہ کی

الٰہی سنجر خستہ کی اتنی عرض تجھ سے ہے
دکھائے اپنی رحمت سے دوریا میرے خواجہ کی

ملنے کی اس حسین سے تدبیر کیا کروں!
ہوتی نہیں ہے آہ میں تاثیر کیا کروں

ڈرتا ہوں خواب ناز سے وہ بت نہ چونک اٹھے
بیتاب ہو کے نالۂ شبگیر کیا کروں

دل ہی میں میرے شوق شہادت کا رہ گیا
قاتل کی کند ہو گئی شمشیر کیا کروں!

رہ رہ کے درد ہوتا ہے بڑھتی ہے بے کلی
دل میں اب تلک خلش تیر کیا کروں

آنکھیں دل ہیں دو جگہ اسے یا دل میں دوں جگہ
مہمان ہے یار گھر مرے توقیر کیا کروں

دیکھا نہ حسن غیرت یوسف کو آج تک
پوری ہوئی نہ خواب تعبیر کیا کروں

بھیجا ہے خط شوق مجھے اس حسین نے

اب سوچتا ہوں میں اُسے تحریر کیا کروں

مرتا ہوں میں تو آرزوئے وصل کے لئے
سنتا نہیں ہے وہ بُت پر کیا کروں

میں سخت جان ہوں اور وہ نازک مزاج ہیں
اُٹھتی نہیں ہے بار سے شمشیر کیا کروں

بھولا بھلا نہ تحمّل تمنّا مرا کبھی
ستمگر ذرا مُسکرا جاتے جاتے
نقاب اپنے رُخ سے اُٹھا جاتے جاتے
ستم کیش بہر خدا سن لے سُن لے
پریشان جواب اجابت کو دیکھا
سرِ بزم اُس نے امیدیں بھی توڑیں
نہ ہوئیگا بیمارِ غم مرتے مرتے
وہ شلِ کمان مجھ سے کھنچے لگینگے
شب وصل بے باگیاں دیکھتے ہی
دلِ مضطرب کو قرار آئے کیونکر
بھلا خاک میں راہ رہبر کو ڈھونڈوں
رہ عشق میں یوں چلا میں سنبھل کر

ستمگر نہیں جھکتی ہے تقدیر کیا کر چلا
مرے دل پہ بجلی گرا جاتے جاتے
مجھے اپنا جلوہ دکھا جاتے جاتے
میری آرزو التجا جاتے جاتے
پلٹ آئی میرے دُعا جاتے جاتے
تسلی بھی دیتا گیا جاتے جاتے
ادا سے ترا دیکھنا جاتے جاتے
رکا گر دلِ مبتلا جاتے جاتے
پلٹ آئی اُن کی حیا جاتے جاتے
غضب تھا ترا دیکھنا جاتے جاتے
کہ خود عشق میں کھو گیا جاتے جاتے
دل گمشدہ مل گیا جاتے جاتے

نظر کی جو ہیں تیے بصد یاس و حسرت ٹھہر کر وہ رونے لگا جاتے جاتے

ستم ڈھا رہا ہے خرام اُن کا سنجر
مرے دل کو تڑپا دیا جاتے جاتے

یہ رنگ اپنا دنیا بدلتی رہے گی
ہمیشہ نئی چال چلتی رہے گی

یہی ہاں نہیں میں گذریگی شب
مرے اُن کے یہ چوٹ چلتی رہیگی

وہ گریاں مجھے دیکھکر ہنس کے بولے
کہ کب تک روندی ابلتی رہے گی

لگی دل کی اے جان بجھیگی نہ ہرگز
مری جان فرقت میں جلتی رہیگی

وہ گھبرا کے آئیں گے اک روز سنجر
اگر آہ دل سے نکلتی رہے گی

یہ دنیا ہے فانی ہے آنی جوانی سنبھلکے چلئے قدم قدم پر
کہ مفت جائے نہ زندگانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

نہ کیجے برباد نوجوانی کہ دو ہی دن کی ہے زندگانی
خدا کو صورت یہ ہے دکھانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

جو ما گنا ہو خدا سے مانگو اسی سے بخشش کی التجا ہو
گناہ ڈھل کر ہو پانی پانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

گرے جو بیہوش ہو کے موسیٰ تو مسکرا کر وہ شوخ بولا
کہاں گئی وہ لن ترانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

تمہیں نگاہوں میں ہو سمائے تمہیں ہو عالم سی منہ چھپانے

نہیں ہے کوئی تمہارا ثانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

بتوں سے اُلفت جو کر رہے ہو حسینوں پر دل سے مر رہے ہو
نہ ٹوٹے غم تم پہ آسمانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

نہیں ہے دنیا میں تمکو رہنا لحد میں سنجر پڑے گا سونا
سمجھ کے اس کو سرائے فانی سنبھل کے چلئے قدم قدم پر

پھندے میں اُنہیں بتوں کے گرفتار ہو گئے
کعبے کو بھول بیٹھے حسینوں کی یاد میں
اک ساغرِ فتنۂ حسین نے ایمان لے لیا
پورا تو ایک بھی نہ ہوا وعدہ وصل کا
آکر ذرا تو دیکھئے سنجر کی قبر پر

الفت کے ہاتھوں ہم بھی گنہگار ہو گئے
اب شیخ بھی بتوں کے پرستار ہو گئے
زاہد توکل تھے آج سے میخوار ہو گئے
جھوٹے تمہارے سینکڑوں اقرار ہو گئے
اتنے چڑھے ہیں پھول کہ انبار ہو گئے

حرم و دیر میں ہم نے یہ تماشا دیکھا
اک تمہیں جیا منے والے نہیں اے شیخ حرم
کو بکو چاک گریبان جو پھرا کرتے ہو
نہ طبیعت کبھی بدلی نہ نگاہیں اُن کی
کس لئے آج پریشاں ہوا جاتا ہے
تاب نظارہ نہ تھی سب تو گئے کیوں موسیٰ
سنئے سنئے کہ ہوئیں (ہری) مخمور آنکھیں

یعنی ہر گھر میں اسی یار کا جلوہ دیکھا
برہمن کو بھی اُسی شوخ کا شیدا دیکھا
دل لگانے کا زمانے میں نتیجہ دیکھا
ہم نے ہر روز زمانے کو بدلتا دیکھا
کیا مرا زخم جگر تو نے مسیحا دیکھا
آپ نے حد سے گذرنے کا نتیجہ دیکھا
آپ کے سر کی قسم آپ کا جلوہ دیکھا

واہ کیا خوب ناراض ہوئے روٹھ گئے
ہم تو مقتل میں ہر اک گام پہ تڑپے لیکن
جوش وحشت مجھے صحرا کی طرف لے آیا

میرا چہرہ جو دم عرض تمنا دیکھا
تم نے کسطرح سے بسمل کا تڑپنا دیکھا
اور آ گئے جو پڑھے دامن دریا دیکھا

شوخ دل شوخ طبیعت کا ہے انسان سنجر
اسکو ہر وقت حسینوں ہی پہ شیدا دیکھا

ستم رنج و غم کا کسی پر نہ ہوتا
مجھے جذبہ دل کا اثر گر نہ ہوتا
خدائی نہ توحید کی راہ پاتی
نہ شمع سے پروانے جلتے لپٹ کر
اگر زندگی میں نہ ہم ان پہ مرتے

اگر سر پہ گردوں ستمگر نہ ہوتا
تو آنا تمہارا سے گھر نہ ہوتا
محمد سا پیدا جو رہبر نہ ہوتا
محبت میں پیدا اثر گر نہ ہوتا
تو مجمع بتوں کا لحد پر نہ ہوتا

اگر جانتا بے وفائی کرو گے
تو شیدا کبھی تم پہ سنجر نہ ہوتا

کب تو نے ظلم چاہنے والے پہ کم کیا
شاید کہ برہمن نے ہے دیکھا ترا جمال
آیا نہ رحم بلبل بیکس کے حال پر
نکلے جو دیر سے تو حرم ہی کی راہ لی
تڑپا مجھے وہ دیکھ کے بولے کہ سچ بتا

تیر نگاہ ناز سے مارا ستم کیا
جو بتکدہ کو چھوڑ کے قصد حرم کیا
صیاد و باغبان نے ملکر ستم کیا
کعبے میں جا کے ہم نے خیال صنم کیا
او نامراد کس نے تجھے چشم نم کیا

جسکی تھی جستجو اُسے پایا نصیب سے
سنجر پہ آج اپنا خدا نے کرم کیا

دل کو سکون ہوتا جو ترا جمال ہوتا
یارب اگر اُنہیں کچھ میرا خیال ہوتا

پنہاں نہ ان بتوں میں تیرا جمال ہوتا
تجھ کی مورتوں کا پھر کیوں خیال ہوتا

ہمدم مزا تو جب تھا اس شغل مے کشی کا
پہلو میں کاش میرے وہ خوشخصال ہوتا

جب تم خنجر ہی لیتے بیمار غم کی اپنے
کیوں زندگی میں اُسکو جینا محال ہوتا

سُنتا نہیں ہے وہ بت بے گوش ہو رہا ہے
یارب کبھی تو پورا میرا سوال ہوتا

سنجر نہ تم اٹھاتے ٹھوکر یہ نہ کھاتا
گر تو سنبھل کے چلتا کیوں پائمال ہوتا

بے چین دل بہت ہے مرا یار کے لئے
مضطر ہوں میں بھی جلوہ دیدار کیلئے

جان بھی ہے صدقے آپ کی ترچھی نگاہ پر
دل بھی ہے نذر ابروئے خمدار کے لئے

دو دو بوسے ہم نے رُخ یار کے لئے
اقرار کے انکار کے تکرار کے لئے

جھنجھلا کے بولے یہ خنجر سے چھوتا نہ تم انہیں
رخسار ہیں یہ وقف ہیں دلدار کے لئے

للہ رحم کیجئے پہلو میں آیئے
اچھی نہیں ضد آپکی ہر بار کے لئے

گر بیوفا ہے یار تو کچھ اس کا غم نہیں
جاں دے کے جیتے ہیں ہم اُسی دلدار کیلئے

ساقی تہ ہے وہ بھی بادۂ وحدت کا تشنہ لب
اک جام دے تو سنجر میخوار کے لئے

یہ بت بھی خدائی کا دعوے کرینگے
محبت سے اک اک کا چرچا کرینگے
تری پردہ داری کا باعث یہی ہے
میرے بعد میری وفاؤں پہ مجکو

اگر کعبۂ دل پہ قبضہ کریں گے
بھلا ہم تمہیں اور رسوا کریں گے
کہ سب دیکھنے کی تمنّا کریں گے
خدا کی قسم آپ رویا کریں گے

یقیں ہے محبت سے بیتاب ہو کر
وہ ہجر ہی ہجر پکارا کریں گے

مجکو گلے سے آپ لگائینگے یا نہیں ؟
دل کی لگی ہوئی کو بجھائیں گے یا نہیں ؟

پردہ دوئی کا آپ اٹھائیں گے یا نہیں
مجھ کو جمال اپنا دکھائیں گے یا نہیں

وعدہ تو کر رہے ہیں مگر یہ بتائیے
وعدہ کی شب آپ آئیں گے یا نہیں

آئے ہیں فاتحہ کو تو میرے مزار پر
اک پھول بھی حضور چڑھائینگے یا نہیں

پہلے دکھائے حسن وا وا اور بانکپن
دل کو ہمارے آپ لبھائینگے یا نہیں

جانا پڑے گا داور محشر کے سامنے

اس روز تو جمال دکھائینگے یا نہیں؟

یہ تو بتایئے کہ اب اس بزم ناز میں
سنجر کو اپنے آپ بلائیں گے یا نہیں

میرے درد دل کی خبر انکو ہوگی
مرے آہ کی گر خبر ان کو ہوگی
ادھر آہ و زاری شب ہجر میں ہے
اگر غم بھی ہوگا تو مرگ عدو کا

رقیبوں سے فرصت اگر انکو ہوگی
تو بتا ہے دل ادھر انکو ہوگی
یقین ہے خبر کچھ ادہر انکو ہوگی
خوشی اک میری موت پر انکو ہوگی

تری بیکسی آہ و زاری کی سنجر
خدا جانے کس دن خبر انکو ہوگی

میری ہستی بھی اک عجب ہستی پُر ساز ہے
اے خیال یار تو ہی ہمنشیں ہمراز ہے
آسماں نے رنگ بدلا خون عالم کا ہوا
دل سے نکلے رائی عرش معلےٰ ہو گئے
کسطرح ہو حق ادا بندہ نوازی کا کریم
جلوۂ حسن یار کا موشی تکلف بر طرف

جسطرح قید قفس میں مرغ بے آواز ہے
تو ہی ہمدم میرا تو ہی مراد ساز ہے
انقلاب دہر میں قدرت کا کوئی راز ہے
میرے نالوں میں عجب طاقت پرواز ہے
بیکسوں مظلوم کا تو ہی تو چارہ ساز ہے
ہم سے پوچھو ہم نے دیکھا ہے کہ کیا انداز ہے

پوچھتا ہوں آپ سے اے ہمنشین بزم یار
بس فقط ذات خدا کے کوئی بھی ہمراز ہے

اب فنا ہو جاؤ سنجر مذہب اسلام پر
جس کا ہو انجام اچھا بس وہی آغاز ہے

حسن جب یار کا چمکا مہ کامل ہو کر
حسن نے دیکھا اسے وہ مٹ گیا مائل ہو کر

جان بن کر کبھی قالب میں سمایا وہ مرے
اتر آیا کبھی پہلو میں مرے دل ہو کر

میری حسرت نہ نکلنا تھی نہ نکلی دل سے
رہ گئی دل ہی کے اندر کشش دل ہو کر

ساقیا ابر کبھی ہو لیا غشی سے تن بھی ہو
آ کے پھر دور چلے رونق محفل ہو کر

عجب انداز سے شمشیر کو دیکھا اس نے
ہم جو مقتل میں گئے لوٹنے بسمل ہو کر

ایک عالم ہوا اللہ کی قدرت پہ نثار
حسن جب یار کا چمکا مہ کامل ہو کر

وصل کی شب ہے مری جان حیا کو چھوڑو
آؤ لگ جاؤ گلے سے مرے یکدل ہو کر

ضبط سے کام لے نالہ نہ کر اے دل تھم جا
خود بخود آئینگے وہ لطف سے مائل ہو کر

منکشف ہوتا ہے کل راز حقیقت اس پر
جان مٹتا ہے حسینوں پہ جو کامل ہو کر

لطف جینے کا جبھی ہوتا ہے حاصل اے دل
عمر برباد نہ کر مفت میں غافل ہو کر

بڑی مشکل سے ہوئی سہل ہماری مشکل
روح پروانہ ہوئی آہ کے شامل ہو کر

تیری اے رحمت کی نظر ہو تو چمک جائے ابھی
سمت سنجر کا ستارہ مہ کامل ہو کر

مجھے دیکھ کر مسکرایا تو ہوتا
مرے دل پہ بجلی گرایا تو ہوتا

مرے دل کی حسرت مٹایا تو ہوتا
لگی دل کی اے جان بجھایا تو ہوتا

یہ اجڑا ہوا گھر بسایا تو ہوتا
مرے خانہ دل میں آیا تو ہوتا

تمنا یہ ہے تیرے بسمل کی قاتل
کوئی وار ہم پر لگایا تو ہوتا

میری عمر آخر ہوئی رونے روتے
تمنا مرے دل کی پوری تو کرتے
کبھی تو تم اپنی نگاہ کرم سے

کبھی تو نے ہم کو ہنسایا تو ہوتا
ذرا اپنا جلوہ دکھایا تو ہوتا
مرا بخت خفتہ جگایا تو ہوتا

کبھی غیر پہ جان دیتا نہ سنجر
اُسے تو نے جلوہ دکھایا تو ہوتا

ہائے افسوس ہمسے گھر کو بتوں نے لوٹا
اپنی بدبختی قسمت کا گلہ کیا کیجئے
لاکھ تدبیر ہو تدبیر سے ہوتا کیا ہے
خون بسمل کی جو پیتے تھیں دھاریں قاتل
یار ملنے کے لئے آیا تھا یارب مجھ سے
بعد مرنے کے کسے کوئی یاد کرتا ہے
لاکھ وعدے گئے لیکن نہ وفا ایک کیا
ہائے پینے بھی نہ پائے یہ مقدر اپنا

کیا ستم ہے کہ ستم سے مرا دل چھوٹا
لب تک آیا بھی نہ تھا ہاتھ سے ساغر چھوٹا
جب ازل ہی سے کسی کا مقدر پھوٹا
چھینٹ جس جا پہ پڑی جا کے نئی گل بوٹا
بات کرنے نہیں پایا تھا مرا دم ٹوٹا
ساتھ ہی دم کے مرا حبیب کا ناتا ٹوٹا
کس قدر وہ جفا کار ستم گر چھوٹا
گرتے ہی ہاتھ سے پیمانۂ الفت ٹوٹا

تم سے کس طرح کہیں رازِ محبت سنجر
جب کہ ایک پردہ نشین نے ہے مرا دل لوٹا

جلوہ موسیٰ سمجھ کر دکھائے کوئی
دل سے پردۂ دوئی کا اُٹھائے کوئی

طور کی طرح مجھ کو جلائے کوئی
شان وحدت مجھے بھی دکھلائے کوئی

یا خدا میری تربت بھی دلہن بنے
وصل پہ اس نے مجھ سے بگڑ کر کہا
میں تو مقتل میں ہوں آج سینہ سپر
دیکھ ہیں گے کبھی جذب الفت سے ہم
گو ہیں کمسن مگر شوق اُن کو یہ ہے
یا الٰہی یہی آرزو ہے مجھے
وصل کی شب لپٹ کر وہ کہنے لگے

شمع روشن کرے گُل چڑھائے کوئی
ایسی باتیں نہ مجھ کو سنائے کوئی
ہاتھ شمشیر کا اب دکھائے کوئی
لاکھ پردے میں مُنہ کو چھپائے کوئی
اپنے سینے سے مجھ کو لگائے کوئی
میرے دل کی لگی کو بجھائے کوئی
دیکھو دیکھو ذرا آنہ جائے کوئی

رو کے کہتے ہیں سنجر وہ ہر ایک سے
میرا روٹھا ہے دلبر منائے کوئی

چین ہم کو تو شام و سحر نہیں رہے
ہائے اب تک اُسے کچھ خبر نہیں رہے
تو ہی آتا ہے ہم کو نظر ہر طرف
کیسا بدبخت پھوٹا مقدر کا ہوں
تیری فرقت میں لے جان تڑپنے میں ہم
بزم اغیار میں روز جاتا ہے وہ
تیرے محبوب کی ہم تو اُمت میں اب
پوری حسرت کبھی دل کی ہوتی نہیں

تیرے کوچہ پہ اپنا گُجر نہیں رہے
میری آہوں میں پیدا اثر نہیں رہے
تیرا جلوہ میری جان کدھر نہیں رہے
اس کی چوکھٹ پہ اپنا جو سر نہیں رہے
چین دیتا یہ دردِ جگر نہیں رہے
کبھی بھولے سے آتا ادھر نہیں رہے
روزِ محشر کا کچھ ہم کو ڈر نہیں رہے
کبھی آتا وہ بُت میرے گھر نہیں رہے

ہو گئے بندہ تیرا دل پہ صدمے سہے
اپنے سنجر کی تجھکو خبر نہیں رہے

سر میں جو زلف یار کا سودا ابھی سے ہے!
وحشت کا میرے سامنے نقشہ ابھی سے ہے

اللہ جانے آگے یہ کیا رنگ لائے گا!
دل پہ ہمارے عشق کا قبضہ ابھی سے ہے

اللہ رے جذب عشق کہ وعدہ بھی ٹل گیا
ہم نے جمال یار کو دیکھا ابھی سے ہے

جب ہوں گے وہ نوجوان تو ڈھائینگے کیا ستم
ناز و ادا کے ساتھ جو پردا ابھی سے ہے

اللہ رے اشتیاق نظارہ دل حزیں
پیش نظر وہ شوخ کا جلوہ ابھی سے ہے

وا عدائے دید کر چکے وہ حشر کا مگر
میرے دل حزیں میں تمنا ابھی سے ہے

آئیں تو فرش چشم کروں دل میں دوں جگہ
سامان عیش دل میں مہیا ابھی سے ہے

کمسن ہے نازنین ہے حیا دار ہے مگر

سنجرؔ جہان دل سے وہ شیدا ابھی سے ہے۔

دل و جگر تو کسی دلربا نے لوٹ لیا
بچی تھی جان سو اُس کو قضا نے لوٹ لیا

دکھا کے دستِ حنائی وہ ہنس کے کہتے ہیں
شفق کے رنگ کو رنگِ حنا نے لوٹ لیا

گذر گئی یونہی جب ہائے ساری رات
مزا وصال کا شرم و حیا نے لوٹ لیا

ممنا کے نغمۂ دلکش کبھی دکھا کے جھلک
ہمارے دل کو کسی دلربا نے لوٹ لیا

حواس و ہوش کو گم کر دیا ہے الفت نے
قرار و ضبط کو نازو ادا نے لوٹ لیا

ہمارا ناز کا پالا ہوا تھا دل ہمدم
اُسے نصیب سے اک دلربا نے لوٹ لیا

صدائے حق جو تھی سنجرؔ جہاں میں گونج اٹھی
زبان سے لفظ جو نکلا صبا نے لوٹ لیا

نکلی نہ تیغ ناز سے بسمل کی آرزو
دل ہی میں خون ہو کے رہی دل کی آرزو

مانا کہ دل غریق محبت ہوا مگر
ہے کشتیٔ اُمید کو ساحل کی آرزو

کیونکر یہ بے رُخی سے تیری مُنہ چھپائیگی
نکلے ہی گی کبھی نہ کبھی دل کی آرزو

تڑپا رہی ہے یاد کسی تیغ ناز کی
بسمل بنا گئی مجھے قاتل کی آرزو

گُم کردہ راہ جادۂ الفت پہ مر گیا
اب دل میں خاک اڑائیگی منزل کی آرزو

کیونکر نہ تیری بزم کا ہو ہم کو اشتیاق
رونق کو جب ہے رونقِ محفل کی آرزو

ہاتھوں سے پہلے اپنا جگر تھام لیجئے
پھر پوچھئے گا اور مری دل کی آرزو

چہرہ کا رنگ سُرخ تمنا نہ ہو کہیں
اتنا تو ہو کہ دل میں ہی رہی دل کی آرزو

سنجرؔ جنوں کے عشق سے پرہیز چاہیئے
برباد کر نہ دے یہ تیرے دل کی آرزو

دل نور سے اسی کے پُر نور ہو رہا ہے
جلوہ سے جس کے عالم معمور ہو رہا ہے

تو شاد ہو رہا ہے مسرور ہو رہا ہے
کوئی غم و الم سے رنجور ہو رہا ہے

باطن میں پوچھئے تو قربِ رگِ گلو ہے
ظاہر ہے ڈھونڈھئے تو وہ دُور ہو رہا ہے

کیا جانے اُسکو اس دم کیسا خیال آیا
بیٹھے بیٹھائے دل کیوں رنجور ہو رہا ہے

دو دن کی یہ فضا ہے بے فائدہ ستمگر
کیوں اپنے حُسن پر تو مغرور ہو رہا ہے

اللہ رے ناتوانی تیرے مریض غم کی
اب اُٹھنے بیٹھنے سے مجبور ہو رہا ہے

کیا حال شام غم کا تجھ سے بیان ہو ہمدم
اک زخم تھا جو دل کا ناسور ہو رہا ہے

کجرو ہے بیوفا ہے ظالم ہے اور ستمگر
عالم میں چرخ بد بین مشہور ہو رہا ہے

رو رو کے ہچکیاں یوں آتی نہیں ہیں مجھ کو
محفل میں اُسکی میرا مذکور ہو رہا ہے

صد شکر آج سنجر میرے نصیب جاگے
یعنی کہ وصل اُسکو منظور ہو رہا ہے

چشم گر اشکبار ہو جائے
راز دل آشکار ہو جائے

تیر مژگان کا وار ہو جائے
دل ہمارا افگار ہو جائے

جب نظر ان سے دوچار ہو جائے
کیوں نہ دل بیقرار ہو جائے

تیر گر دل کے پار ہو جائے
مضطرب کو قرار ہو جائے

دیکھ لے گر کوئی ترا جلوہ
جان و دل سے نثار ہو جائے

شادیٔ مرگ ہو تو کیونکر ہو
کاش دیدار یار ہو جائے

یاد حضرت ہے اگر دل میں
دوست یارب نہ دشمن جان ہو
کیوں نہ اس شمع بزم پر اپنا
وہ ستم پیشہ مرے نالوں سے

تم لحد کا فشار ہو جائے
پھول نہ ہو نہ خار ہو جائے
دل پروانہ وار ہو جائے
یا خدا بیقرار ہو جائے

جان صدقے ہو حسن دلبر پہ
دل بھی سنجر نثار ہو جائے

جس وقت مرے حال پر تفضل خدا ہوا
میں نے کہا کہ عشق مری جان نزا ہوا
پوچھا جو درد والوں سے درد جگر کا حال
خفگی کی اس میں بات ہی کیا ہے بتائیے
ہر جا اسی کی شان تجلی کا ہے ظہور
بسمل کا خون ہاتھ میں قاتل نے جب ملا
دل لے کے میرا ناز سے بولا وہ نازنیں
سائل ہوا جو وصل کا بولے وہ غیض سے
کیا کیا ظہور شان کریمی بیان ہو

اک بیوفا نصیب سے پھر یاد فا ہوا
بولا کہ تھا نصیب کا لکھا ادا ہوا
بولے یہ مرض جتنا بڑھا با مزہ ہوا
دل ہی تو ہے حضور پہ آیا تو کیا ہوا
ہر ذرے میں ہے جلوہ وحدت چھپا ہوا
شرمندہ دیکھ دیکھ کے رنگ حنا ہوا
پہلے یہ دل تھا آپ کا اب تو مرا ہوا
اللہ کی شان آپ کا یہ حوصلہ ہوا
ذرہ ترے کرم سے ڈر بے بہا ہوا

سنجر میں کس زبان سے کروں شکر یہ ادا
ہر مشکل اہم میں وہ مشکل کشا ہوا

بنکے مجنوں عشق میں کب لیلیٰ لیلیٰ کیجیے
ہاں مگر بیفائدہ دلکو نہ شیدا کیجیے

وہ نہیں کعبے میں ہے کیوں قصہ کعبہ کیجیے
دیکھنا ہو گر اُسے تو دل میں دیکھا کیجیے

طالب مولیٰ اگر ہیں آپ تو اے شیخ جی
رات دن ذکر محبوب خدا کا کیجیے

بے رخی اچھی نہیں ہے طالب دیدار سے
عاشق مضطر ہیں یہاں اب نہ پردا کیجیے

یہ مریض ہجر کب تک ہائے یوں تڑپا کرے
اے مسیحائے زماں للہ اچھا کیجیے

مجھ بلاکش پر کرم فرمائیے بہر خدا
خواب ہی میں تو کبھی صورت دکھایا کیجیے

دوستی دنیا کی سنجر چھوڑیئے بس چھوڑیئے
دل میں پیدا عشق شاہ انبیا کا کیجیے

یقیں ہے خانۂ ویراں کسی دن گلستاں ہوگا
ہمارے غمکدہ دلمیں اگر تو میہماں ہوگا

لحد کہتے ہیں جسکو وہ مکاں اجڑا مکاں ہوگا
جہاں اپنا نہ کوئی میزباں و مہرباں ہوگا

شب فرقت ہمارا کون ہے رازداں ہوگا
تمہاری یاد ہوگی اور قلب ناتواں ہوگا

ستم ہمکو ستمگاری کی بیکس ہوں ستم کر لے
لحد میں پھر نہ جھیلیں ظلم تیرا آسماں ہوگا

کوئی فرقت زدہ مایوس مر کے یہ کہتا ہے
الٰہی وہ بھی دن ہوگا کہ کوئی مہرباں ہوگا

ہر اک دکھ درد میں تکلیف میں تسکین کرتا ہوں
کہ حامی میرا ہر مشکل میں ربّ دو جہاں ہوگا

نہیں کچھ خوف سنجر کو کہ دشمن اک زمانہ ہو
مہرباں ہونگے سب اکدن اگر وہ مہرباں ہوگا

بے طور کوئی چال تو چلنے نہ دیجیے
دنیا کا رنگ مجھ کو بدلنے نہ دیجیے

کچھ کام لیجیے تو سبھی اپنے کام سے
یوں مفت میری عمر کو ڈھلنے نہ دیجیے

عشقِ خدا میں خاک کو اکسیر کیجیے
عشقِ بتانِ دل کبھی جلنے نہ دیجیے

اتنا اثر تو چاہیئے اس جذبِ عشق میں
وعدائے دید حشر پہ ٹلنے نہ دیجیے

وہ راہ جو کہ راہ گناہ کی ہے پُر خطر
سنجر کو ایسی راہ پر چلنے نہ دیجیے

گو یہ دن ہیں گردشِ ایام کے
آہی جائینگے کبھی آرام کے

دوست ہیں دنیا میں نیکو نام کے
اپنے مطلب کے غرض کے کام کے

بیکسی میں کون ہوتا ہے شریک
دم کے ہمدم ہیں سبھی آرام کے

اے صبا لے چل اسی در پر مجھے
سر جہاں جھکتے ہیں خاص و عام کے

اس طرف بھی ساقیا چشمِ کرم
منتظر ہم بھی ہیں دورِ جام کے

جائیگا اس قدر جلدی ہے کیوں
ہیں ذرا اٹھ لوں کلیجہ تھام کے

مجھ پہ احساں تیغ قاتل نے کیا
کٹ گئے دن گردشِ ایام کے

آپ بھی اب چاہنے والے ہوئے
شیخ جی اس ساقیٔ گلفام کے

رکھ نظر سنجر خدا کے فضل پر
دن ترے آجائیں گے آرام کے

پردہ دوئی کا دل سے اے دلربا اٹھا دے
ہو جاؤں میں تصدق جلوہ ذرا دکھا دے

لِلّٰہ دوری سے دِلکش صدا سُنا دے
یا خواب ہی میں آکر صورت مجھے دِکھا دے

اے شمع رو میں تیری فرقت میں جل رہا ہوں
بہر خدا اب آکر دل کی لگی بجھا دے

ساقی تیرا بھلا ہو رندوں کی یہ دعا ہے
مستوں کو جامِ الفت بھر بھر کے تو پلا دے

نجر کی کچھ ضرورت تجھکو نہیں ہے قاتل
ہوجاؤں قتل فوراً ابرو اگر ہلا دے

وہ شوخ آرہا ہے ملنے کی آرزو میں
لِلّٰہ اے قضا تو مہلت مجھے ذرا دے

قی میں تیرے در پر سائل ہوں بنکے آیا
انہ گر نہیں ہے چلو ہی سے پلا دے

سنجر کی یہ دعا ہے یا ذوالجلال تجھ سے
وہ جس کو چاہتا ہے اب اُس سے تو مِلا دے

مضطر ہوں پریشاں ہوں ستا جاناں
ریدینے میں اب مجھکو بلا جاناں

میں دید کا طالب ہوں صورت تو دکھا جاناں
رُخِ زیبا سے لِلّٰہ اٹھا جاناں

مرجھائی کلی میرے دل کی کھلا جاناں
ہوں سب مرادیں اور بر آئیں

منجدھار میں ہے کشتی تیری امت کی
رحمت کی نظر کر دے اس امتِ بیکس پر
موسیٰ کو سنائی تھی تو نے جو صدا اپنی
ظاہر میں تو احمد ہے باطن میں احد تو ہے
پُر غم ہوں گنا ہوں کے اندیشہ محشر ہے
دکھلائیے جھلک اپنی اس دلِ مضطر کو
طوفانِ حوادث ہیں اور بحرِ تلاطم ہے

اب وقت مدد کا ہے آ بہرِ خدا جاناں
قسمت مری بگڑی ہے بگڑی کو بنا جاناں
مجھ کو بھی وہی دلکش آواز سنا جاناں
اک میم کا پردہ ہے بندوں سے ترا جاناں
کملی میں ذرا اپنی مجھ کو بھی چھپا جاناں
اپنے رخِ روشن کا پردہ نہ بنا جاناں
ڈوبے نہ جہاز اپنا للہ بچا جاناں

سنجر کا دلی ارماں پورا تو کبھی ہوگا
روضے پہ ترے اسکا سر جھکا ہوگا

عرضِ حال بہ بارگاہِ سرکارِ مدینہ حضور پُر نور نبی کریم صلعم

المدد المدد اے قوت و طاقت والے
المدد المدد اے رحمت برکت والے
المدد المدد اے حامئی دینِ توحید
آپ چاہینگے تو بن جائیگی بگڑی اپنی
آپ آئیے ہے وقت اعانت کا یہی
اختلافات ہیں اربابِ شریعت میں بپا

المدد المدد اے جرأت و ہمت والے
المدد المدد اے حشمت و عظمت والے
المدد المدد اے حرمت و عزت والے
دن بسر ہمیں ہو جائینگے راحت والے
قعر پستی میں گرے جاتے ہیں رفعت والے
حال اور قال میں ہیں مست طریقت والے

مال و دولت کی تمنا نہیں کچھ سنجر کو
لاج اسلام کی رکھ لیجئے عزت والے

حمد باری تعالےٰ

تجھ کو منظور ہو یا رب تو ابھی کیا کر دے
مجھ سے ناچیز کو ادنےٰ سی تو اعلیٰ کر دے

تو اگر چاہے تو اک قطرہ کو دریا کر دے
اور دریا کو اگر چاہے تو قطرہ کر دے

تجھ سے ذرہ کو بنا سکتا ہے گوہر نایاب
اوج پر گر مری قسمت کا ستارہ کر دے

کوئی جھگڑا نہ رہے دیر و حرم میں باقی
بت پرستوں کے اگر دل کو تو کعبہ کر دے

آج ہر ایک کی نظروں سے گرا ہے سنجر
تو اگر چاہے اسے خلق میں اعلےٰ کر دے

الٰہی میں تیری خوشی چاہتا ہوں
ترا ہوں تیری بندگی چاہتا ہوں

میں جیسا بھی ہوں شکر کرتا ہوں تیرا
جو مرضی ہو تیری وہی چاہتا ہوں

سمجھ کر مجھے طور برقِ تجلےٰ
مٹا دے تو میری خودی چاہتا ہوں

نہیں لگتی ہے ہند میں اب طبیعت
مدینہ کی یارب گلی چاہتا ہوں

نہ ہے جام کوثر نہ جنت کی خواہش
الٰہی میں اپنا نبیؐ چاہتا ہوں

زمانے سے میں دل سے ملتا ہوں سنجر
کسی سے نہ میں دشمنی چاہتا ہوں

نعت شریف

ہٹا کر میم کا پردہ جو محبوبِ خدا نکلے
ملائک صف بہ صف کہتے ہوئے صلِّ علیٰ نکلے

نبوت کی کملیا اوڑھ کر جب مصطفیٰ نکلے
ولایت کا عمامہ باندھ کر شیرِ خدا نکلے

شہادت کا جو درجہ تھا ملا حسنین کو حق سے
شہید سم یہ نکلے وہ شہید کربلا نکلے

تڑپ کر دم نکل جائے اگر ہجر محمدؐ میں
بدن سے روح بھی کہتی ہوئی صلِّ علیٰ نکلے

گنہ گاروں کو رحمت نے لیا آغوش میں آ کر
شفاعت کیلئے جس دم حبیبِ کبریا نکلے

قطب ہو غوث ہو ابدال ہو یا پیر کامل ہو
درِ حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے سب گدا نکلے

ادھر تو طور پر جلوہ دکھایا اپنا موسیٰ کو
ادھر پیدا عرب میں ہو گئے شاہِ انبیا نکلے

زباں سے بات جو نکلی اثر اس کا ہوا سنجر
وہ مقبول خدا ہے جو مرے منہ سے دعا نکلے

اگر قسمت سے حضرت کا مجھے دیدار ہو جاتا
تو آنکھیں شاد ہو جاتیں یہ دل سرشار ہو جاتا

اگر چشمِ عنایت مجھ پہ ہو جاتی محمدؐ کی
میرا بیڑا لگا ہوتا بھنور سے پار ہو جاتا

مرے سر میں سما جاتا جو زلفِ یار کا سودا
تو راہِ عشق میں سر دینے میں سردار ہو جاتا

نہیں گر دیکھ پاتا میں تو میں بھی مثل موسیٰ کے
کبھی بیہوش ہو جاتا کبھی ہشیار ہو جاتا

زمانے میں اٹھاتا غم نہ پھر غمگین وہ ہو جاتا
کرم سنجر پہ یا حضرت اگر اک بار ہو جاتا

نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمدؐ
مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمدؐ

سنی تھی جو موسیٰ نے آواز پیاری
بہت عمر اب ٹھوکریں کھاتے گذری
نکلتا ہے دم کوئی دم ہیں ہمارا
بھنور میں گناہوں کی آکر پھنسا ہوں
دکھا کر کبھی روئے انور کا جلوہ

وہ دلکش صدا پھر سناؤ محمدؐ
مجھے اب نہ در در پھراؤ محمدؐ
ہے وقت نزع اب تو آؤ محمدؐ
میرا پار بیڑا لگاؤ محمدؐ
مجھے اپنا شیدا بناؤ محمدؐ

گناہوں کے دریا میں ڈوبے نہ سنجر
بچاؤ محمدؐ بچاؤ محمدؐ

ہیں عشق حبیب خدا چاہتا ہوں
جلا دے جلا دے مجھے ہجر احمدؐ
کوئی اور دل کی تمنا نہیں ہے
مرے ناخدا ہیں محمدؐ تو کیا غم
دم نزع یارب تمنا یہی ہے

مئے جام الفت پیا چاہتا ہوں
اسی آگ میں میں جلا چاہتا ہوں
مدینے میں تھوڑی سی جا چاہتا ہوں
کنارے بھنور سے ہوا چاہتا ہوں
محمدؐ محمدؐ کہا چاہتا ہوں

مرے دل میں سنجر ہو الفت نبیؐ کی
سوا اسکے دل میں اور کیا چاہتا ہوں

محبوب کبریا بھی ہے نور خدا بھی ہے
ہم بیکس و غریب کا حاجت روا بھی ہے
پٹکا احد نے میم کا ظاہر میں باندھکر

سرکار دو جہاں بھی شہ انبیا بھی ہے
ہر مشکل اہم میں وہ مشکلکشا بھی ہے
باطن میں آکے بندوں میں بندہ بنا بھی ہے

طٰہٰ بھی حم بھی یٰسین بھی وہی
نورِ خدا بھی ہے وہی شانِ خدا بھی ہے

در پردہ تیری شان تجلی کا ہے ظہور
آنکھوں سے تو نہاں بھی ہے جلوہ نما بھی ہے

سنجر پہ رحم کیجیے اپنے کہ وہ غریب
بیکس بھی نامراد بھی ہے دل جلا بھی ہے

سارے جہاں کو آکر چمکا دیا نبی نے
بندوں کو حق کا جلوہ دکھلا دیا نبی نے

ایک ایک کر کے کہہ دیں بندوں سے حق کی باتیں
جو کچھ کہا خدا نے فرما دیا نبی نے

ہر کافرِ لعین کو نیچا دکھا کے چھوڑا
سکہ جہاں پہ اپنا بٹھا دیا نبی نے

جلوہ گری دکھائی جب آفتابِ رخ کی
سورج کو آسماں پر ٹھہرا دیا نبی نے

توحید کی حقیقت کیا جانتا تھا کوئی
دنیا کو رفتہ رفتہ بتلا دیا نبی نے

جس سمت آنکھ اٹھائی جلوہ خدا کا دیکھا
بتخانوں کو بھی کعبہ بنوا دیا نبی نے

وحدت کا راز ہرگز کھلتا نہ تھا کسی پر
ہر نا سمجھ کو آکر سمجھا دیا نبی نے

اپنا گلا کٹا یا اللہ کی رضا میں
مذہب کے پیرووں کو بتلا دیا نبی نے

سنجر ہے کیوں پریشاں خوفِ عذاب سے تو
جب وعدۂ شفاعت فرما دیا نبی نے

ادھر ہیں محمد ادھر ہیں محمد
جدھر دیکھیے جلوہ گر ہیں محمد

گنہگار محشر میں کہتے پھرینگے
بتاؤ فرشتو کہاں ہیں محمد

ولی اور ابدال غوث و قطب کے
جھکے آپ کے در پہ سر ہیں محمد

یہ عشاق تربت سے کہتے اٹھینگے
کہاں ہیں محمدؐ کدھر ہیں محمدؐ

فداکیوں نہ سنجرؔ ہو نام نبیؐ پر
دل و جان ہیں اور جگر ہیں محمدؐ

محمدؐ نام ہے اُنکا نہایت بھولے بھالے ہیں
خدا عاشق ہے اُنپر وہ عرب کے رہنے والے ہیں

چمکتے چاند تارو نمیں جھلک خورشید میں پیدا
انہیں کے پرتو رُخ سے زمانے میں اُجالے ہیں

پیمبر اور بھی دنیا میں آئے معجزے لیکر
مگر حضرتؐ کے ہر اک معجزے سب سے نرالے ہیں

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ مثل پروانہ
تصدق دل سے روئے مصطفےٰؐ پر ہونیوالے ہیں

تصور میں مجھے تو ہر گھڑی دیدار حاصل ہے
مرے سینے میں سنجرؔ عشق احمدؐ کے اُجالے ہیں

غزل مدحیہ در شانِ حضرت غوث پاکؓ

آپکی شان بڑی شان ہے غوثؓ الاعظم
ہر جگہ آپکا فیضان ہے غوثؓ الاعظم

آپ اگر چاہیں تو طالب کو خدا ملجائے
ہم غریبوں کا یہ ایمان ہے غوثؓ الاعظم

اک جہاں آپکا یا سیّدی دیوانہ ہے
آپ پر صدقے مری جان ہے غوثؓ الاعظم

خواب ہی میں مجھے دکھلایئے جلوہ اپنا
ایک مدت سے یہ ارمان ہے غوثؓ الاعظم

بخشوا ہی لیا ہم جیسے گنہگاروں کو
یہ بڑا آپکا احسان ہے غوثؓ الاعظم

آپکو اپنی مصیبت میں پکارا جس نے
اسکا اللہ نگہبان ہے غوثؓ الاعظم

نذر کیو اسطے حاضر ہے دلِ زار مرا
اور تو کچھ نہیں سامان ہے غوثؓ الاعظم

آپ محبوب خدا ہیں ہوں غلامانِ غلام	اپنی بخشش کا یہ ساماں ہے، غوث الاعظمؓ

آپ دامن میں چھپا لیجئے اب سنجر کو
آپ کا ہو کے پریشاں ہے غوث الاعظمؓ

غزل در شان حضرت خواجہ غریب نواز

اللہ اللہ ہے عجب شان مزارِ خواجہ	دل ہے صدقے تو فدا جان مزارِ خواجہ
روضۂ پاک پہ اللہ رے ہجومِ عشاق	اک جہاں ہوتا ہے قرباں مزارِ خواجہ
لوٹ کر جائینگے وہ اپنی مرادیں لیکر	جو یہاں آج ہیں مہمانِ مزارِ خواجہ
جسطرف دیکھئے کیا پھول کھلے ہیں ہر سو	باغِ جنّت ہے گلستان مزارِ خواجہ

ہے یہی سنجر خستہ کی تمنّا یارب
ہاتھ سے چھوٹے نہ دامان مزارِ خواجہ

یہ پردہ دوئی کا اٹھا میرے خواجہ	مجھے اپنا جلوہ دکھا میرے خواجہ
علی کے دلارے محمدؐ کے پیارے	ہو نورِ نظر فاطمہؓ میرے خواجہ
تصرف یہ ہے تیرے فیض قدم کا	ہے اجمیر پھولا پھلا میرے خواجہ
مرادوں کے گل سے بھرا اسکا دامن	تیرے در پہ جو آگیا میرے خواجہ
کھُلے میرے دل پر بھی رازِ حقیقت	کوئی جام ایسا پلا میرے خواجہ
درِ پاک سے میں نہ محروم جاؤں	مجھے کچھ نہ کچھ ہو عطا میرے خواجہ

تمنّا یہی ہے کہ سنجر کو اپنے
درِ پاک پر لو بلا میرے خواجہ

نازکرتی ہوئی محفل سے لیلیٰ نکلی
قیس بیساختہ بولا وہ تمنّا نکلی

کیا بتاؤں کہ طبیعت مری یہ کیا نکلی
آپ کے سر کی قسم آپ پہ شیدا نکلی

زاہدو کیا خوف محشر میں گنہگاروں کو
سر پر سایہ فگن جب رحمت مولا نکلی

اسطرح دیکھا کہ اسے دیکھا ہی نہیں
حضرتِ موسےٰ کی پوری نہ تمنّا نکلی

میرے محبوب کے جلوے پہ فدا عالم ہے
حسنِ یوسفؑ پہ فقط شیدا زلیخا نکلی

حال مجنوں کا جو اس ناقہ نشیں نے دیکھا
تھام کر ہاتھوں سے اپنا وہ کلیجہ نکلی

آخری عشق کا انجام یہی ہے سنجر
قیس بدنام ہوا لیلیٰ بھی رسوا نکلی

پسِ مردن بھی جاری دل سے آہوں کا دھواں ہوگا
مری تربت میں ظاہر اک نیا اور آسماں ہوگا

بغیر امید بر آئے نہ جائینگے کبھی در سے
ہماری یہ جبیں ہوگی تمہارا آستاں ہوگا

صدا اللہ اکبر کی ہر اک جانب سے آئے گی
میری گردن پہ ظالم جب تیرا خنجر رواں ہوگا

تری اس دنیا کے صدقے تیری رحمت کے میں قرباں
خبر کیا تھی مقدر میں مرے باغ جناں ہوگا

کسی نے اُن سے سنجر کا پتہ پوچھا! تو غصّہ سے

کہا میری بلا جانے کدھر ہوگا کہاں ہوگا

مری آہ جب کارگر ہوگئی
تو سیدھی تمہاری نظر ہوگئی

نہ پوری ہوئی دل کی کوئی امید
یونہی عمر اپنی بسر ہوگئی

غضب ہوگیا تم پہ دل آگیا
زمانے میں اس کی خبر ہوگئی

تمنا یہ ہے تجکو دیکھا کریں
محبت تری کس قدر ہوگئی

میری وحشتِ دل پہ وہ رو دیئے
الٰہی انہیں کیا خبر ہوگئی

تجھے کچھ محبت سے انکار ہے
مجھے تیری الفت مگر ہوگئی

کسی کی کسی پر مری ہمت سے
ستم ہے نظر پھیر ادھر ہوگئی

شبِ وصل بگڑے وہ سنجر سے جب
مناتے مناتے سحر ہوگئی

محفلِ یار میں افسوس سمائی نہ ہوئی
شرکتِ غیر سے کچھ میری سنائی نہ ہوئی

چین سے زیرِ لحد عشق نے سونے نہ دیا
بعد مرنے کے بھی اس غم سے رہائی نہ ہوئی

یونہی جل جل کے تمنائیں ہوئیں سب پامال
آہ مری تجھ سے کچھ امید بر آئی نہ ہوئی

روز ڈھاتا ہی نیا چرخ ستمگار ستم
آج تک قیدِ مصیبت سے رہائی نہ ہوئی

تم زمانے پہ کرم ہوا اے جانِ کرم
ایک سنجر کی کچھ امید بر آئی نہ ہوئی

کوئی دم میں جدا اب عاشقِ دلگیر ہوتا ہے
ذرا تم دیکھ لو آکر کہ دم اخیر ہوتا ہے

خبر کیا ہے کسی کو کل یہ اپنا حال کیا ہوگا
نہاں نظروں سے ہر اک کے خط تقدیر ہوتا ہے

جدھر دیکھا جدھر تاکا ادھر لاکھوں ہوئے بسمل
غضب کا ان حسینوں کے نگاہ کا تیر ہوتا ہے

ستم ڈھاتا ہے ہر اک پر ستمگر نام ہے اس کا
کسی کا کب بھلا بے رحم چرخ پیر ہوتا ہے

اُدھر پردے میں تم ہو اور ادھر لاکھوں کا مجمع ہے
تصدق تم پہ بن دیکھے جوان و پیر ہوتا ہے

زمانے بھر میں پھیلی آگ تیرے عشق کی خنجر
غضب کا ہے ترا نالہ جو آتش گیر ہوتا ہے

شیدا اس آئینہ رو پر ہو گئے
ہم بھی قسمت کے سکندر ہو گئے

دل جگر اس رشک گل کی یاد میں
بوئے الفت سے معطر ہو گئے

میں انہیں دل دیکے بیدل ہو گیا
وہ مرا دل لے کے دلبر ہو گئے

ہو برا عشقِ زبوں انجام کا
خالی کتنے ہی بھرے گھر ہو گئے

عشق میں اس شمع کے پروانہ وار
راکھ ہم محفل میں جلکر ہو گئے

کی ادائے بے رخی کیوں اختیار
تم بھی کیا میرے مقدر ہو گئے

میری آہوں نے دکھایا یہ اثر
خود ہی وہ پردے سے باہر ہو گئے

دل لبھانے کی ادائیں کیا ہوئیں
تم تو دل لے کر ستمگر ہو گئے

رنج کا احساس اب جاتا رہا
رنج سہتے سہتے خوگر ہو گئے

چشم گریاں یوں مجھے رسوا نہ کر
سر بسر دامن مرے تر ہو گئے

کھنچ گئی ظالم کی جب تیغ ادا
سینکڑوں سر والے بے سر ہو گئے

ظلم کا جب رنگ بدلا چرخ نے ۔۔۔ ہم خاک کی طرح پس کر سو گئے

ہائے یہ کہنا کسی کا ناز سے

تم پہ ہم قربان سنجر ہو گئے

ختم

در شان حضرت خواجہ غریب نواز

تجھ پہ سو جاں سے قرباں میں جاؤں خواجہ ۔۔۔ مال و زر سب تیرے قدموں پہ لٹاؤں خواجہ

درِ اقدس پہ اگر میں کبھی آؤں خواجہ ۔۔۔ چادر گل تری تربت پہ چڑھاؤں خواجہ

تیری چوکھٹ کو کبھی آنکھوں سے لگاؤں خواجہ

خنجر عشق کا وہ باغ لگاؤں خواجہ ۔۔۔ دل کی مرجھائی کلی میں بھی کھلاؤں خواجہ

اپنی سوتی ہوئی تقدیر جگاؤں خواجہ ۔۔۔ آپ کے در سے مراد اپنی جو پاؤں خواجہ

پھول کیا چیز ہے میں دل کو چڑھاؤں خواجہ

اک مسرت کی گھٹا سر پہ مرے چھائی ہو ۔۔۔ دل کی کھل جائے کلی تازہ بہار آئی ہو

تیرے دربار میں خواجہ مری شنوائی ہو ۔۔۔ درِ اقدس پہ اگر اپنی جبیں سائی ہو

اس حیلے سے مقدر کو جگاؤں خواجہ

اب تو بیچین بہت کرتا ہے یہ دردِ جگر ۔۔۔ اپنے بیمارِ محبت کی خبر لو آ کر

چشمِ رحمت سے ذرا دیکھ لو تم ایک نظر ۔۔۔ جز تمہارے میں کہوں کس سے مصیبت جا کر

آ کے اس در پہ کہاں لوٹ کے جاؤں خواجہ

سامنے آنکھوں کے ہو آپ کا روضہ خواجہ
اپنے دیوانے سے زیبا نہیں پردہ خواجہ
اب تو للّٰہ دکھا دو ہمیں جلوہ خواجہ
سنجر خستہ یہی رو کے ہے کہتا خواجہ

خمسہ بر غزل خود

انہیں گھیرے ہوئے سوداکھوں بحالِ زار بیٹھے ہیں
جنہیں شوقِ شہادت ہی سرِ در بار بیٹھے ہیں
جگر پر ہاتھ رکھے عشق کے بیمار بیٹھے ہیں
وہ صحن باغ میں پھولوں کا پہنے ہار بیٹھے ہیں
ادا و ناز کی کھینچے ہوئے تلوار بیٹھے ہیں

نہ ہمکو چھیڑ اے ناصح کہ ہم بیزار بیٹھے ہیں
لئے دلمیں تمنائے وصالِ یار بیٹھے ہیں
کسی کے عشق میں چھوڑے ہوئے گھر بار بیٹھے ہیں
وہ اس انداز سے کھولے ہوئے رخسار بیٹھے ہیں
ہزاروں جان دینے کیلئے تیار بیٹھے ہیں

وہ بے پردہ رخِ پرنور کا جلوہ دکھائینگے
ادا و ناز سے ہر ایک کے دل کو لبھائیں گے
جو دیوانے ہیں انکو اور دیوانہ بنائینگے
سنا ہے بن سنور کر آج وہ محفل میں آئینگے
ہزاروں دلکو تھامے طالب دیدار بیٹھے ہیں

تڑپ اٹھنے کی دلکو ہے اک عادت شب ہجراں
دکھاتے ورنہ تجکو سوز الفت اے شب ہجراں
کسی کے غم نے کردی ہے یہ حالت اے شب ہجراں
بپا کرتے ہم آہوں سے قیامت اے شب ہجراں
مگر سنتے ہیں وہ آکر پسِ دیوار بیٹھے ہیں

ہوا جب سے کسی گیسوئے خمدار کا سودا
تصور میں انہیں جذب محبت کھینچ ہی لایا

کھنچا ایسا لگا ہونیں جمال یار کا نقشہ
نظر آنے لگا سنجر کو ہر دم یار کا جلوہ

سرور عشق ہے سنجر جمال یار دیکھتے ہیں

حمد دیگر ایضاً

جمال یار آ دل میں کہیں مسرور ہو جاؤں
ملوں مل کر جمال یار سے کیوں دور ہو جاؤں

نشہ سے چور ہو کر بے پئے مخمور ہو جاؤں
تمنا ہے کہ جل کر میں بھی مثل طور ہو جاؤں

فنا فی اللہ ہو کر نار سے میں نور ہو جاؤں

چھلکتے ہیں تری محفل میں ساغر وحدت کے
ہوا معلوم کہ جلیں ہمیں کہ آپ ہیں رہتے

کہ جس کے پیتے ہی اٹھ جاتے ہیں غفلت کے سب پردے
عطا ہو مجھ کو بھی وہ جام ساقی میں ترے صدقے

کہ جس کے پیتے ہی میں صورت منصور ہو جاؤں

ادھر وہ ہیں ادھر میں بیچ میں پردہ ہیں چلمن کے
ادا کرتی ہے گھائل ادائے یار تن من کے

مرے دلبر شعاعیں حسن کی پڑتی ہیں چھن چھن کے
مرے دلبر لگے ہیں تیر لاکھوں شوخ چتون کے

دہان زخم کہتے ہیں کہ میں ناسور ہو جاؤں

نہ ہو برباد میری عمر یارب خواب غفلت میں
جو نکلے دم مرا یہ آرزو ہے تیری الفت میں

رہوں سرگرم تیری یاد میں اور تیری چاہت میں
ہوں پتلا خاک کا لیکن فنا ہو کر محبت میں

نثار یار ہو کر میں سراپا نور ہو جاؤں

شراب معرفت سے مرا پیمانہ تو بھر دے

کہ جس میں یاد ہو تیری مجھے وہ قلب مضطر دے

تیرا سودا ہو جس سر میں وہی یارب مجھے سر دے
ادا کی تیغ سے سنجر کے سر کو پھر جدا کر دے
کہ دنیا میں شہید باوفا مشہور ہو جاؤں

خمسہ دیگر بر غزل دیگر

نور ہی نور ہے عالم کا اجالا تو ہے
شوخی و ناز و ادا حسن و کرشمہ تو ہے
میں تو پستی میں ہوں مگر عالم بالا تو ہے
میں تو اک ذرہ ہوں اور گوہر یکتا تو ہے
یعنے میں قطرۂ ناچیز ہوں دریا تو ہے

ایک عالم تیرا مشتاق ہے دیوانہ ہے
یعنے ہر ایک کے دلمیں ترا کاشانہ ہے
جلوۂ طور ہے تو دل میرا پروانہ ہے
میں برہمن ہوں اگر تو بت بتخانہ ہے
شیخ گر میں ہوں مری جان تو کعبہ تو ہے

ہجر کی رات یونہی کٹتی ہے تارے گن گن
اور کاٹے سے نہیں کٹتے ہیں فرقت کے دن
چین آئے تو بھلا آئے مجھے کیا تجھ بن
یوں تو ظاہر ہے تری شان تجلی لیکن
میں مگر دیکھ نہیں سکتا ہوں کیسا تو ہے

جمع مستانے ہیں توحید کے میخانوں میں
ہوش باقی نہ رہے کچھ ترے دیوانوں میں
شور برپا ہے یہی حسن کے پروانوں میں
حرم و دیر میں اور کوہ و بیابانوں میں
جس طرف آنکھ اٹھائی جہاں دیکھا تو ہے

روح اپنی تو ازل ہی سے تیری شیدا ہے
دل مرا کاکل پیچاں میں تیری الجھا ہے
جو تیری راہ ہے اسمیں نہ کوئی کانٹا ہے
تیری الفت میں کوئی غم نہ کوئی جھگڑا ہے

سنجر خستہ کا معشوق نرالا تو ہے

خمسہ دیگر بر غزل خود

ادا و ناز کو ظالم تری شمشیر کہتے ہیں
ترے انداز کو ہم عالم تسخیر سمجھتے ہیں
تری زلف دوتا کو عشق کی زنجیر کہتے ہیں
کچھ جو دلیہ اسکو حسن کی تصویر کہتے ہیں
کلیجے میں جو چبھ جائے اسکو تیر کہتے ہیں

عجب تا تیر الفت ہی کہ مجنوں بنگیا لیلے
بڑھی وحشت ہوا سودا انکھوں اک دریا
نظر آنے لگا ہر سمت اسکو یار کا جلوہ
کوئی لیتا ہے نام انکا تڑپ جاتا ہے دل میرا
محبت والے اسکو عشق کی تاثیر کہتے ہیں

ترے دیوانے جو ہیں انکو تیری جستجو ہوگی
کسے معلوم تھا تصویر جاناں روبرو ہوگی
زباں پر مثل طوطی کے صدا تو ہی تو ہوگی
خبر کیا تھی کسی سے طور پر یوں گفتگو ہوگی
مگر اے حضرت موسے اسے تقدیر کہتے ہیں

نزاکت ہے کسی کی ان حسینوں کی نزاکت میں
مٹے ہستی تو پہنچے جاکے وہ راہ حقیقت میں
سمایا ہے کوئی ہر پھول کی خوشبو میں رنگت میں
ہے پتلا خاک کا لیکن کسی بت کی محبت میں
جو مٹ کر خاک ہو جائے اسے اکسیر کہتے ہیں

کہوں میں کس سے ہائے کس نے میرا دل لیا سنجر
نشاں اپنا نہ ہے سنجر نہ اپنا ہی پتہ سنجر
مے جام محبت پیتے ہی میں گم ہوا سنجر
نہ پوچھو نام تم میرا بتاؤں تمکو کیا سنجر
زمانے میں مجھے سب عاشق دلگیر کہتے ہیں

مخمس معرفت

حسینوں سے تجھ کو سوا جانتے ہیں
بتوں میں ہے جلوہ نما جانتے ہیں
جو ہیں اہل دل دلربا جانتے ہیں
تجھے لوگ کیا جانیں کیا جانتے ہیں
مگر ہم تو اپنا خدا جانتے ہیں

ہوا شاد دل میرا تیرے کرم سے
کوئی روح مسرور بھی تیرے دم سے ہے
غرض کیا مجھے اب ہے بیت الصنم سے
نہ کعبے سے مطلب نہ دیر و حرم سے
ترے در پہ سجدہ روا جانتے ہیں

میرے دل سے غفلت کا پردہ اٹھا ہے
زمانے میں کعبہ ہی کعبہ بنا ہے
جدھر دیکھتا ہوں خدا ہی خدا ہے
جدھر ہو ادھر ہم کو سجدہ روا ہے
صنم تم کو قبلہ نما جانتے ہیں

مری روح بھی جسم بھی جان تو ہے
مرا کیا جہاں کا نگہباں تو ہے
ہے کعبہ بھی تو اور قرآں تو ہے
تو ہی دین ہے اور ایمان تو ہے
نہ کچھ اور اس کے سوا جانتا ہوں

زمانہ تو بن دیکھے تجھ پر فدا ہے
تجھی پر تصدق ہر اک ہو رہا ہے
محبت میں سنجر کو حاصل مزا ہے
فنا میں بقا ہے لقا میں فنا ہے
قضا کو تری اک ادا جانتے ہیں

خمسہ بر غزل خود

اس کا شیدائی ہر کوئی نہ کوئی دیوانہ ہے — نشہ سے جو ہے مخمور ہے مستانہ ہے
شمع طور ہے وہ دل مرا پروانہ ہے — فقط آنکھوں میں ہی کہا جلوہ جانانہ ہے
دل کے اندر بھی اس شوخ کا کاشانہ ہے

طالبِ دید کو ہر دم ہے نظارہ تیرا — ان کی آنکھوں میں کھنچا رہتا ہے نقشہ تیرا
وائے اے پردہ نشیں خوب ہے پردہ تیرا — یعنی ہر گھر میں نظر آتا ہے جلوہ تیرا
زینتِ کعبہ ہے تو رونق بتخانہ ہے

آہ جس دن سے طبیعت مری آئی تجھ پر — دل کو قربان کیا جان گنوائی تجھ پر
آپ میں ہی نہیں عالم ہی فدائی تجھ پر — تو تو پردے میں ہے مرتی ہے خدائی تجھ پر
یعنی بے دیکھے زمانہ تیرا دیوانہ ہے

در پہ آیا ہے کوئی عشق کا مارا دیدے — جو پلایا ہے وہی جام دوبارہ دیدے
غرض اتنی ہے کہ تو ساتھ ہمارا دیدے — ضعف لِلّٰہ ہمیں اتنا سہارا دیدے
دو قدم اور یہاں سے درِ جاناں ہے

مجھ کو ہر وقت رہا کرتا ہے اس شوخ کا خیال — دل میں ہے یاد تو آنکھوں میں چمکتا ہے جمال
پورا تقدیر سے ہوتا ہی نہیں کوئی سوال — سن کے احوال سنجر ہے طلبگارِ وصال
ہنس کے فرمایا کہ سودائی ہے دیوانہ ہے

پیارے احمد کملی والے! تم پر لاکھوں سلام

عبداللہ کے نور نظر ہو آمنہ کے لخت جگر ہو شاہ دو عالم خیر البشر ہو دائی حلیمہ کے پالے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

نور خدا محبوب خدا ہو نام محمد صل علیٰ ہو رتبے میں نبیوں سے سوا ہو شان نبوت والے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

عرش بریں پر حق نے بلایا جلوہ اپنا تمہیں دکھایا رتبہ اعلیٰ تم نے پایا جگت کے تم ہو اجالے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

نبیوں کے سرتاج تمہیں ہو امت کے معراج تمہیں ہو سب کے رکھیا لاج تمہیں ہو امت کے رکھوالے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

بتخانہ کو کعبہ بنایا دین کا ہر سو ڈنکا بجایا ! سارے جہاں کو کلمہ پڑھایا تم ہو اللہ والے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

ہر دم چھائی غم کی گھٹا ہے امت پر نازل یہ بلا ہے بیڑا بھنور میں آن پھنسا ہے [illegible] لالے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

ہوگا بپا جب روز محشر تشنہ لب امت گھبرا کر عرض کرے گی ساقی کوثر دیدے بھر بھر پیالے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

سنجر کی تقدیر جگا دو بگڑا ہے اسکا کام بنا دو اجڑا ہوا گھر اسکا بسا دو تم ہو رحمت والے

تم پر لاکھوں سلام ! مورے احمد کملی والے

محمدؐ کی کملی

وہ تھی اللہ والی محمدؐ کی کملی
انوکھی نرالی محمدؐ کی کملی

خدا کو بھی محبوب محبوب کی تھی
وہ شان والی محمدؐ کی کملی

سیہ پوش کعبہ بھی ہے اس خوشی میں
جو دیکھی تھی کالی محمدؐ کی کملی

بڑا مرتبہ تو نے پایا خدا سے
نبوت کی عالی محمدؐ کی کملی

تمنا ہے سنجر کی یارب کسی دن
دکھا دے تو کالی محمدؐ کی کملی

تھی مقبول خاص اصل علیٰ کملی محمدؐ کی
سراپا نور تھی جلوہ نما کملی محمدؐ کی

زمیں کا مرتبہ اعلیٰ ہوا کملی کے صدقے میں
تھی رتبے میں فلک سے بھی سوا کملی محمدؐ کی

محمدؐ سے ملا کوئی جو دیوانہ محمدؐ کا
مودب ہو کے ٹھہرا دیکھا کیا کملی محمدؐ کی

پڑھا کفار نے کلمہ ہوئی شان خدا ظاہر
دکھاتی تھی انوکھا معجزہ کملی محمدؐ کی

صحابہ کرتے تھے اسکے وسیلے سے دعا حق سے
ہر اک مشکل میں بھی مشکل کشا کملی محمدؐ کی

گلی کوچہ معطر سا ہو جاتا تھا خوشبو سے
جدھر سے کر دی خدا نے ہوا کملی محمدؐ کی

الٰہی یہ تمنا ہے یہی حسرت ہے سنجر کی
کسی دن خواب ہی میں دے دکھا کملی محمدؐ کی

تھی محمدؐ کی بڑی شان کی عالی کملی
حق کو محبوب تھی محبوب کی کالی کملی

جسم اطہر سے کسی روز جو گرتے دیکھا — فوراً آکے فرشتوں نے سنبھالی کملی

حوریں دینے کیلئے آئیں مبارکبادی — جب نبوت کی ملی آپ کو کالی کملی

شب معراج فلک پر جو محمدؐ پہنچے — بہر تعظیم فرشتوں نے اُٹھالی کملی

چاند کی طرح رخ پاک زمیں پر چمکا — جسم پر انور پہ حضرت نے جو ڈالی کملی

دیکھنے والے یہی دیکھ کے فرماتے ہیں — واہ کیا خوب محمدؐ کی ہے کالی کملی

گرمیٔ حشر کا کیا خوف ہے تنجر ہم کو
سر پہ سایہ فگن ہے رحمتوں والی کملی

نور خدا کملی والے محمدؐ — صل علیٰ کملی والے محمدؐ

جھک کے خدارا روضہ پہ اپنے — لیجئے بلا کملی والے محمدؐ

اب تو کسی دن خواب میں آکر — جلوہ دکھا کملی والے محمدؐ

بیچ بھنور میں بیڑا پھنسا ہے — پار لگا کملی والے محمدؐ

عاصیوں کو ہے محشر کا کھٹکا — لیجے بچا کملی والے محمدؐ

جن و بشر اور چاند ستارے — تم پہ فدا کملی والے محمدؐ

بخشش ہوئی اسکی جس نے پڑھا ہا — کلمہ پڑھا کملی والے محمدؐ

بہر خدا اب تو دل میں سما جا — نور خدا کملی والے محمدؐ

تیرے قدم سے سارا جہاں ہے — بھولا بھلا کملی والے محمدؐ

بگڑے ہوؤں کی بگڑی بنا جا — بہر خدا کملی والے محمدؐ

مشکل ہماری دور ہو سر سے — مشکلکشا کملی والے محمدؐ

سنجر یہ رو رو کے کہتا ہے ہر دم
صورت دکھا کملی والے محمدؐ

جس پر شیدا ہے حق تعالےٰ وہ ہے کالی کملی والا

نورِ خدا محبوبِ خدا ہے — چاند سا مکھڑا اصلِ علی ہے
رتبے میں نبیوں سے سوا ہے — نام محمدؐ اعلےٰ

جس پہ شیدا ہے حق تعالیٰ

دستِ خدا کا ہے وہ سنوارا — رب کا ہے محبوب دولارا
واکے چرن سے جگ اجیارا — چاند سی صورت والا

جس پر شیدا ہے حق تعالیٰ

سارے جہاں کا کفر مٹایا — کفاروں کو کلمہ پڑھایا
جلوہ خدا کا سب کو دکھایا — دین کیا اجیالا

جس پہ شیدا ہے حق تعالےٰ

بیڑا بھنور سے پار لگایا — بگڑا ہوا سب کام بنایا
اُمت کو حق سے بخشایا — تاج شفاعت والا

جس پہ شیدا ہے حق تعالےٰ

اُمت کے معراج محمدؐ — سب کے رکھیا لاج محمدؐ

نبیوں کے سرتاج محمدؐ	شان نبوت والا
جس پر شیدا ہے حق تعالےٰ	
عرش بریں پہ حق نے بلایا جو کچھ دیا خالق نے پایا	راز کی جو باتیں تھیں بتایا رتبہ ملا دو بالا
جس پر شیدا ہے حق تعالےٰ	
سخت مصیبت آ کے اڑی ہے ناؤ بھنور میں مولا پڑی ہے	سنجر پہ یہ مشکل کڑی ہے تو ہے بچانے والا
جس پر شیدا ہے حق تعالےٰ	
نبیؐ نے جو اوڑھی نبوت کی کملی ملی جب نبیؐ کو نبوت کی کملی حسینؓ و حسنؓ نے بھی حضرتؐ سے پائی	پسند آئی خالق کو حضرت کی کملی تو بخشا علیؓ کو ولایت کی کملی خفی و جلی وہ شہادت کی کملی
وہ سایہ کئے حشر میں ہوگی سنجر رسولِؐ خدا کی شفاعت کی کملی	
مورے کالی زلفوں والے کملی والے نبیؐ	
حق نے کہا محبوب ہمارے عرش بریں پر آجا پیارے	صدقے تجھ پر چاند ستارے ہجر کے ہم ہیں مارے
موری کالی زلفوں والے کملی	

نام محمدؐ پیارا پیارا جگمگ جگمگ ہے جگ سارا	سارے جہاں کا ہے اُجیارا حور دیں نے یہ کہلے پکارا
موری کالی زلفوں والے کملی	
دین ہر سو باغ لگا ہے تیرے قدم سے پھولا پھلا ہے	سارا جہاں گلزار بنا ہے نام محمدؐ صل علیٰ ہے
موری کالی زلفوں والے کملی	
نازل ہے قرآن تمہیں پر صدقے میری جان تمہیں پر	لائے ہم ایمان تمہیں پر سارا جہاں قربان تمہیں پر
موری کالی زلفوں والے کملی	
رنج و محن اب سر سے ٹالو گرتے ہوئے کو آگے سنبھالو	بیڑا بھنور سے آگے نکالو جو کہ گرے ہیں اُن کو اُٹھالو
موری کالی زلفوں والے کملی	
سنجر کی امید بر آئے سر سے مصیبت سب ٹل جائے	دل کی مرادیں اپنی پائے حق سے دعا گر تو فرمائے
موری کالی زلفوں والے کملی والے نبیؐ	
ماہ لقا کملی والے محمدؐ آمنہ بی بی کے نورِ نظر ہو	دونوں جہاں کے اُجالے محمدؐ دائی حلیمہؓ کے پالے محمدؐ

چاند سی صورت والے محمدؐ	دل کو ہمارے کردو منوّر
تم بن کون سنبھالے محمدؐ	ڈگمگ ڈگمگ نیّا کرت ہے
کون مجھے اب نکالے محمدؐ	بیچ بھنور میں آن پھنسا ہوں
جگمگ جگمگ اوجالے محمدؐ	سارا جہاں ہے فیضِ قدم سے
چاہے جسے بخشوالے محمدؐ	حق نے کہا محبوب ہمارے
صلِّ علیٰ اللہ والے محمدؐ	جلوہ دکھادو حق سے ملادو

سنجرؔ تمہیں پر قربان جایئے
اچھے محمدؐ مکّی والے محمدؐ

مبارک سارے نبیوں کو وہ سردارِ نبیؐ آیا
وہ محبوبِ خدا آیا رسولِ ہاشمی آیا
تصوّر میں جو میرے روبرو حُسنِ نبیؐ آیا
دلِ بیتاب سنبھلا جان میں جان جی میں جی آیا
خدا کے گھر سے ہو کر اس تمنا میں ہر اک حاجی
لگانے اپنی آنکھوں سے مدینہ کی گلی آیا
بڑھی مکّے کی زینت اور مٹے دنیا کے بُت خانے
خبر نبیوں نے دی جبکی وہ سرتاجِ نبیؐ آیا
اِسے سونے دو تربت میں ندا آئی فرشتوں کو

تھکا ماندہ ہے دنیا کا یہ شیدائے نبی آیا
یہ جس نے جان دی سنجر اسی نے جان بھی لے لی
نہ اپنے سے گیا کوئی نہ اپنے سے کوئی آیا

دل میرا منور ہے انوارِ محمدؐ سے
یہ فیض ملا مجھ کو دربارِ محمدؐ سے
او پردہ نشیں تو ہے پردہ میں چھپا لیکن
جلوہ ہے تیرا ظاہر رخسارِ محمدؐ سے
جاتا ہے جو مدینہ پاتا ہے مراد اپنی
محروم نہیں آتا دربارِ محمدؐ سے
اے بادِ صبا تو تو جاتی ہے مدینہ کو
اک پھول اُٹھا لانا گلزارِ محمدؐ سے
اب دل کی تمنا ہے اللہ کسی دن تو
آنکھیں میری ٹھنڈی ہوں دیدارِ محمدؐ سے
سورج کی حقیقت کیا مدِّ مقابل ہو
ہے چاند بھی شرمندہ رخسارِ محمدؐ سے
خوش اس سے ہوئی بیحد سرکارِ دو عالم بھی
اللہ بھی راضی ہے بیمارِ محمدؐ سے

اب روزِ قیامت کا کچھ خوف نہیں ہے سنجر
امید ہے بخشش کی سرکارِ محمدؐ سے

ہوں گنہگار اخیر البشر دیکھ لو!
یا محمدؐ مجھے ایک نظر دیکھ لو!
ادِھر دیکھ لو یا اُدھر دیکھ لو!
جلوہ گر ہیں محمدؐ جدھر دیکھ لو!
نام احمدؐ زباں سے لیا جس گھڑی
کھل گیا بابِ رحمت کا در دیکھ لو!
جو کدورت ہو اس میں مٹا دو نبیؐ
میرا دل اور قلب و جگر دیکھ لو!
آؤ دل میں سما جاؤ یا مصطفےٰ
ہے یہ مدّت کا برباد گھر دیکھ لو!

جز تمہارے کہوں کس سے جو حال ہے
چھوڑ کر تم کو جاؤں کدھر دیکھ لو!

پوری ہوتی نہیں کوئی حسرت مری
میری آہیں ہیں سب بے اثر دیکھ لو!

چمکا حسنِ محمدؐ جو صلِّ علیٰ
ہوئے قربان شمس و قمر دیکھ لو!

سر پہ منجر کے بے حد ہے بارِ گناہ
یا محمدؐ اسے ایک نظر دیکھ لو!

شکل نورانی دکھا دیجیے مجھے یا مصطفےٰ
ہجر میں کب تک مرا یہ دل جلے یا مصطفےٰ

آپ گر چاہیں تو ادنیٰ کھیل ہے مشکل نہیں
بخت یاور ہو مرا قسمت پھرے یا مصطفےٰ

کس سے جا کر ہم کہیں کس کو سنائیں حالِ دل
جز تمہارے کون اب میری سنے یا مصطفےٰ

ناخدا دو جہاں گر دیکھ لیجے اک نظر
بیڑا طوفاں سے کنارے جا لگے یا مصطفےٰ

آپ کا جلوہ ہمارے سامنے ہو ہر گھڑی
دِل میرے پردہ دوئی کا ہٹے یا مصطفےٰ!

نفسی نفسی کہتے سب مرسل نبی سے جب اٹھیں
منجر عاصی بھی یہی کہتا پھرے یا مصطفےٰ!

دیگر

نامِ عشاقِ احمدؐ میں گر جائیں گے
جو کہ عشقِ محمدؐ میں مر جائیں گے

باغِ جنت میں وہ بے خطر جائینگے

آپ کے جو شیدا ہیں یا مصطفےٰ!
لیجئے اب خبر ان کی بہر خدا

چھوڑ کر آپ کا در کدھر جائینگے

رُخ سے برقع خدارا ہٹادو نبیؐ ۔ روئے انور کا جلوہ دکھا دو نبیؐ
تم پہ قرباں شمس و قمر جائیں گے

روز محشر بپا ہے گنہگار ہیں ۔ مولا ہم جیسے جتنے سیاہ کار ہیں
آپ کی اک نگاہوں سے تر جائینگے

حاجی آؤ مکہ سے یثرب چلو ۔ جو کچھ لینا ہو چل کر محمدؐ سے لو
سب کے دامن مرادوں سے بھر جائینگے

دیکھ لیں گے جو روئے محمدؐ کبھی ۔ جب نظر آئیگا حسن احمدؐ کبھی
پھول گلشن کے دل سے اُتر جائینگے

بن کے پیغامبر آگئی جب قضا ۔ جاؤں گا حق سے ملنے کو سنجر چلا
بے بلائے خدا کے نہ گھر جائیں گے!

قوالی

خانۂ دل میں احمدؐ مختار آجا ۔ خاص محبوب خدا سیدِ ابرار آجا
ایک مدت سے جمالِ رخِ روشن تیرا ۔ دیکھنے کو مری آنکھیں ہوئیں بیمار آجا
پہنچے جس وقت فلک پر تو ملائک بولے ۔ میری جانب بھی ذرا نبیوں کے سردار آجا
حشر میں کہتی پھریگی یہی اُمت حضرت ۔ میری بخشش کے سہارے میرے غمخوار آجا

سنجر عاصی یہ کہہ کہہ کے بہت روتا ہے
مالکِ دو جہاں اللہ کے دلدار آجا

بھجن ہندی

آج دو لھا بنا ہے عرب کا سجن
موہے اپنا کیو مورے من کو لیو
اب نیا گ کے ہیں سکھی خویش کٹم
موری نیند گئی مورا چین گیو
مورے پی کی صورت مورے من میں بسی
واکے دیکھن کو مورا ترسے جیا
دل کو لیو بلا اپنے در پہ سہا

آؤ سکھیو کہ مِل جُل گائیں بھجن
ایسی بنسی بجا یو اے شام موہن
بن گے جوگن چلی اپنے پی کو ڈھونڈہن
میرا تن من جراوت ہے برہا اگن
واکے چرنوں پہ واروں تن من دھن
چلو آؤ سکھی چلیں پی کے ملن
جائے دیکھیا تو ہاری کہاں خستہ تن

جاؤں سنجر پیا اپنے پی کے نگر
جگ کا داتا جو ہے واکا پوجوں چرن

اللہ ہو

آیا دنیا میں خالق کا جب ماہرو
پھیلی سارے زمانے میں جنت کی بو

نور ہی نور روشن ہوا چار سو
حجرِ اسود سے آئی صدا حق ہو

اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو

جب ہوئی شاہِ عالم کی جلوہ گری
گاتے تھے یہ ملک اور حور و پری

رنج و غم سے ہوئی ساری امت بری
آیا دنیا میں وہ جس کی تھی جستجو

اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو۔ اللہ ہو

دھوم ہر سمت تھی شور صل علےٰ ہو کے خوش خانہ کعبہ نے دی یہ صدا	جلوہ گر آج نور خدا ہو گیا پاک کرنے بتوں سے مجھے آیا تو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

آمنہؓ بی بی کا پیارا لخت جگر مطلب کا پوتا پوتا تھا رشک قمر	یعنے عبداللہ کا نور نور نظر حُسن یوسف سے بڑھکر وہ تھا خوبرو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

جبکہ اصحابوں کی جمع مجلس ہوئی آئینہ جو بنانا ہے دل کو ابھی	سب سے بولے یہ اسدم نبی ہاشمی ضرب ہر دم کرو دل پہ تم با وضو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

اہل یثرب نے چوما قدم آپ کا کر کے ہجرت جو یثرب گئے مصطفےٰ	کلمہ سنجر محمد کا سب نے پڑھا بچیاں کہتی آئیں یہی خوش گلو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

وہ عرب کا کنور مورا بانکا بلم واکی کالی کملیا من میں بسی
بولا رب بھی خوش ہو کے اپنی قسم واکی کالی کملیا من میں بسی

مورے من میں بست ہے جنگل و بن جاؤں پی کو ڈھونڈھن جاؤں پی کو ڈھونڈھن
بنکے جوگن چلوں چھوڑ خویش کٹم واکی کالی کملیا میں بسی

آمنہؓ کی آنکھوں کا تارا ہے وہ بی بی فاطمہؓ کا بابل پیارا ہے وہ

وہ ہے بی بی خدیجہؓ کا بانکا بلم واکی کالی کملیا من بیں بسی
واکے دیکھن مورا ترسے جیا یہی سوچ ہے سنجر دن ریتا
کوئی وہم میا سر پرسے نکسے نہ دم والی کالی کملیا من بیں بسی

قوالی

چھائی رحمت غفار سیاہ کاروں پر
ایک جلوہ ہے عیاں ہجر کے بیماروں پر
کیا جلائیگی آتش دوزخ حضرت
یا نبی صل علی صل علی صل علے

اُس پر پڑ جائیگی دوزخ ترے انکار پر
چھا گیا نور خدا پھول سے رخساروں پر
آپکی چشم عنایت ہے گنہگاروں پر
آپکا فیض ہے بھولے بھلے گلزاروں پر

غم نکر حشر کا اے سنجر عاصی بیجد
لطف معبود ہے حضرت کے گنہگاروں پر

در شان غوث پاکؓ

جن کا لقب ہے غوث الاعظم

صابر کی آنکھوں کا تارا
بو سعیدؓ کا ہے وہ دلارا

فاطمہؓ ثانی کا پیارا
راہ شریعت ..... والا

دست خدا کا ہے وہ سنوارا
صدقے اس پر چاند ستارا

چاند سا مکھڑا پیارا پیارا
بھولی صورت ..... والا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

حسنی حسینی جن کا نسب ہے
مطلوب خدا محبوب رب ہے
شاہِ محی الدین جنکا لقب ہے
وحدت کا . . . . . . متوالا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم اِن سے دین ہوا اجیالا

عبدالقادر شاہِ جیلانی
حق نے عطا کی ہے سلطانی
غوث پیا محبوب سُبحانی
رتبہ پایا اعلےٰ

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

بھولے ہوئے کو راہ بتایا
دین نبیؐ ہر سُو چمکایا
بھولا بھٹکا راہ پہ آیا
کفر مٹانے والا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

ڈوبی کشتی پار لگایا
بڑھیا نے بہ مراد پایا
دولہا دلہن کے گھر کو بسایا
شان کرامت والا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

بغداد شہر گلزار بنا ہے
دین کا مالی غوث پیا ہے
فیض قدم سے پھولا پھلا ہے
پھول کھلانے والا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

جس دم کوئی دُکھ کا مارا
کہہ کے دستگیر پکارا

گرتے ہوئے کو دیا سہارا	فوراً آکے سنبھالا

جن کا لقب ہو غوث الاعظم ان سے دین ہوا اُجیالا

سب ان کے محتاج بنے ہیں	غوث پیا سرتاج بنے ہیں
ولیوں کے معراج بنے ہیں	اوڑھے کمبل والا

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اُجیالا

دِل کا جس نے حال سنایا	بگڑا اس کا کام بنایا
جو مانگا سنجر نے پایا	بات نہ اس کی ٹالائی

جن کا لقب ہے غوث الاعظم ان سے دین ہوا اجیالا

نعتیہ داد الجناب ابو الحسن صاحب مرحوم محمد آبادی تلمیذ ساحری موحوم

بھلائے گئی جیرا کالی کملیا
کالی کملیا نرالی کملیا ۔۔۔۔۔ بھائے گئی جیرا

جس وقت کہ محبوبِ خدا عرش پہ پہنچا	تسلیم ملائیک نے کیا حوروں نے مجرا
جبرئیل امیں کہنے لگے اے شہ بطحا	لیجایئے تشریف میں اب جا نہیں سکتا
مشتاق وہاں پردے میں ہے خالقِ یکتا	حضرت کا قدم لینے لگا عرشِ معلےٰ
حوروں نے جو اس حسنِ خداداد کو دیکھا	بیساختہ اس وقت زبان سے یہی نکلا

نبوت کا سہرا۔ کالی کملیا۔ بھائے گئی جیرا

پردے سے ندا آئی کہ محبوب چلا آ
پھر کیا ہوا ہیں اسکا بیاں کر نہیں سکتا
فردوس میں تھا شور بپا صلّ علےٰ کا
لے جرم بعد شان تھی کاندھے پہ کملیا

مہمان سے بھی اپنے کوئی کرتا ہے پردہ
اک بیچ میں کچھ تھا محمدؐ تھے خدا تھا
تھا زیب کمر احمدِ مختار کے پٹکا
کہتے تھے ملک دیکھ کے حضرت کے سرا پا

یہ گورا گورا چہرہ کالی کملیا - بھلے لگی چہرا اسکا کالی کملیا

محبت کا چمن

ہر پھول میں پتے میں ہر شاخ میں ہے
وہ ولیس ہے پوشیدہ لیکن ہے عیاں جلوہ
تو حسن مجسم ہے یہ حسن کی کرنیں ہیں
کھل جائیگا اکدن تو ارباب اجابت کا
اے شیریں لبوں والے ہیں تیری مٹھائیں
کسطرح اسے دیکھوں کسطرح اٹھے پردہ
ہے ناز ملایک کو اک اپنی عبادت پر

اللہ تیرا جلوہ ہر سمت نظر میں ہے
اک نور کا پردہ ہے جو قلب جگر میں ہے
یہ سب ہے چمک تیری جو شمس قمر میں ہے
کچھ طاقت پروازی آہوں کے اثر میں ہے
تاثیر حلاوت کی ہر نخل و ثمر میں ہے
اک بجلی چمکتی ہے اک ہوک جگر میں ہے
وہ بات کہاں انمیں جو بات بشر میں ہے

موسےٰ نے جب دیکھا پھر کیا کوئی دیکھے گا
سنجر وہ کہا تنک دل اور جگر میں ہے

دیکھی بندہ حق ہوا جو جھکا ہے بندہ نماز میں

وہ خدا کو دل میں دیکھتا ہے خدا کا جلوہ نماز میں

تجھے کچھ خبر ہے اے سنجر تیرا دل بنا ہے خدا کا گھر
جو جھکے گا تو جھکے گا دِل جھکا سر تو اپنا نماز میں

خودی اپنی کو جس نے مٹا دیا تو خدا کو بیشک ہے پالیا
میری بیخودی نے ہٹا دیا یہ دوئی کا پردہ نماز میں

یہ خیال دلمیں جمالے تو میرے سامنے ہے وہ ماہ رو
نہ ہو غیر کی تجھے جستجو نہ ہو قلب میلا نماز میں

تو کھڑا ہو آگے بصد ادب یہ سمجھ ہے سامنے میرا رب
تو ہے روبرو وہ ہے روبرو یہ جمائے نقشہ نماز میں

میرے کام بگڑے تھے بن گئے میرے مرتبے بھی بلند ہوئے
یہ فیض سنجر نماز کے جو نصیب جھکا نماز میں

غزل

میرے دلمیں جلوہ عشق ہے میری آنکھوں میں تیرا نور ہے
جو ازل میں تو نے پلا یا تھا یہ اُسی کا مجھ میں سرور ہے
نہ جدائی احمد احد میں ہے فقط ایک پردہ ہے میم کا
اُسے پتلا خاکی سمجھ نہ تو وہ سراپا نور ہی نور ہے
نہ سمجھ تو کعبہ کو بے نشاں کہ کسی مکیں کا ہے یہ مکاں

جو غلاف کعبہ پہ ہے پڑا کوئی بھید اس میں ضرور ہے

یہی آرزو ہے جلا مجھے مگر اپنا جلوہ دکھا مجھے

ہاں چمک اے برقِ جمال پھر میرا دل سمجھنا کہ طور ہے

جو خدا کی سنجر ہو جستجو اسے ڈھونڈھ قربِ رگِ گلو

نعت شریف

رکھا عرش پر نام خالق نے احمدؐ
ہوا شور ہر سو وہ آئے محمدؐ

سراپا وہ نورِ خدا تھے سہی قد
بنایا انہیں دو جہاں کا مجدد

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

احد میم کے پردے میں آچھپا تھا
یہی کہتے پھرتے منصورؒ و سرمدؒ

بڑھا عشق احمدؐ کا سودا تو دیکھا
نگاہوں سے پردہ دوئی کا جو اٹھا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

جو تھا بھولا بھٹکا وہ رستہ پہ آیا
کیا سارے بتخانے کو آپ نے رد

خدائی کو رستہ خدائی بتایا
زمانے سے ظلمت کی ہستی مٹائی

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

مدد اس کی حضرت ذرا کیجئے گا

ہر اک بات بگڑی بنا دیجئے گا

ہے سنجر عاصی گناہ گار بیحد	اِسے حشر میں بخشوا لیجئے گا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

تصور میں کبھی یا مصطفےٰ گر آپ آجاتے
مجھے صورت دکھا جاتے مرے دل میں سما جاتے

مدینے میں پہنچ جاتے تمنا اپنی پا جاتے
درِ حضرت پہ کرتے اپنے دل کی التجا جاتے

رسول اللہ کو جس وقت خیال آجاتا اُمت کا
محبت میں بیکل بنتا ہوجاتا بلبلا جاتے

شبِ معراج آتی تھی صدا یہ غیب سے ہر دم
محمدؐ جلد آجاتے محمدؐ جلد آجاتے

صحابہ دیکھتے تھے گر کسی دن بھی نہ حضرت کو
جگر پر ہاتھ رکھکر آہ کرتے تِلملا جاتے

تمنا ہے کسی دن آپ آکر یا نبیؐ اللہ!
میرے گھر کو بسا جاتے مقدر کو جگا جاتے

چڑھاتے پھول کی ڈالی سناتے حال دل اپنا
کبھی تو روضہ حضرت پہ ہم بھی با خدا جاتے

توجہ آپکی ہوتی تو دل آئینہ بن جاتا
خدا کو دیکھ لیتے اور اُسے اپنے میں پا جاتے

چھپا لو سنجر عاصی کو حضرت اپنے دامن میں
اِسے شرم آتی ہے محشر کے دن پیش خدا جاتے

لغت ہندی میں بطرز رامایَن

رب کا پیارا رب کا سنوارا جاؤں محمدؐ پہ واری
شیام سندر موہا ہے جگ ساتا واکی صورتیا ہے پیاری
پی کے دیکھن کو کاہ کرو سکھی ترست ہے جیا مورا
مِل جُل چلیں سب آوے سکھیا پیارے نبیؐ جی کی دواری

اَن داتا موہے آن بچاؤ ناؤ پڑی منجدھار ا
نتی کرن ہوں پیان پڑت ہوں آس ہے سائیں تو ہاری
پی کے چرن سے لاگی لگن موری تڑپت ہوں دن رینا
کل نہ تڑپ ہے جیا اجڑت ہے برہا اگن کی ہوں ماری
عرب نگر میں جنم لیو سائیں روپ دکھاؤں آئے
تورے چرن سے جگ اوجیارا پھول گئی پھلواری
پاپ کی گٹھڑی سر پہ دھری ہے پاپی ہے سنجر بچارا
تارے واکو پیہو بچا پیا آس ہے سادھو تو ہاری

خداوند ترے فضل و کرم کی آس رکھتے ہیں
زمانے میں نگل ہم ہیں ہمیں دوست رکھتے ہیں
حسینوں کے دلوں پر اپنا قبضہ ہو جاتا ہے
خدا کو بھول کر دن رات جو سوتے ہیں غفلت ہیں

زر و دولت دنیا کی ہوس ہم پاس رکھتے ہیں
چمن میں عشق کے ہم عشق کی بو باس رکھتے ہیں
سکندر سا زمانہ بھر میں ہم بھی رکھتے ہیں
وہ ہیں رزق دنیا میں فقط افلاس رکھتے ہیں

گو سر پہ ہے مرے بار گناہ کا بوجھ اے سنجر
مگر محشر میں بخشش کی خدا سے آس رکھتے ہیں

کیوں دن کو چھوڑ دے کوئی کیوں رات چھوڑ دے
دنیا میں رہ کے دنیا کی سوغات چھوڑ دے

لپنے پینے والو دوڑو وہ کالی گھٹا اٹھی

ہاں اب مزے میں کب کوئی برسات چھوڑ دے

اے برہمن بتوں میں اسے دیکھتا ہے کیا
گر دیکھنا ہے کعبہ کو چل ذات چھوڑ دے

وہ بت شب وصال یہ جھنجھلا کے کہہ اٹھا
سنجر خدا کیواسطے یہ بات چھوڑ دے

نگاہ کا تیر تم مارو تو دل کا مدعا نکلے
تمہارا نام ہو جائے ہمارا حوصلہ نکلے

ستم پر ہو ستم تیرا جفا پر ہو جفا تیری
مگر میری دعا ہے تیرے حق میں دعا نکلے

ترے تیر نگاہ پر دل بھی صدقے جاں بھی قرباں
تیر انداز میرے حق میں پیغام قضا نکلے

نہ تھی پہلے شناسائی مگر آنکھوں کے ملتے ہی
ہمارے دل کو لیکر آپ تو اب دلربا نکلے

محبت بڑھی شب گرے میری نگاہوں سے
جو دیکھا دل کی آنکھوں سے تو سب سے سوا نکلے

یہی ارماں دل کا ہے یہی حسرت ہے مدت سے
تمہارے پائے نازک پر مری جاں دم مرا نکلے

بہت سنتے تھے ہم سنجر کہ تم شیدا بتوں کے ہو
مگر ظاہر میں دیکھا تم کو تو تم باخدا نکلے

اک خطا پر دیکھئے انساں آیا خاک پر
جو تھے سرگرم اطاعت رہ گئے افلاک پر

کل جو تھے مسند پہ سوتے پاؤں پھیلائے ہوئے
آج دیکھو تو انہیں کو سو رہے ہیں خاک پر

ہنسنے والے کیا خبر کل تک ترا کیا حال ہو
آج کیوں ہنستا ہے تو اک بیکس و نمناک پر

تم جو آئے بام پر تو چاند نے اوڑھا نقاب
اور ستارے بھی چھپے سب ابر میں افلاک پر

سنجر عاصی تیری بخشش کا ذریعہ ہے یہی
بھیج دل سے تو درود ہر دم شہ لولاک پر

ہندی

مورے من میں پریم کی آگ لگی ۔ مورا جیرا جرا وت ہے رے سکھی!

موری باری عمریا میں جان گئی موہے کچھ نہ بھاوت ہے رے سکھی

مورا دیس عرب میں ہے بانکا بلم ۔ جھمکادے دئی مورا بھوٹا کرم

چلوں ہند سے اب طیبہ نگری ۔ یہی جی میں سماوت ہے رے سکھی

والکے دیکھن کو مورا ترسے جیا ۔ کل ناہیں پڑت ہے دن رتیا

واکی پیاری صورتیا ہے من میں بسی ۔ مورے من کو بھاوت ہے رے سکھی

مورا باری عمریا میں بھاگ جریوا مورا بانکا بلم موسے روس گیو

موپہ آن پڑی بپتا یہ نئی ۔ موہے موت نہ آوت ہے رے سکھی

سنجر پیا اب کاہ کروں ۔ میں پاپن اب کیسے جیوں

میں تو سگرو نگر بدنام بھئی ۔ موہے کچھ نہ سہاوت ہے رے سکھی

غزل

پھوٹی ہوئی یارب مری تقدیر بدل دے	تقدیر کی لکھی ہوئی تحریر بدل دے
بنتا جو نہیں کام ۔ سنبھل جائیگی قسمت	لازم ہے کہ تدبیر یہ تدبیر بدل دے
غم اتنا بڑا مجھ پہ کہ صورت مری بگڑی	اے میرے خدا اب میری تصویر بدل دے
اس بت کی نگاہوں کے اثر نے کیا پامال	کیا تاب کسی کی جو یہ تاثیر بدل دے
الکعبہ کو چل پھینکدے زنار برہمن	بت توڑ دے بتخانہ کی جاگیر بدل دے

چمکا دے مرے بگڑے مقدر کو الٰہی
الٹی ہے مرے خواب کی تعبیر بدلدے

وہ شوخ نظر پھیر کے سنجر سے یہ بولا
کیا تاب کسی کی جو مرا تیر بدلدے

مخمس بر غزل خود

جمال یار دلکش دلربا معلوم ہوتا ہے
زمانہ حسن پر اسکے فدا معلوم ہوتا ہے
مٹا دی جب خودی اپنی تو کیا معلوم ہوتا ہے
جدھر دیکھا وہی جلوہ نما معلوم ہوتا ہے
مجھے ہر ذرے میں خدا معلوم ہوتا ہے

تیری آواز دلکش سنتے ہی میرا دل جانا
کبھی بیہوش ہو جانا کبھی میرا سنبھل جانا
نہیں یہ عاشقوں کا کام الفت سے بدل جانا
سکھایا طور نے مجھکو تیری الفت میں جل جانا
یہ بیدا دل میں میرے حوصلہ معلوم ہوتا ہے

تری الفت میں جسنے چھوڑ دی آبادی بستی کو
خدا کی شان سے پہنچا وہ پستی سے بلندی کو
خودی کو چھوڑ کر حاصل کیا الفت کی مستی کو
خدا کے عشق میں جس نے مٹا دی اپنی ہستی کو
وہ پتلا خاک کا شانِ خدا معلوم ہوتا ہے

حقیقت کا نہاں مدت سے دل ہی میں خزینہ ہے
محبت کی تجلی سے یہ روشن میرا سینہ ہے
کسی کے نام سے معمور یہ دل کا نگینہ ہے
کسی کے عشق میں مرنا بھی سنجر اپنا جینا ہے
فنا ہونا محبت میں بقا معلوم ہوتا ہے

غزل

زانو پہ ترے غیر کا سر دیکھ رہے ہیں
فتنہ ترا او فتنہ نظر دیکھ رہے ہیں

جس سمت اٹھی آنکھ ادھر دیکھ رہے ہیں
موجود تو ہی تو ہے جدھر دیکھ رہے ہیں

ہر سمت ترے رخ منور کی تجلے
او پردہ نشیں پردہ نہ کر دیکھ رہے ہیں

جب صبح ہوئی ہم ہیں کہاں اور کہاں تم
اک یہ بھی قیامت کا اثر دیکھ رہے ہیں

آبیٹھے گا اڑ کر مرے سینے پہ کسی دن
نکلے ہیں ترے تیر کو پر دیکھ رہے ہیں

جھنجھلا کے کہا مجھ سے کہ اٹھئے بھی خدارا
شب جا چکی ہوتی ہے سحر دیکھ رہے ہیں

دنیا میں کوئی بھی نہیں ایک حال پہ رہتا
لاکھوں کے اجڑتے ہوئے گھر دیکھ رہے ہیں

کیوں وقت مصیبت میں تو گھبرا گیا سنجر
اب دیکھ وہ رحمت کی نظر دیکھ رہے ہیں

مخمس بر غزل خود

کسی دن مجھے آزمایا تو ہوتا
مجھے مثل سرمہ بنایا تو ہوتا
مرے دل کو آ کے جلایا تو ہوتا
یہ پردہ دوئی کا اٹھایا تو ہوتا
کبھی اپنا جلوہ دکھایا تو ہوتا

مری جاں محبت تری جسکو ہوگی
تو چھائیگی آنکھوں میں الفت کی مستی
تری شکل ابتک کسی نے نہ دیکھی
دکھا کر ادا ناز و غمزہ و شوخی
مرے دل کو تو نے لبھایا تو ہوتا

کوئی جان و دل سے ہوا تم پہ قربان
کسی کا ہوا آج پورا یہ ارمان

کر وخوش مری روح کو پڑھکے قرآن
لحد پر کبھی اپنے بسمل کے آجان

کوئی پھول لاکر چڑھایا تو ہوتا

کہاں تک تیرے غم میں دریا بہائیں
بہت رو چکے اب کہاں تک کہ روئیں

ترے دیکھنے کو ترستی ہیں آنکھیں
تمنا ہے سنجر کی ہے یہ وہ دیکھیں

کبھی خواب ہی میں تو آیا تو ہوتا

دیگر

شوخ چتوں تیری اے آفت گر دیکھ لیا
دل تو نادان ہی تھا اب تو جگر دیکھ لیا

تیرے انداز و ادا بانئے شر دیکھ لیا
تیری دزدیدہ نگاہوں کا اثر دیکھ لیا

لٹ گیا جسنے ایک نظر دیکھ لیا

موہنی شکل میں وہ جلوہ گری ہے ساقی
تجھ سے غمزہ ہر اک حور پری ہے ساقی

تیری آنکھوں میں وہ جادو نظری ہے ساقی
وہ اثر مست نگاہوں میں تری ہے ساقی

بیخودی چھائی ادھر تو نے جدھر دیکھ لیا

ڈالکر پہلے گلے میں مری باہیں تم نے
دل لبھانیکی نکالی ہیں یہ راہیں تم نے

کسی بیکس کی سنی بھی نہیں آہیں تم نے
سے کے دل پھیر لیں کسطرح نگاہیں تم نے

جلیئے آپ کا انداز نظر دیکھ لیا

ناز و انداز و کرشمہ تیرا آڑ جانے لگا
اک جھڑی اشکوں کی آنکھوں سے ترسانے لگا

جس نے دیکھا تجھے دیکھ کے اترانے لگا
ذرہ ذرہ تیرا دیوانہ نظر آنے لگا

تو نے جادو بھری آنکھوں سے جدہر دیکھ لیا

قیس کیطرح بدنام ہوئے ہم ہر سو
جب نظر آیا کسی روز وہ آئنہ رو
ہو برا عشق کا اب دل پہ نہیں ہے قابو
دیکھ کر اسکی نظر رک گئے کیسے آنسو

حوصلہ تیرا بس اے دیدۂ تر دیکھ لیا

تجھ پہ آنا تھا طبیعت کا مری آہی گئی
ہائے قسمت ہے کسی دن نہ کوئی بات بنی
شمع پہ جاں فدا ہو گئی پروانے کی
اپنے سنجر کی ذرا تو نے خبر لی نہ کبھی

بیوفا یہ تری الفت کا اثر دیکھ لیا

غزل

جو ڈوبے بحرِ الفت میں ابھرنا کیسا کھو جانا
فنا فی العشق ہو کر پھر فنا فی اللہ ہو جانا

ادھر آؤ بلائیں لیلوں میں اس چاند سے رخ کی
مگر تیر نظر تم بھی مرے دل پر چبھو جانا

فنا ہو کر محبت میں ابھی سے کہتے ہیں سب تربت
وہ آغوشِ مادر ہے تم لپٹ کر چپکے سو جانا

ابھی آئے ہو بیٹھو اسقدر جلدی ہے کیوں تم کو
کوئی باتیں کرو بیٹھو ذرا کچھ دم تو لو جانا

مجھے وہ دور ہی دیکھ کے اٹھتے ہیں اے سنجر
مجھے کرنی ہیں کچھ باتیں مرے گھر سے بھی ہو جانا

جن کا نام و لقب ہے خواجہ ان سے ہندوستان اوجیالا

سنجر نگر میں جنم بھتا پایا
ہند میں آکر روپ دکھایا

رستہ خدا کا سب کو بتایا	ہند میں آکر روپ دکھایا
جن کا نام ولقب ہے	
بی بی ماہ نور کا پیارا حسنؑ حسینؑ کی آنکھ کا تارا	خواجہ غیاث الدین کا دلارا چشتی پیر نرالا
جن کا نام ولقب ہے	
حکم نبیؐ جد کا پایا دین کا ہر سو ڈنکا بجایا	ہند نگر کو آن بسایا شان ولایت والا
جن کا نام ولقب ہے	
سر پہ ہے عثمان کا سایہ رتبہ اعلےٰ حق سے پایا	سب ولیوں کا شاہ کہایا وہ ہے محمدؐ والا
جن کا نام ولقب ہے	
جے پال کو کلمہ پڑھایا بت خانے کو مسجد بنایا	رام دیو بھتا ایمان لایا وہ ہے کرامت والا!
جن کا نام ولقب ہے	
سوتی ہوئی تقدیر جگا دے سنجر کو اجمیر دکھا دے	بگڑی ہوئی ہر بات بنا دے تو ہے اللہ..... والا
جن کا نام ولقب ہے خواجہ. ان سے ہندوستان اُجیالا	

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا
کہاں گری کہاں گری۔ کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

یاد جس وقت انہیں کسی کا وعدہ
جس گھڑی آئینہ میں چہرۂ زیبا دیکھا
بن سنور کر جو گیا قصد وہاں جانے کا
فق ہوا چہرے کا رنگ تھام دل فرمایا

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

اس طرف اس طرف ہر سمت نظر دوڑایا
کبھی آنگن کبھی دروازہ کو بھی جا دیکھا
ہر کہیں جا پہ نہ اپنا دُرِ مقصد پایا
یہی کہتا ہوا پھرتا تھا وہ گھبرایا

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

کبھی تکیہ کو الٹا تو کبھی بستر کو
سر پہ اس وقت اٹھا رکھا تھا سارے گھر کو
کبھی ہاتھوں سے لگا پیٹنے اپنے سر کو
سب سے کہتا تھا بدل کر وہ صنم تیور کو

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

حکم فرمایا نہ جائے کوئی باہر گھر سے
کونے کونے کی زمیں جس گھڑی وہ دیکھ چکے
لنگا جھاڑی انگی ٹٹولی ہیں لاکھ کرکے
جل کے غصہ سے یہ فرمایا مورے چھلے

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

الجھے گیسوؤں پہ جب دستِ حنائی پھیرا
کھولی مٹھی تو ہنسے خوب سا اور فرمایا
ان کی مٹھی میں ستارہ وہ چمک کر آیا
دیکھو سنجر یہ بال زلفوں میں الجھی تھی بندیا

وہ تو یہاں ملی رے مورے ماتھے کی بندیا

غزل

جمال یار بے پردہ جو تیرے روبرو ہوگا
دل بیتاب جلکر خاک مثل طور تو ہوگا

ہمیں جنت کی نہ پرواہ ہے نہ چاہیئے ہمکو
مری جنت وہ جنت ہوگی جب تو روبرو ہوگا

گھٹا گھنگھور چھائی ہو جو صحن باغ اور ہم ہوں
مزا آئیگا پہلو میں اگر وہ ماہرو ہوگا

تری شوخی لڑکپن کی کسی کی جان ہی لیگی
ادہر تیغ ادا ہوگی ادہر زخمی گلو ہوگا

وہ تلوے میرے سنجر کو کوئی دیکھ آئے صحرا میں
یہ ہے پہچان اس کی مثل مجنوں ہو بہو ہوگا

اے مسافر تو یہاں سوتا ہے کیوں غفلت میں
جاگ اے جاگ یہ سونا ہے تجھے تربت میں

اب جو شوخی ہے دل میں نہ امنگ طبیعت میں
کاٹے کھاتی ہے یہ دنیا بھی مجھے غربت میں

انکا اٹھلا کے شب وصل یہ کہنا مجھ سے
دیکھنا فرق نہ آجائے کہیں نیت میں

تو تو پردہ میں ہے اور پردہ نہیں اک عالم
تجھ بن دیکھے مرا جاتا ہے محبت میں

تجھ کو غربت میں کیا یاد تو کیا یاد کیا
مزہ جب ہے کہ کروں یاد تجھے راحت میں

سنجر عاصی تجھے خوف ہے کیا محشر کا!
شکر کر پیدا ہوا تو نبیؐ کی امت میں!

ان کو خیال ہے کہ کوئی میرا دم بھرے
بیچین ہو اور دل میں جدائی کا غم بھرے

مانا دل مراد نہ برآئیگی کبھی میری
اتنا تو ہے ہاں دل میں محبت کے غم بھرے

کیا پوچھتے ہو حال مرا تم سے کیا کہوں
اک جذبۂ خیال میں رہتے ہیں ہم بھرے

جینے پہ مر گئے ہاتھ وہ رکھکر ادا کیسا تھا
پوچھا بتاؤ کیسلئے ہو چشم نم بھرے

یک روز یا مہینہ بھر یا سال بھر مگر
مرنا ہی ہے تو جینے کا کیوں کوئی دم بھرے

جس پہ پڑی نگاہ حسینوں کی مر گیا
سنجر بتوں کی آنکھوں میں سا رہتے ہیں ہم بھرے

کیا بات ہے کیوں کھلتا اجابت کا در نہیں
معلوم یہ ہوا کہ دعا میں اثر نہیں

کیا جانے پیش کیا آئی اسے خبر نہیں
مدت ہوئی کہ آیا میرا نامہ بر نہیں

کیا پوچھتے ہو غیر سے جا جا کے دل کا حال
وہ کیا بتائیگا جسے اپنی خبر نہیں

اے ہنسنے والے ہنس لے کہ رونا ہے ایکدن
دنیا میں کوئی رہتا ہے ایک حال پر نہیں

وہ اک سوال وصل پہ یوں بگڑ گئے یوں
تجھ سے کرینگے بات کبھی عمر بھر نہیں

منت سہی یا خوشامدوں سے من تو لیجئے
یہ کیا سبق پڑھا ہے کہ ہر بات پر نہیں

اے سنجر سنبھل کے چل اترا کے یوں نہ چل
دنیا سرائے فانی ہے رہنے کا گھر نہیں

یہ کیا اٹھاؤں ناز کسی نازنین کا میں
وہ دل نہیں وہ قلب نہیں وہ جگر نہیں

سنجر کو رنج و غم میں اسی کی امید ہے
جس کی نظر خدا پہ نہ ہو وہ بشر نہیں

اللہ ہو

پوچھا اس بت سے میں نے کہ اے خوبرو
تو نے سیکھی کہاں سے نزاکت کی خو

بولا ابتک نہیں جانتا ہے یہ تو
مجھ میں جلوہ نما ہے وہ یا ہو

تجھ کو دیوانے کیوں آگی ہے جستجو
دیکھنا اس صنم کو جو ہو روبرو
وہ تو ہے پاس تیرے ہی قرب و گلو
اٹھ کے راتوں کو کہہ شوق دل سے یہ تو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

آئی قلقل مینا سے جس دم صدا
یہ تو فرماؤ کیا تم نے اس دم سنا
ہنس کے ساقی نے اسدم یہ مجھ سے کہا
یاد اس بت کی کرتے ہیں جام و سبو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

کچھ نظر آئے درویش کامل مجھے
وہ ملے تجھ کو جب تیری ہستی مٹے
ہنس کے فرمایا مجھ سے کہ اے دل جلے
تو یہی کہتا پھر دربدر کو بکو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

گل نے فرمایا بلبل سے اے باوفا
یہ جواب اسکو بلبل نے اسدم دیا
میں تو فانی ہوں کیوں مجھ پہ شیدا ہوا
میں ہوں اسیر فدا جسکی تجھ میں ہے بو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

سبزے سرسبز ہیں ڈالی ڈالی ہری
شاخ گل سے نمایاں ہے صنعت گری
پتے پتے سے ظاہر ہے قدرت تیری
کہتی پھرتی ہے اڑ اڑ کر ہر گل کی بو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

خانقاہوں پہ سنجر جو اک دن گیا
اور حلقہ مریدوں کا بھی تھا لگا
دیکھا بیٹھے ہیں واں ایک پیر گدا
کر رہے تھے یہی ذکر سب باوضو

اللہ ہو - اللہ ہو - اللہ ہو

حمد باری تعالیٰ اعزّ اسمہٗ

بتانِ دیر میں یا کہ حرم میں جلوہ گر تو ہے
کہاں جاؤں کہیں ہر شے میں جانے کہ کہ ہر تو ہے

اسی ارمان و حسرت میں ہزاروں مر گئے لیکن
کسی نے بھی نہ دیکھا تجکو وہ حدِ نظر تو ہے

تیرے روئے منور کی منور ہے ضیا ہر سو
کہیں مثلِ ستارا ہے کہیں شمس و قمر تو ہے

زمین و آسماں تیرا مکان و لامکان تیرا
جہاں ڈھونڈا وہاں پایا جدھر دیکھا ادھر تو ہے

بتوں کی ہر اداؤں میں جھلکتی ہے ادا تیری
نگاہوں کا تو جادو بھی ہے اور تیرِ نظر تو ہے

جو کوئی راستہ بھولا تو تو نے رہنمائی کی
کہ اس ہستی کی منزل میں ہر اک کا راہبر تو ہے

جو کچھ دل میں ہے سنجر کے تجھے سب علم ہے اسکا
کہ ہر اک رازِ پوشیدہ سے یارب باخبر تو ہے

تجھ کو معلوم ہے کسطرح کہوں کیا کر دے
بتکدہ دل ہے مرا یا خدا کعبہ کر دے

رحمتوں والے ادھر بھی نگاہِ رحم سے دیکھ
مجھ سے اک قطرۂ ناچیز کو دریا کر دے

میں ہوں بیمارِ محبت تو مسیحا تو ہے
آ کسی روز علاجِ دلِ شیدا کر دے

ایک مدت سے تمناؤں کا ہے دل پہ ہجوم
یا خدا ایک بھی پوری تو تمنا کر دے

برہمن تجھ بھی سمجھ جائے جو رازِ وحدت
بتکدہ توڑ دے اور دل آپ یہ شیدا کر دے

سارے عالم میں چمک جائے ستارا بن کر
یا خدا ایسا تو سنجر کا نصیبا کر دے

نعت شریف

سُنئے سُنئے ماجرائے دردِ دل
یا نبیؐ سنئے صدائے دردِ دل

دردِ دل سے ہیں بہت بیچین ہوں
کیجئے حضرتؐ دوائے دردِ دل

دردِ دل اسٹھے تو نکلے آرزو
مجھ کو طیبہ لیکے جائے دردِ دل

جاؤنگا محشر میں جب پیش خدا
عشق احمدؐ کا چھپائے دردِ دل

ابوبکرؓ فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
سب کے سب تھے مبتلائے دردِ دل

ہاں کسی دن تو تصور میں مجھے
جلوہ احمدؐ دکھائے دردِ دل

ہے یہی سحرؔ کی یارب آرزو!
دل میں جب آئے نہ جائے دردِ دل

اے چشم سیاہ بتِ فتنہ زا کیا چلتا ہوا جادو مارا
اک چوٹ لگی دل کانپ گیا کیا چلتا ہوا جادو مارا

جس سمت نگاہ ڈالی تو نے کوئی مست ہوا کوئی بیخود تھا
کوئی تھام کے دل یہی کہتا تھا کیا چلتا ہوا جادو مارا

گھر عشق نے جسدم اپنا کیا اک آگ لگی دل جلنے لگا
مُنہ زرد ہوا نقشہ بدلا کیا چلتا ہوا جادو مارا

وہ مرض ہے یہ نہیں جسکی دوا بیمار محبت بچ نہ سکا

اے حسنِ حقیقت تو ہی بتا کیا چلتا ہوا جادو مارا

اے پیکرِ حسنِ جہاں افگن ہر چال تیری مستانہ ہے
ہنس ہنس کر چہرہ امتوالی ادا کیا چلتا ہوا جادو مارا

تیری آنکھوں نے واہ اشارہ کیا بیمار کیا پھر جان لیا
تیرے در پہ مجھے چلی لیکے قضا کیا چلتا ہوا جادو مارا

کسی بت کا تیر نظر سنجر کب وار سے خالی جاتا ہے
جسے چاہا لبھا نا لبھا ہی لیا کیا چلتا ہوا جادو مارا

تیرِ نگاہِ ناز کا گھائل جگر نہیں
دل خانۂ خدا ہے کسی بت کا گھر نہیں
میں نے کہا میں فدا کیا آپ پر نہیں
بولے ہنس کے ہاں مجھے اسکی خبر نہیں
امید ہی نہیں ہے کہ آئیں وہ راہ پر
پھوٹا نصیب ہی مرا جب راہ پر نہیں
الفت کی راہ میں تو بھٹکنا ضرور ہے
یہ راہ وہ ہے جس میں کوئی راہبر نہیں
انساں کے دل میں دیر و حرم ہیں کلیسا ہیں
وہ کون گھر ہے جسمیں تمہارا گذر نہیں
یہ بھی تیرے جمال کا ادنےٰ اجمال ہے
سورج یہ جو ٹھہرتی کسی کی نظر نہیں
غم کی کٹی جو رات تو راحت کی صبح ہے
وہ شام شام کیا ہے کہ جسکی سحر نہیں
چھپ چھپکے جب دکھاتے ہو حسنِ ادا و ناز
پردے سے پھر نکلتے کیوں اپنا سر نہیں

سنجر لکھوں جو نامہ انہیں لیکے جائے کون؟
اپنا تو کوئی رازداں پیغام بر نہیں!

اک بھیڑ سی لگی ہے تیری جلوہ گاہ پر
کس کس کو تو چڑھائیگا اپنی نگاہ پر

کبتک فراقِ یار میں تڑپا کرے کوئی
لائے کشش کھینچ کے اب انکو راہ پر

بہتر ہے قتل ہی اُسے کردیں حضور آپ
ہر دم کا ظلم اچھا نہیں بے گناہ پر

چشمِ کرم سے دیکھ رہے ہو جو تم مجھے
کیا رحم آگیا مرے حالِ تباہ پر

سنجر کسی حسین کو نظر پر چڑھائیں کیا
ہم خود چڑھے ہوئے ہیں کسی کی نگاہ پر

ظالم تیری آنکھوں نے وہ مجھ پہ کیا جادو
دی دلمیں جگہ جسنے آنکھوں پہ لیا جادو

اک بار جسے دیکھا بے موت اُسے مارا
آنکھیں تیری ٹونا ہیں ہر ایک ادا جادو

بیچین مجھے کرنے بیتاب مجھے کردے
اے فتنہ نظر اُٹھکر راتوں کو جگا جادو

ان پھول سے گالوں کا اک پھول مجھے دیدے
پھر دیکھ نظر بھر کر پھر دل پہ چلا جادو

تو وقت نزع آکر گر دیکھے آنکھوں سے
بیمار کا دم نکلے بن جائے قضا جادو

جب سے کہ ہوا عامل ہیں سورۂ مزمل کا
سنجر کو کسی کافر کا مجھ پر نہ چلا جادو

محبت کے رسوا ہیں مرجاینگے
جو بدنام ہیں نام کرجاینگے

مرا فیصلہ اک تری ہاں پہ ہے
اشارہ جو کردے تو ترجاینگے

کبھی تو اثر ان پہ ہو جائیگا
نہ نالے مرے بے اثر جائیں گے

بلائینگے محفل میں جب وہ مجھے
سنبھالے ہوئے دل جگر جاینگے

مجھے گھر سے وحشت نے باہر کیا
خبر کیا ہے سنجر کدھر جائیں گے

دم توڑتا ہے اب کوئی ایجانِ آرزو
مہمان کوئی دم کا ہے مہمانِ آرزو

بچھڑوں کو پھر نصیب نے باہم ملا دیا
مدت پہ ہاتھ آگیا دامانِ آرزو

تم آگئے تو کھل گیا دل کا گلِ مراد
سرسبز ہوگیا یہ گلستانِ آرزو

ابرِ کرم ادھر بھی نگاہِ کرم سے دیکھ
مرجھا نہ جائے میرا خیابانِ آرزو

اچھا خیال لاؤں غزل میں محال ہے
سنجر میں آج کل ہوں پریشانِ آرزو

بھجن ڈرامہ۔ دُکھ کی چوٹ

جگ میں آیا ہے تو پیارے جپ لے ہری کا نام ... جگ داتا ہری
اپنے من میں کو وچارے جپ لے ہری کا نام .... جگ داتا ہری
ہردے میں ہری سمائے جو ڈھونڈھے سو وا کو پائے
ہرے ہری ہیں جگ اوجیارے جپ لے ہری کا نام .... جگ داتا ہری
پاپ کی گنگا میں نہانا پاپی بھنور میں ڈوب نہ جانا
نیا لگا لے چرن کے کنارے جپ لے ہری کا نام .... جگ داتا ہری
سنجر کوئی کام نہ آئے دھن دولت سب یہیں رہ جائے
چلے گا تو ہاتھ پسارے جپ لے ہری کا نام ..... جگ داتا ہری

ایضاً۔ دُکھ کی چوٹ

سنسار میں جو کوئی آیا ہے۔ دُکھ سکھ بھی ساتھ میں لایا ہے
کوئی بن کے بھکھیاری در در پھرے کوئی سکھ میں اپنے بِتایا ہے
کوئی پُن کی پہ تیرت ہے کوئی پاپی بھنور میں ڈوبت ہے
کوئی من میں پریم کی چِنتا ہے کوئی من میں کچھ بھی نہ پایا ہے
مورے خویش کٹم سب بیری ہے موہے بن میں اکیلا چھوڑ گئے
اب اجڑی ہوئی اس نگری میں کوئی اپنا نہ پرایا ہے
جو مر کے گیا اُسے جینا ہے جو زندہ ہے اُسے مرنا ہے
سنسار کے دانلنے سنجر اک لیلا ہے جو دکھایا ہے

دیگر گائن

چلو ری پیاری گُنیاں متوالی چال
پھولا پھلا ہے گلزار ہر سو کیسی مزے کی بہار ہے ہر سو
ہری بھری ہے شاخ و ڈال
چلو ری پیاری گُنیاں متوالی چال

دیگر گائن۔ دکھ کی چوٹ

پھر نظر آئے وہ ماہ پارہ ..... رے
جس نے تیرِ محبّت سے مارا ..... رے

اپنی صورت دکھلائیے۔ میرے پہلو میں آئیے۔ دل کی حسرت مٹائے وہ دل آرا رے
جس نے تیر محبت سے مارا ..... رے

تجھ پہ سنمبر نثار۔ وہ کرے تجھ کو پیار۔ بوسے لے بار بار حسن آرا ... رے
جس نے تیر محبت سے مارا ..... رے

دیگر گائن

اٹھتی جوانی ہے دن ہیں بہار کے ... بہار کے
پریم کا مار و بان جوبن ابھار کے .... ابھار کے

جان ہے صدقے دل ہی فدائی۔ میری طبیعت اسپہ ہی آئی۔ میں ہوں نثارِ رخ یار کے یار کے
پریم کا مار و بان جوبن ابھار کے ..... ابھار کے

بانکے رنگیلے پیارے صنم نے۔ پیارے سجن نے پیارے بلم نے۔ بوسے لئے رخسار کے
پریم کا مار و بان جوبن ابھار کے ... ابھار کے

سنجر ہیں پھول کھلے چمن یار میں ۔ عیش مناؤ فصلِ بہار میں ۔ لو ٹو مزے تم بہار کے ۔۔۔ بہار کے
پریم کا مارو بان جوبن ابھار کے ۔۔۔ ابھار کے

دیگر گاین

میرے بھولے پیارے جاؤں تم پہ نثار
اے یار ۔ دلدار ۔ وفادار ۔ سرکار ۔ میں کر لوں تجھ کو پیار
میرے بھولے بھالے پیارے جاؤں تم پر نثار

دیگر گاین جواب عاشق

لپٹا کے تجھ کو گلے لگاؤں اور کروں میں پیار
تن من دھن سب تجھ پر واروں ہو جاؤں بلہار
کر لوں تجکو پیار پیاری کر لوں تجھ کو پیار
تو دیوی ہے میں دیوتا تو ہے گل تو میں بلبل
دلبر ہے معشوق تو ہی ہے سنجر عاشق زار
کر لوں تجکو پیار پیاری کر لوں تجھکو پیار

اُدھر وہ ہنس رہا تھا میں ادھر بالوس صورت تھا
نہ دنیا کی ہوس تھی نہ خیالِ شوق دولت تھا
نہ دل قابو میں تھا اپنا نہ قابو میں طبیعت تھی
ہمارے شہر میں پیدا ہے رنگ سامری سنجر

مروت اس سے کیا ہوتی وہ کب اہلِ مروت تھا
مجھے غربت میں یا رب کب بلا اہلِ عیش و عشرت تھا
طلاطم خیز میرے دل میں بحرِ جوش الفت تھا
غزل سنکر مری شہر بند ہر اہلِ عداوت تھا

ظالم تیرے کوچہ پہ جدھر دیکھ رہے ہیں
ہیں ڈھیر لگے لاکھوں کے سر دیکھ رہے ہیں

ہے دل میں تیری یاد تو آنکھوں میں تصور
گو لاکھ چھپا تو ہے مگر دیکھ رہے ہیں

جا پہنچے سرِ عرش میرے دل سے نکل کر
نالوں کا میرے آپ اثر دیکھ رہے ہیں

میت کو میری تھام کے ہاتھوں سے کلیجہ
حسرت سے وہ بادیدۂ تر دیکھ رہے ہیں

اچھے نہیں جان کی ہے تیرِ نظر سے
سنجر وہ میرا دل و جگر دیکھ رہے ہیں

کس لئے تم چپ ہو کیوں ہے شوخیٔ گفتار بند
دل ہی میں کب تک رہیگا وصل کا اقرار بند

اپنی ہستی کا پتہ ملتا ہے ہر ہر سانس سے
ہو گئے بیکار ہم جب ہو گیا یہ تار بند

قید سے صیاد کے چھٹ جائے چھٹنا ہے محال
تیلیوں کے بند میں ہے بلبلِ بیمار بند

ہم کہاں اور وہ کہاں دل میں تڑپ آنکھیں ہیں بند
شومیٔ قسمت سے ان کا ہو گیا دیدار بند

وہ ادھر تڑپا کریں اور ہم ادھر تڑپا کریں!
کس طرح ان سے ملیں ملنے کے ہیں آثار بند

ان حسینوں کی نظر میں جو سمایا ڈس لیا

زلف کے ہر پیچ ہیں ان کے ہے شاید مار بنم

چھین لی مردانگی سنجر ہوائی تیر نے
اسلئے دنیا میں ہے تلوار کی جھنکار بند

ادھر دیکھا اُدھر دیکھا یہاں دیکھا وہاں دیکھا
تجھی کو یا خدا دیکھا جدھر دیکھا جہاں دیکھا

جگر میں ٹیس دل میں زرد چہرہ زرد آنکھیں نم
جو بربادِ تمنا ہو اُسے کب شادماں دیکھا

ادھر آؤ یہاں بیٹھو تسلی دو چلے جانا
کوئی دم کا ہے بیمارِ محبت میہماں دیکھا

جہاں کا رنگ بدلا آدمی بدلے یہ دل بدلا
مگر ابتک زمیں بدلی نہ بدلا آسماں دیکھا

خزاں کا دور جب آیا تو سنجر سوکھے چمن اجڑا
جو ویراں ہو گیا آباد کب تک وہ گلستاں دیکھا

ادھر آؤ دکھائیں ناتواں حالت تمہیں اپنی
کبھی تھے باغ کا ہیں گل ہوں پامال خزاں دیکھا

حکومت مٹ گئی اسم مٹ گئے اسباب کی رونق
اُجڑتے اپنے آنکھوں سے یہ اپنا آشیاں دیکھا

[illegible]

عجب اخلاق ہے سہسرام کے لوگوں کا اے سنجر
کسی کو مہرباں پایا کسی کو قدرداں دیکھا

[illegible]

دنیا غلط زمیں غلط آسماں غلط
جب ہم نہ ہونگے سب ہے نشانِ جہاں غلط

الفت میں میرے لب پہ ہو آہ و فغاں غلط
اور دل سے میرے آہ نکلکے دھوآں غلط

یہ قصۂ فراق ہی سن لیں حضور آپ
سمجھیں نہ دل میں آپ ہمارا بیاں غلط

ان جھوٹے بیل بوٹے یہ کیو باغ باغ ہے
اے باغباں یہ رنگ غلط گلستاں غلط

ٹھوکر لگا کے کاسۂ سر اگر کچل بھی دو
سنجر تمہارا چھوڑ دے یہ آستاں غلط

شیخ جی دم دین حسینوں پر غلط
یہ ستم کیشی تری اچھی نہیں
اُن کی خواہش ہے ملینگے حور سے
مجھ سے نفرت دوستی منصور ہے

صدقہ اپنے حُسن کا ساقی ہے مجھے
لا پلا دے آرہا ہوں دُور سے
ہوش کر سنجر ارے ناداں نہ بن
وصل کی خواہش بتِ مغرور سے

حُسن کی تعریف!

اے شہِ حُسن و ادا اے پیکرِ ناز آفریں
تیرا ہر انداز مستانہ و دلکش اور دل نشین
سارے عالم میں تیرا ثانی نہیں کوئی حسیں
تاجدار حُسن ہے تو اور رشکِ نازنیں

تو وہ گل ہے شل بلبل اک جہاں دیوانہ ہے
شمع روشن تو اگر ہے دل میرا پروانہ ہے

حُسن کی ملکہ ہے تو دوشیزہ نو خیز ہے
کہنے والا سخت حیراں ہے کہ تجکو کیا کہے
اسطرف بھی اک نظر او حُسن والے دیکھ لے
میٹھی میٹھی باتیں کچھ فرما لبِ اعجاز سے

کیا حقیقت بانسری کی ہے تیری آواز ہے
ہر انا مضراب ہے یا تو نہیں سوز و ساز ہے

ایک عالم کی نگاہ ہو نکا تو ہے رشکِ حبیب
پھر تجھے چاہے کوئی کسطرح سے ادنیٰ غریب
بیکسوں پہ رحم تو فرمالے کہ انکا نصیب
جو کہ ادنیٰ ہے وہ پہنچا کب تیرے در کے قریب

جو بہت مجبور ہیں بھولی ہوئی تقدیر سے
دل وہ بہلا لیتے ہیں اپنا تیری تصویر سے

سُرمگیں آنکھیں ہیں تیری خنجر ابرو ہلال
شمع کے مانند روشن چہرۂ رنگیں جمال
ہے سیاہ آنکھوں کی پُتلی ! اسپہ یہ ڈورے لال لال
تیرے ہونٹوں پر تبسّم دلربا مستانہ چال

کوئی دلبر دل کا کہتا ہے کوئی پیارا تجھے
کہتا ہے سنجر چمکتا بخت کا تارا تجھے

بائیسکوپ فیشن

ہر طرف چھائی گھٹا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی
کیا بُری نازل بلا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

در پہ بائیسکوپ کے رہتا ہے جمگھٹ صبح و شام
اے مسلمانوں سنو یہ تا حق دل ہے مدام
اس بلا کے نا گہاں میں مبتلا ہے خاص و عام
دیکھنا ٹاکی سینما سکوپ ہے قطعی حرام

قابل نفرت صدا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

عورتیں بھی اب سینما دیکھنے جانے لگیں
ہر ادا پر عاشقوں کے دل کو تڑپانے لگیں
غیر مردوں کو شعاعِ حُسن دکھلانے لگیں
دیکھ کر ہنستی ہیں تصویر پر فرمانے لگیں

دید کے قابل ادا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

عورتوں کو ساتھ لیکر مرد بھی جانے لگے
دیکھا بائیسکوپ جب ہنس ہنس کے بل کھانے لگے
مرد کے مجمع میں انکو ساتھ بٹھلانے لگے
ہنس کے بی بی جان اپنی یہ فرمانے لگے

ایکٹرس کیا دلربا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

ہنس کے بی بی نے دیا یہ کہا میاں میرے
یہ جوان ایکٹر بھی ہے کیسا سجا میاں میرے
ایکٹرس بھی تو دلربا ہے دلربا میاں مرے
دل لبھانیوالی ہے اسکی ادا میاں میرے

روح یہ ایکٹر بن رہا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

یا الٰہی یا الٰہی اب مجھے مسرور کر
جو دعا کرتا ہے سنجر اب اُسے منظور کر
راہ پر لا اور دل میرا ایمان سے معمور کر
سر سے مسلم کے بلائے ناگہانی دُور کر

دُور کر کیسی بلا ہے ٹاکی بائیسکوپ کی

نالۂ یتیم

(ایک یتیم بچہ کی زبان سے)

قصۂ درد سنائیں تو سنائیں کیونکر
دلِ پہ جو داغِ یتیمی ہے دکھائیں کیونکر
ہم تو خود روتے ہیں اوروں کو رلائیں کیونکر
صدمۂ کوہِ گراں بار اٹھائیں کیونکر

رنج سے چور ہیں اور دُکھ بھری تصویر ہیں ہم
دکھ اگر خواب ہے اس خواب کی تعبیر ہیں ہم

رحم کچھ چرخ ستمگار کو آیا بھی نہیں
گود ماں کی نہیں باپ کا سایہ بھی نہیں
سکھ کبھی ہم نے زمانے میں اٹھایا بھی نہیں
اب کدھر جائیں کوئی اپنا پرایا بھی نہیں

باپ اور ماں کا تو بچپن ہی میں ناتا ٹوٹا
در بدر ٹھوکریں کھاتا ہوں مقدر پھوٹا

کون اب پیار سے گودی میں بٹھائیگا ہمیں
کون مٹھیاں کیسے ہاتھوں سے کھلائیگا ہمیں

کون اب اپنے کلیجے سے لگائیگا ہمیں
ہم جو روٹھینگے تو اب کون منائیگا ہمیں

کون اب دیکے تسلی یہ کہے لال ہو تم !!
میری آنکھو نکے اجالے ہو میری آل ہو تم

کون اب پیار سے آنکھو نمیں لگائے کاجل
کون ہے اب جو کہے دہوپ میں بیٹا نہ نکل

میلے کپڑوں کو مرے کون ہے جو دیگا بدل
کہیں ٹھوکر نہ لگے دیکھ کے تو راہ میں چل

کون اب ہم کو کہے پیارے سے پیارے تم ہو
راحتِ جان و جگر آنکھ کے تارے تم ہو

کس سے ہنس ہنس کے کہینگے کہ کھلونا لادو
اور پیسہ دو مٹھائی بھی مجھے دلوادو

میرے کپڑے ہیں پھٹے کپڑا مجھے بنوادو
ساتھ لیچل کے تماشہ بھی مجھے دکھلادو

آج دنیا میں بلاؤں کسے ابا ! ہنسکر !
کس کی گودی سے لپٹ جاؤں میں اماں کہکر

لوگ کہنے لگے منحوس اب قدم مجکو
پاس بیٹھلانے لگے لوگ بہت کم مجکو

طعن و تشنیع سی بہت دینے لگے غم مجکو
اپنے بیگانے بھی کہنے لگے ہر دم مجکو

کیسا بدبخت اور منحوس قدم تو آیا
آتے ہی باپ اور ماں دونوں کو لیکے کھایا

ہمنے فرمایا کہ کچھ تم کو خبر ہے کہ نہیں !

دل اگر رکھتے ہو اس دلپہ اثر ہے کہ نہیں

سیرتِ احمدِ مرسل پہ نظر ہے کہ نہیں
صفحۂ تاریخ پہ لکھی یہ سطر ہے کہ نہیں

[illegible]

سر پہ حضرت کے بھی سہرا تھا یتیمی کا بندھا
گو دیا در کی نہ تھی باپ کا سایہ بھی نہ تھا

[illegible]

[illegible]

۱۹۳۴ء کا ہیبتناک زلزلہ

[illegible]

ظاہر ہوئی زلزلت الارض کی تفسیر
کیا جرم غریبوں کا تھا تھی کونسی تقصیر

بھونچال تھا قہر تھا آفت تھی بلا تھی
تھرائی زمیں کانپ اٹھا سارا زمانہ

کانپی زمیں ہو گئیں آبادیاں ویراں
حیراں تھا ہر پیر و جواں کانپ رہا تھا

ماں ڈھونڈھتی پھرتی ہے مرا لال کدھر ہے
بہنیں بھی تڑپتی ہیں کدھر ہے میرا بھائی

دولہا کیلئے بیٹھی ہوئی روتی ہے دلہن
لاکھوں ہوئے برباد ہزاروں ہوئے دلگیر

کس بات پہ اے چرخِ کہن تو نے دی تعزیر
بے موت ہزاروں مرے دب کر تہِ شہتیر

انسانوں کی گردن پہ چلی موت کی شمشیر
افسوس کہ لاکھوں کی ملی خاک میں جاگیر

بھونچال سے بچنے کی نہ تھی کوئی بھی تدبیر
آواز دے الو تھی بنتی ہوئی تصویر

بھائی کو ہے افسوس کہاں گم ہوئی ہمشیر
سر پیٹ کے کہتی ہے کہ پھوٹی میری تقدیر

اٹھ قدم پہ یہ وقت مصیبت کا ہے سنجر
مظلوموں کے امداد کی اب کر کوئی تدبیر

نالوں پہ تیرے تل ہے جانِ بتِ بنگالہ
جس پر فدا دل ہے جانِ بتِ بنگالہ

کیا وید کے قابل ہے جانِ بتِ بنگالہ
پہلے تو ہو ئیں آنکھیں صورت پر تری مائل
دل چھین کے آنکھوں سے الجھا لیا زلفوں میں
اے بنگالہ زباں والے میٹھی تیری باتوں کا
ہر ایک ادا جادو! آنکھیں ہیں تیری ٹونا

حسنِ نا مکمل ہے جانِ بتِ بنگالہ
اب تجھ پہ فدا دل ہے جانِ بتِ بنگالہ
ہر بات میں کامل ہے جانِ بتِ بنگالہ
یہ دل میرا گھائل ہے جانِ بتِ بنگالہ
دیکھا جسے مائل ہے جانِ بتِ بنگالہ

کیا خوف ہے دشمن سے کیا ڈر ہے تجھے غیروں کا
سنجر تیرے شامل ہے جانِ بتِ بنگالہ

متفرق اشعار

بھوکے بن کر پانچ ہی روپے میں اب
بڑھ گئے انگلش ہم ہوئے یورپین

بکتے ہیں شاعر گراموفون میں
بات کرتے ہیں مسوں سے فون میں

ہم تو دانے سوزیاں کرکے غزل لکھیں
بن کے شاعر چاہتے ہو! نام ہو
ہو ریکارڈنگ میں اگر زیادہ کلام
شاعروں کا نام تو مٹنے لگا
نام شاعر کا کوئی لیتا نہیں
شاعری سے شاعرو توبہ کرو

ہے جاہلوں کا دور اکوئی قدرداں نہیں
گانے والوں کی خوشامد تم کرو
پھر کسی قوال کا دامن دھرو
نام اب چلنے لگا قوال کا
گاتے ہی گانا بکا قوال کا
رنڈیاں بھی شاعری کرنے لگیں

جس کو دیکھا سیٹھ اینڈ ہاکیوں نہو
بھاگئی زرگی آدا مرنے لگیں

سلطانہ ادب کسی رنڈی کو لکھدیا
انتوایڈیٹری میں مرا نام ہوگیا

رنڈی کا کلمہ گو ہوں سنیما کا ہوں مرید
مذہب یہی ابھی مرا اسلام ہوگیا

فوٹو جو بائی جی کا رسالہ میں دیدیا
دولت بھی حرام کی اابس کام ہوگیا

حمد باریتعالیٰ

مجھے اتنا تو اے پیر ہدا معلوم ہوجاتا
نہ بھٹکو راستہ میں راستہ معلوم ہوجاتا

کہاں ہے وہ حسین جلوہ نما معلوم ہوجاتا
حرم میں دیر میں کچھ تو پتہ معلوم ہوجاتا

چھپا ہے کون سے گھر میں خدا معلوم ہوجاتا

نہ جانے کون آیا ہے یہ او ڑھے میم کا برقعہ
کسی نے بھی نہ جانا آجتک ہی بھید ہیں کیا

احد احمد میں کتنا فرق ہے کیسے اسے سمجھا
جو قرآن لیکے آئے ہیں محمد نام ہے جنکا

مجھے ان کا اسرا یا خدا معلوم ہوجاتا

کٹا کر سر علی کے لال نے بخشا لیا امت
شہید کربلا کے صدقہ میں ہمکو ملی جنت

علی کے لال پر قربان تھی اللہ کی رحمت
دکھاتے کربلا میں اپنی جیسی کچھ اگر طاقت

تو لڑکے کا لعینوں حوصلہ معلوم ہوجاتا

ادائے حسن دلکش پر جھلکتا ہے ترا جلوہ
بتاں نا ہوش بر ہو رہا ہے اک جہاں شیدا

نہیں تھی ہے سبب مجنوں کی لیلی الفت لیلے
نگاہوں کا کرشمہ تھا کہ دل تھا عشق کا بندہ

نہیں دونوں میں کسکی تھی خطا معلوم ہو جاتا

بتوں کو نہ دیکھتے ہرگز نہ ہم بد بیں نگاہوں سے
بری جو راہ ہے ہرگز نہ چلتے ایسی راہوں سے

جلاتے نفس امارہ کو اپنی گرم آہوں سے
نہ کرتے پھر خطا کر لیتے توبہ ہم گناہوں سے

اگر سنجر ہمیں وقت قضا معلوم ہو جاتا

نعت شریف سرکار دو جہاں صلعم

تڑپ ہوگی جلن ہوگی محبت میں اثر ہوگا
جنوں بڑھ جائیگا وحشت بڑھیگی درد سر ہوگا

خودی مٹ جائیگی ہستی سے اپنی بیخبر ہوگا
جمال روئے احمد جسکے دل میں جلوہ گر ہوگا

تو ان کا حسن اسکے سامنے خار نظر ہوگا!

تمنا دلکی بر آئے تو کچھ کم ہو لگی دل کی
مدینہ ہم پہنچ جائیں تو پوری ہو خوشی دلکی

سکوں ہو قلب کو مٹ جائے سارے بیکلی دلکی
نبی کے عشق میں کھل جائیگی سوکھی کلی دلکی

میرے باغ تمنا کا پھلا پھولا شجر ہوگا!

سراپا جلوہ گر نور خدا ہے اس ہی قند میں
چمکتا ہے جمال کبریا حسن محمد میں

نبی کے عشق کی ظاہر تجلی ہوگی مرقد میں
دلہن بنکر جو موت آئیگی لینے ہجر احمد میں

تو مجمع خلد کی حوروں کا میری قبر پر ہوگا!

ابو بکرؓ و عمرؓ فاروق عثمانؓ و علیؓ سنجر
لحد سے اٹھکے پھر شمع جلا دیں دین کی سنجر

جہاں میں نل ہو پھر آئے رسول ہاشمی سنجر
چمکتے زمانے میں جو پھر نور نبی سنجر

حیا سے شمس چھپ جائیگا شرمندہ قمر ہوگا

دیگر لغت

لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ
پیدا ہوئے جب شاہِ ہدیٰ روئے نبیؐ جس دم چمکا	فخرِ دو عالم صلی علیٰ دیکھ کے عالم شیدا ہوا	کعبہ سے آئی تھی صدا سجدہ ہو کر سب نے کہا	لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ
خالق کے دلدار نبیؐ امت کے سردار نبیؐ	بیکس کے غمخوار نبیؐ رات و دن ہر بار نبیؐ	نبیوں کے سردار نبیؐ ورد ہے بس یہ کلمہ	عالم کے مختار نبیؐ لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ
دست خدا کا سنوارا ہے عرش خدا کا تارا ہے	آمنہ کا وہ پیارا ہے جگر جگر جگ سارا ہے	جگ کا کھیون ہارا ہے پھیلی ہے ہر سو اسکی ضیا	سب کا راج دولارا ہے لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ
ہوگا بپا جس دم محشر حق سے کہیں گے رو رو کر	امت ساری گھبرا کر بخشدے انکو اے داور	پکڑیگی دامن جا کر کیونکہ ہے سب نے دلسے کہا	کس کے گھر اس دم سرور لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ	لا الہ الا اللہ
دائی حلیمہ کے پالے نے وحدت کے متوالے نے	خیر الورےٰ سے نرالے نے سنجر اللہ والے نے	امت کے رکھوالے نے کلمہ کا ڈنکا بجا	دونو جگ کے اجالے نے لا الہ الا اللہ

لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ۔ لا الہ الا اللہ

محمد الرسول اللہ

دیگر نعت

عرب کے کنور نے مورا من چھینا
موہے ناہیں چینا آوے پیا نا

بھڑک کے آتش فرقت جو دل جلاتی ہے
تڑپ تڑپ کے یونہی ہائے جان جاتی ہے
نبی کی یاد مجھے جس گھڑی ستاتی ہے
صدا یہ دل سے میرے بار بار آتی ہے

عرب کے کنور نے مورا من چھینا
موہے ناہیں چینا آوے پیا نا

جمال روئے محمد کا ہوا ہوں ایسا پروانہ
ضیائے نور سے روشن ہے دل کا کاشانہ
بنا ہوں جام محبت کا پی کے مستانہ
یہ کہتا پھرتا ہوں ہر سمت ہو کے دیوانہ

عرب کے کنور نے میرا من چھینا
موہے ناہیں چینا آوے پیا نا

خدا سے ملتا ہوا جس کا روئے زیبا ہے
زمانہ کیا خدا خود بھی اسکا شیدا ہے
اسی کا اک جہاں دل سے کلمہ پڑھتا ہے
کسی کی یاد میں سنجر یہ کہتا پھرتا ہے

عرب کے کنور نے مورا من چھینا
موہے ناہیں چینا آوے پیا نا

دیگر لغت

پیارے نبی جی کرو نہ بہنوان!
کہہ دینا بلبھو رست دو بچنوان!

بھاگ سے تم کا دیکھ جو پاؤں | احمد پیا تم پہ واری میں جاؤں

سیس نواؤں چوموں چرا نوان!
پیارے نبی جی کرو نہ بہنوان!

پریم کی ہردے میں آگ جرت ہے | کل موہے کو کل نہ پڑتا ہے

نکست ہے موراتن سے پرت نوان
پیارے نبی جی کرو نہ بہنوا ان

تھاری ہوں کب سے تہری دوریا | پیارے نبی جی کھولو کیوڑیا

جھاڑوں میں پلکن سے تہرا انگنوین
پیارے نبی جی کرو نہ بہنوان

موہے بلالو یا خود آؤ | مجھ برہمن کو درشن دکھاؤ

سن لو ارجیا مانو گہنوان
پیارے نبی جی کرو نہ بہنوان

تجر بچارے کو کوئی ناہیں پوچھے | تہرے بنا دکھ جا کے کس سے

بیری ہے دا ہے اپنا بیگنوان
پیارے نبی جی کرو نہ بہنوان

نعت شریف

سُندر مکھ چندر ماں ہیں محمدؐ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

سُندر مکھ موراشام بہاری
احمدؐ پیا پر سب بارہی جاری

واکی صورت بھولی بھالی ہے پیاری
جائیں سکھی ساری کہہ کہکے واری

سُندر مکھ چندر ماں ہیں محمدؐ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

بنجے محمدؐ رب سے ملن کو
جگت کے کنور مورے شیام موہن کو

دیبے گون سگرے اپنے سجن کو
کہتی ہوئی آئیں حوریں دیکھن کو

سُندر مکھ چندر ماں ہیں محمدؐ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

دست خدا کے سنوارے نبیؐ جی
امت کے کہیون ہارے نبیؐ جی

سارے جگت کے سہارے نبیؐ جی
بنجر کہون کیا ہمارے نبیؐ جی

سُندر مکھ چندر ماں ہیں محمدؐ
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

جھولنا

جھولو جھولنا محمدؐ بی بی آمنہؓ کے لال!

آمنہؓ بی بی کے دولارے
عبداللہ کی آنکھ کے تارے

دائی حلیمہؓ کے پالن ہارے | مُطّلب کی آل

جھولو جھولنا محمدؐ بی بی آمنہؓ کے لال

حسنؐ ہے دلکش ادا نرالی | وحدت کی آنکھیں متوالی
چاند سی صورت بھولی بھالی | گھونگر والے بال!

جھولو جھولنا محمدؐ بی بی آمنہ کے لال

عرش بریں سے جھولا آیا | حور و ملک نے آکے جھولایا
جبرئیل امیں نے یہ فرمایا | محبوب ذوالجلال!

جھولو جھولنا محمدؐ بی بی آمنہ کے لال

نور کا حق نے بنایا جھولا | نور کو اپنے جھولایا جھولا
نبیوں نے سنجر گایا جھولا! | ملک تھے کھلے نہال!

جھولو جھولنا محمدؐ بی بی آمنہ کے لال

دیگر

بیچ بھنور میں پھنسی موری نیّا
تم ہی ہو پیارے نبیؐ جی کھیّویا!

ڈگمگ ڈگمگ نیّا کرت ہے | داسی تمہاری یہ رو رو کہت ہے

پار لگا دو علیؓ جی کے بھیّا!

بیچ بھنور میں پھنسی میری نیّا
تم ہی ہو میرے پار لگیّا

فاطمہؓ بی بی کے بابل پیارے | حسنؓ حسینؓ کے جیو کے سہارے

بی بی خدیجہؓ کے کنور کنہیا

بیچ بھنور میں پھنسی موری نیاؐ | تم ہی ہو

پاپ کی گٹھڑی سر پر دھری ہے | دھڑ دھڑ دھڑکت اب موراجی ہے

نار سے ہم کا تم ہو بچیا

بیچ بھنور میں پھنسی موری نیا | تم ہی ہو

سُندر مکھ موہے اپنا دکھاؤ | آؤ نبیؐ مورے من میں سماؤ

اجڑی سی نگریا کے تم ہو بسیّا

بیچ بھنور میں پھنسی موری نیا | تم ہی ہو

تہری دُوریا سے سنجر تہارا | جائے کہاں دکھ درد کا مارا

واکے کرم کے ہو تم ہو بنیا

بیچ بھنور میں پھنسی موری نیا

تم ہی ہو پیارے نبیؐ جی کھیویا

دیگر

یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ

جہاں سے آپ ہی نے کفر کی ہستی کو مٹایا ہے

بتوں کو توڑ کر بت خانہ کو کعبہ بنایا ہے

یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ

بگڑی ہوئی ہر بات بنائی کشتی بھنور سے پار لگائی
راہ ہدایت سب نے پائی امت یہی کہتی ہوئی آئی

جلوہ اپنا دکھاؤ دل میں میرے سماؤ

یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ

تمہیں امت کی کشتی بحرِ غم سے آکے کھیتے ہو
تمہیں بڑھ کر ہر اک گرتے ہوئے کو تھام لیتے ہو

آؤ محمد پیارے آؤ آتش فرقت آکے بجھاؤ
شربت دید خدارا پلاؤ روئے منور اپنا دکھاؤ

روضہ اُسے دکھلاؤ سنجر کو بلواؤ

یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ یا نبیؐ

دیگر

اس بھئی پے سجنا کٹھور رے سکھی بالم سُدھ بسرا گئے
بگیا ہیں پاپن کوئلیا ہے کہو نکت بنوان ہیں بولت ہے مورے

سکھی بالم سُدھ بسرا گئے

سونی سجریا پہ ساری رتیا تڑپت بھئی موہے بھور رے

سکھی بالم سُدھ بسرا گئے

کوئی نگر جائے بالم بس بیں ہیں	اجڑی نگریا ہے مور رے

سکھی بالم سُدھ بسرا گئے

پیا پیا جن رٹ سُن رے پپیہرا	کاہے مچاوت ہے شور رے

سکھی بالم سُدھ بسرا گئے

سنجر پیا بن کل ناہیں آوے	نت بہے نینن سے لور رے

سکھی بالم سُدھ بسرا گئے

دیگر

جب چمک کر نورِ احمدؐ آشکارا ہو گیا	غل ہوا اسلام کا روشن ستارا ہو گیا
آپکے آتے ہی ہیبت سے گرے بُت منہ کے بل	کافروں کا خوف سے دل پارا پارا ہو گیا
خوف کیا جب رحمتہ اللعالمیں ہیں مشبوا	اپنی بخشش کا یہی کافی سہارا ہو گیا
یا محمدؐ یا نبیؐ اللہ یا خیر البشر	اس کا کیا کہنا ہے جو شیدا تمہارا ہو گیا
آتش دوزخ اُسے ہرگز جلا سکتی نہیں	جسکو سرکارِ دو عالم کا نظارہ ہو گیا
ناخدا بنکر محمدؐ آ گئے دنیا میں جب	پار بحرِ عصیاں سے بیڑا ہمارا ہو گیا

سہتے سہتے سختیوں کو عشق میں سنجر عزیز
یا تُو سالِ زندگی گردش کا مارا ہو گیا!

دیگر

جن سے دو جگ ہے اجیالا وہ ہیں آمنہؓ کے لال

رشکِ جمالِ طور محمدؐ	خاص خدا ہے نورِ محمدؐ
جلوے سے معمور محمدؐ	شانِ ہے بدرِ کمال

جِن سے دو جگ ہے اُجیالا وُہ ہیں آمنہؓ کے لال

نام محمدؐ پیارا پیارا	عرشِ بریں کا روشن تارا
چہرہ مثلِ پھول ہزارا	گھونگر والے بال ! !

جِن سے دو جگ ہے اُجیالا وُہ ہیں آمنہؓ کے لال ! !

جلوۂ حق دکھلانے والا	شیریں زبان کہلانے والا
سیدھی راہ چلانے والا	چل کر ادا کی چال !

جن سے دو جگ ہے اُجیالا وُہ ہیں آمنہؓ کے لال !!

شرک کی ہستی آکے مٹایا	کعبہ کو پھر کعبہ بنایا
شانِ نبوت ایسی دکھایا	کفر ہوا پامال ! !

جن سے دو جگ ہے اُجیالا وُہ ہیں آمنہؓ کے لال !!

نورِ خدا جب اے سنجر آیا	نہیں تھا اُنکے قد کا سایہ
شان خدا سے ملتی پایا	کمالِ حق تھا کمال

جن سے دو جگ ہے اُجیالا وُہ ہیں آمنہؓ کے لال !

شہیدی

جب کربلا میں آیا وہ لاڈلا نبیؐ کا	بیکس بیوطن تھا زہرہؓ کا لال پیارا

افسوس بھوکا پیاسا جلتی ہوئی زمین پہ	شمر لعین نے تن سے سید کا سر اتارا

کیسا ستم تھا سنجرؔ! ان ظالموں نے رن میں
ابنِ علیؑ کو ناحق بے جرم ہائے مارا

کہکے گئے سوئے مدینہ کہتے تھے بیمار حسینؑ	نانا اب لیجئے خبر گھر میرا لٹ جانیکو ہے
تین دن کی بھوکی پیاسی آہ ہے آلِ رسولؐ	پانی پینے کو میسر ہے نہ کچھ کھانے کو ہے
راہِ حق میں آج اپنا سر کٹائیگا حسینؑ	کوئی دم میں لاش تک پامال ہو جانیکو ہے

جب کربلا میں آیا وہ لاڈلا نبیؐ کا!
بیکس تھا بے وطن تھا زہراؑ کا لال پیارا

ہائے پیتا ہے زمانے میں زمانہ پانی	اک نہیں پاتا محمدؐ کا نواسا پانی
ہائے معصوم نے اک بوند نہ پایا پانی	ہوگیا پیاس سے بچہ کا کلیجہ پانی
شدت پیاس سے بیتاب ہے جب اصغرؑ	ہائے شبیرؑ کی آنکھوں میں بھر آیا پانی
ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھتے ہیں بابا کو	یہ اشارہ ہے پلا دو مجھے تھوڑا پانی
دیکھا اصغرؑ کو تو شبیرؑ سے بولے یہ شقی	پائیگا آپ کا زنہار نہ بچہ پانی
ہائے بن پانی تڑپتا رہا شبیرؑ کا لال	ظالموں نے نہ دیا ایک بھی قطرہ پانی

جب کربلا میں آیا وہ لاڈلا نبیؐ کا!
بیکس تھا بے وطن تھا زہراؑ کا لال پیارا

ظالموں سے کہا شاہ نے ہے اصغرؑ پانی	رو رہا ہے مرا معصوم بلک کر پیاسا

ہائے معصوم ہے سید بھی ہے مہمان بھی ہے
ننھی سی جان کو للہ پلا دو پانی
ہائے پانی کے عوض تیر ملا اصغرؑ کو

جان دیتا ہے مرا لال تڑپ کر پیاسا
ذبح کر دینا مجھے تم تہِ خنجر پیاسا
چل بسا حلقۂ کوثر شبیرؑ کا دلبر پیاسا

جب کربلا میں آیا وہ لاڈلا نبیؐ کا!
بیکس تھا بیوطن تھا زہراؑ کا لال پیارا

افسوس بھوکا پیاسا جلتی ہوئی زمیں پر شمر لعین نے تن سے سید کا سر اتارا

کیسا ستم تھا سنجر! ان ظالموں نے رن میں
ابنِ علیؓ کو ناحق بے جرم ہائے مارا!

دیگر نعت

نبیؐ آتے تھے ظلمت کے ہر اک فتنہ کو سر کرنے
دکھایا معجزہ جسدم رسولِ پاکؐ نے اپنا
پڑھا ذرونے بھی کلمہ گواہی دی رسالت کی
ابوبکرؓ و عمرؓ فاروق عثمانؓ و علیؓ حیدر
مری تاثیر الفت اڑ کے جا پہنچی سوئے طیبہ
ترے محبوب کی اُمت ہو غیروں کی غلامی میں
میں جسکو یاد کرتا ہوں میں جسکا کلمہ پڑھتا ہوں
یہاں کیوں بیٹھے ہو چلو حضرت کے روضہ پر

بتوں کو تو نے کفار کو زیر و زبر کرنے
قمر شق ہو گیا سجدہ لگے شجر و حجر کرنے
نبیؐ جب آئے دینِ حق کو ہر سو جلوہ گر کرنے
تصدق ہو کے احمدؐ پر لگے جان و جگر کرنے
محبت کا اثر کرنے نبیؐ کے دلمیں گھر کرنے
مسلماں یا خدا آئے تھے کیا یونہی بسر کرنے
لگے وہ آجکل مجھپر بھی رحمت کی نظر کرنے
تصدق جان صدقے دل فدا اپنا جگر کرنے

ہوا ہے احمدِ مرسل کا سودا جب سے اے سنجر
یا محمد یا محمد ہم لگے شام و سحر کرنے!

سہرا

لِللّٰہ الحمد دکھاتا ہے وہ منظر سہرا
خلد سے لائی ہیں حورین جو بنا کر سہرا
پر ہکے الحمد حسینوں نے اسے گوندھا ہے
بلبلیں مست ہوئیں پھول کھلے چھائی گھٹا
اوج پر ہے تری قسمت کا ستارا
شمع رُو محفلِ شادی کا اُجالا تو ہے
فضلِ خالق کا گھٹا بنکے ہی چھایا ہر سو
تجھ کو شاہی ملی بجتی ہے ترے گھر نوبت
اپنے بیگانے سبھی دل سے دُعا کرتے ہیں
دولہا دلہن ملے شاد ہو دل دونوں کا
جھوم کر سہرے کی ہر ایک لڑی کہتی ہے
کیوں نہ دل شاد خوشی سے ہو ترے والد کا
ہے خوشی ...... کو کہ

رحمتِ خالقِ اکبر ہے سراسر سہرا
مشک و عنبر سے بھی خوشبو میں ہے بڑھکر سہرا
کیوں نہ سب سہروں سے بہتر ہو یہ بہتر سہرا
سر پہ دولہا جو باندھا گیا گاکر سہرا
رحمتِ حق سے بندھا آج ترے سر سہرا
چاند کی طرح سے روشن ہے ترے سر سہرا
بارشیں پھولوں کا کرتی ہیں نچھاور سہرا
تاج شاہی کا ترے سر ہے تو رُخ پر سہرا
راس لائے تجھے یہ خالقِ اکبر سہرا
زینتِ عشق بنے حُسن کا زیور سہرا
دل سے دل آج ملا ئیگا یہ دلبر سہرا
حق نے دکھلایا جو اولاد کے سر پر سہرا
آج ماتھے پہ ہے باندھے ہوئے بر زر سہرا

خوش ہیں.... تو.... ہیں مسرور دیکھ کر... کے سر پر یہ انور سہرا

اہل محفل نے سُنا جب گُل مضموں میرا
کہہ اُٹھے خوب لکھا آپ نے سنجر سہرا

حمد کا نعرۂ مستانہ

افتخار الملک حضرت مضطر خیر آبادی مرحوم

تیری ذات ہی ہے صفت تیری تیرا وصف کوئی کرے گا کیا؟
جو قلم ملا تو لکھے گا کیا جو زبان ملی تو کہے گا کیا؟
جسے تو بنا کے بگاڑ دے کہیں جا کے پھر وہ بنیگا کیا؟
جسے تو بسا کے اُجاڑ دے کہیں پھر وہ جا کے بسے گا کیا؟
یہ مجال کس کی تیرے سوا جو بھرے فقیر دنی جھولیاں
جو کبھی غریب رہا نہ ہو وہ کسی غریب کو دے گا کیا؟

تیرے عشق میں جو نہ مر سکے وہ جو یوں مرے بھی تو کیا مرے؟
تیری راہ میں جو نہ مٹ سکا کسی اور پر وہ مٹے گا کیا؟

زمزمۂ نعت

از جناب نورالحق صاحب نور۔ کلکتوی

حق کے پیارے اُمت والے تم پر لاکھوں سلام

عرشِ بریں پر تمہیں بلایا ◆ راز نہ تم سے کوئی چھپایا ◆ حق نے تمہیں محبوب بنایا

تم ہو بھولے بھالے تم پہ لاکھوں سلام

پیاس کا کیا غم روزِ محشر ◆ کہا تمہاری شان پہ شاہد ◆ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الکوثر

تم ہو بھولے بھالے تم پہ لاکھوں سلام

خاص خدا کے ہو تم پیارے ◆ عرشِ معلیٰ کے ہو ستارے ◆ امت عاصی کے ہو سہارے

کالی کملی والے تم پہ لاکھوں سلام

مجھ پہ کرم فرماؤ مولا ◆ دیس عرب بلواؤ مولا ◆ چاند سا روپ دکھاؤ مولا

تم ہو مدینے والے تم پہ لاکھوں سلام

از نتیجہ فکر نقادِ سخن حضرت ساقی از کلکتہ

میرے احمد رحمت والے تم پہ لاکھوں سلام

طٰہٰ اور یٰسین لقب ہے ◆ افضل و برتر حسب نسب ہے ◆ والاو شیدا تیرا ربّ ہے

حسن و سیرت والے تم پہ لاکھوں سلام

ایذا دی کفار نے کیا کیا ◆ لیکن بل تیوری پہ نہ آیا ◆ بلکہ دعا دی تم نے ہمیشہ

جھک گئے نخوت والے تم پہ لاکھوں سلام

حضرت موسیٰ طور پر پہنچے ◆ چوتھے فلک پر عیسیٰ ٹھیرے ◆ آپ گئے عرش سے بھی آگے

شان و شوکت والے تم پر لاکھوں سلام

عرش بریں پر حق نے بلایا • جلوہ اپنا تمکو دکھایا • پاس بٹھا کر یوں فرمایا
پیاری اُمت والے تمپہ لاکھوں سلام
بپا جب روز محشر ہو • نائل پرسش جب داور ہو • چشمِ شفاعت ساقی پر ہو
اے میرے شفقت والے تمپہ لاکھوں سلام

جناب منشی غلام رسول صاحب فاضل پروپرائٹر کمالیہ بکڈپو کلکتہ

شاہ بطحیٰ میرے سرور تمپر لاکھوں سلام
آپ سا نبی ہوگا نہ ہوا ہے • سب نبیوں سے شان جُدا ہے • بار تعالیٰ تمپر فدا ہے
تم ہو رب کے دلبر تم پر لاکھوں سلام
عرش علا پر جانے والے • حق سے ملکر آنے والے • ہم سب کو بخشانے والے
تم ہو شفیع محشر تمپر لاکھوں سلام
خواب میں آکر شکل دکھادو • دلکی لگی کو میرے بجھادو • بگڑی ہوئی تقدیر بنادو
تم ہو سب کے یاور تمپہ لاکھوں سلام
پہنچے جسدم عرش بریں پر • میرے آقا میرے سرور • بول اُٹھا یہ رب اکبر
آؤ میرے دلبر تم پر لاکھوں سلام
رب کے پیارے بطحیٰ والے • تم ہی غریبوں کے سہارے • فاضل کی ہے عرض یہ آپ سے
چشم کرم ہو اسپر تمپر لاکھوں سلام!

عالیجناب منشی محمد حبیب احمد صاحب سنجر غازیپوری

مورے احمدؐ کملی والے تم پر لاکھوں سلام

عبداللہ کے نور نظر ہو ۔ آمنہ کے لخت جگر ہو ۔ شاہِ دوعالم خیر البشر ہو

دائی حلیمہ کے پالے تم پر لاکھوں سلام

نور خدا محبوب خدا ہو ۔ نام محمدؐ صلِ علے ہو ۔ رتبے میں نبیوں سے سوا ہو

شان نبوت والے تم پر لاکھوں سلام

عرش بریں پر حق نے بلایا ۔ جلوہ اپنا آپ دکھایا ۔ رتبہ اعلےٰ آپ نے پایا

جگ کے تم ہو اُجالے تم پر لاکھوں سلام

نبیوں کے سرتاج بنے ہو ۔ اُمت کے معراج تمہیں ہو ۔ سب کی رکھیا لاج تمہیں ہو

اُمت کے رکھوالے تم پر لاکھوں سلام

بتخانہ کو کعبہ بنایا ۔ دین کا ہر سو ڈنکا بجایا ۔ سارے جہاں کو کلمہ پڑھایا

تم ہو اللہ والے تم پر لاکھوں سلام

ہر دم چھائی غم کی گھٹا ہے ۔ اُمت پر نازل یہ بلا ہے ۔ بیڑا بھنور میں آن پھنسا ہے

پڑ گئے جان کے لالے تم پر لاکھوں سلام

ہوگا بپا جب روز محشر ۔ تشنہ لب اُمت گھبرا کر ۔ عرض کریگی ساقی کوثر

دیدے بھر بھر پیالے تم پر لاکھوں سلام

سنجر کی تقدیر جگا دو ⬥ بگڑا ہر اک کام بنا دو ⬥ اجڑا ہوا گھر اسکا بسا دو
تم ہو رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

جناب ایم جی رحمٰن ۔ فارغ کلکتوی

موریے یثرب نگری والے تم پر لاکھوں سلام

رب سے لاگی توری نجریا ⬥ بھئی جگت تہ پر باوریا ⬥ مجھ پاپن کی بیہو گھبریا
ٹرگئی دکھ کے پالے تہہ پر لاکھوں سلام

تم ہی عرب کے بانکے دھنی ہو ⬥ تمکی ہو سر و چمنی ہو تم ⬥ تم سے کب بگڑی نہ بنی ہو
کالی کملی والے تہ پر لاکھوں سلام

کا سے کہوں معراج کی بتیا ⬥ پور نور چندر ما تھی وہ ریتا ⬥ رب لکھنے بھیجے تو ہے پتیا
موہن صورت والے تہ پر لاکھوں سلام

لیکے ملک جب آئے سندیسا ⬥ سوت دیکھ کے وہ جی ہارا ⬥ نین کو چرنن سے تب رگڑا
نین کے ادمتوالے تہ پر لاکھوں سلام

رب سے وہیں پھر آئی کھبریا ⬥ دھیر دھیر آ ؤ موری سنوریا ⬥ اوڑھ کے سب رحمت کی چدریا
جنت بے سرگ او بالے تہ پر لاکھوں سلام

فارغ کی بپتا کو کاٹو ⬥ آپنی عرض توا کی راکھو ⬥ دور کرو من جینتا کو!!
امت رحمت والے تہ پر لاکھوں سلام

جناب عیسٰی صاحب

مورے صابر کلیر والے تم پر لاکھوں سلام

نور پاک رسولؐ تمہیں ہو ۔ شاخ چمن بتولؓ تمہیں ہو حسنؓ حسینؓ کے پھول تمہیں ہو

باغ علیؓ کے لالے تم پر لاکھوں سلام!

خواجہ معین الدین کے پیارے ۔ خواجہ قطب کے راج دلارے ۔ گنج شکر کی آنکھ کے تارے

چشتی پیر نرالے تم پر لاکھوں سلام!

نیک یا بد میں جیسا ہوں ۔ تمرے دوارے آن پڑا ہوں ۔ ناں لیا میں سب سے برا ہوں

تم ہو رحمت والے تم پر لاکھوں سلام

درد و الم کے ہم ہیں مارے ۔ آن پڑے ہیں تمرے دوارے ۔ ہم گر توں کو صابر پیارے

تم بن کون سنبھالے تم پر لاکھوں سلام

نعتیہ دوارہ

روئے منور دکھا دو محمدؐ پیارے

کہہ کے خدا سے پیارے خدا کے	پنجۂ غم سے چھڑا دو محمدؐ پیارے
نورانی چہرہ اپنا دکھا کر	دل کی لگی کو بجھا دو محمدؐ پیارے
بحرِ گناہ میں ناؤ پھنسی ہے	اس کو کنارے لگا دو محمدؐ پیارے
لاکھوں کی تم نے بگڑی بنائی	میری بھی بگڑی بنا دو محمدؐ پیارے
اپنی مصیبت کہنے کو فارغ	جائے کہاں یہ بتاؤ محمدؐ پیارے

نعرۂ مستانہ

اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو

تھا کہاں چاند و سورج یہ ارض و سما — ذاتِ حق کے سوا پہلے کچھ بھی نہ تھا
کس نے کُن کہہ کے دنیا کو پیدا کیا — ڈھونڈ دل میں تو اپنے ملے گا پتہ

اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو

اپنے ہی نور سے خالقِ دوسرا — پھر تو نورِ محمدؐ پیدا کیا
پیدا ہوتے ہی وہ نورِ حق آشنا — رکھ کے سجدے میں سر اسکو برسوں پڑھا

اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو

کس نے قارون کو دولت دی بے انتہا — بطنِ ماہی میں یونسؑ کا ہمدم بنا
کس نے فرعون پر قہر نازل کیا — چاہِ کنعاں میں یوسفؑ کا مونس ہوا

اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو

کس نے موسیٰؑ کا رتبہ دو بالا کیا — نارِ نمرود کو کس نے ٹھنڈا کیا
کس نے عیسیٰؑ کو بے باپ پیدا کیا — کس نے مُردوں کو دم بھر میں زندہ کیا

اِلّاہو اِلّاہو۔ اِلّاہو اِلّاہو

ایک کامل سے فارغ یہ میں نے کہا — حق سے میرے لئے کچھ تو کیجے دعا
میری باتوں کو سُنکر وہ کہنے لگا — یہ وظیفہ پڑھا کر تو صبح و مسا

اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو اِلّاہو

حمد

جس کو دیا جو کچھ دیا تو نے ہی اپنا دیا
تو نے کسی سے کیا لیا تجھکو کسی نے کیا دیا

بادِ سحر نے آ کے جب ذکر تیرا سنا دیا
وجد میں آئے پھول پھل ذکر نے وہ مزہ دیا

پھولوں کا حسن دیکھکر عشق تیرا سوا ہوا
نالۂ عندلیب نے دردِ طلب بڑھا دیا

کس کے بڑھائے سے بڑھے جسکو جہاں گھٹائے تو
کس کے گھٹائے سے گھٹے تو نے جسے بڑھا دیا

سچ ہے کہ بندہ بندہ ہی اور خدا خدا ہی ہے
لینے کو کچھ نہیں لیا دینے کو مصطفےٰ دیا

نعت شریف

دلمیں میرے بسی ہے محبت رسول کی
آنکھوں میں پھرتی رہتی ہے صورت رسول کی

رحمت نے عام حکم یہ رضواں کو دیدیا
جانے دو خلد میں یہ ہے امت رسول کی

کردوں میں جان و دل کو فدا مزار پاک
آنکھوں سے جا دیکھو جو تربت رسول کی

آنکھیں ملیں انسے حشر میں دوزخ ملا اسکا
تھی عاصیوں پہ ایسی عنایت رسول کی

جاتا نہیں ہے دل سے تصور کبھی قمر
کچھ ایسی دل کو بھا گئی صورت رسول کی

نمازیں

وہی بندہ بندۂ حق ہوا جو جھکا ہے بندہ نمازمیں
وہ خدا کو دل ہے دیکھتا ہے جلوہ خدا کا نمازمیں

تجھے کچھ خبر ہے اے سنجر تیرا دل بنا ہے خدا کا گھر
جو جھکے گا تو تو جھکے گا دل جھکا سر تو ابنا نمازمیں

خودی اپنی جس نے مٹا دیا تو خدا کو بیشک وہ پالیا
میری بیخودی نے ہٹا دیا یہ دوئی کا پردہ نماز میں

یہ خیال دل میں جمائے تو میرے سامنے ہے وہ ماہرو
نہ ہو غیر کی تجھے جستجو نہ ہو قلب میلا نماز میں

تو کھڑا ہو آ کے بصد ادب یہ سمجھ کے سامنے میرا رب
تو ہے روبرو وہ ہے روبرو یہ جمائے نقشہ نماز میں

میرے کام بگڑے سے تھے بن گئے میرے مرتبے بھی بلند ہوئے
یہ ہیں فیض اپنے سنجر نماز کے جو نصیب چمکا نماز میں

بندیا

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا
کہاں گری کہاں گری کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

یاد جس وقت انہیں آیا کسی کا وعدہ
جس گھڑی آئینہ میں چہرہ زیبا دیکھا
بن سنور کر جو کیا قصد وہاں جانیکا
فق ہوا چہرے کا رنگ تھام کے دل فرمایا

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

اس طرف اس طرف ہر سمت نظر دوڑایا
کبھی آنگن کبھی دروازہ کو بھی جا دیکھا
ہر کسی جا پہ نہ اپنا در مقصد پایا
یہی کہتا ہوا پھرتا تھا وہ بت گھبرایا

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

کبھی تکیے کو اُلٹا تو کبھی بستر کو
سر پہ اسوقت اٹھا رکھا تھا سارے گھر کو

کبھی ہاتھوں سے لگا پیٹنے اپنے سر کو
سب سے کہتا تھا بدل کر وہ صنم تیور کو

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

حکم فرمایا نہ جائے کوئی باہر گھر سے
کونے کونے کی زمیں جس گھڑی وہ دیکھ چکے

لگا جھاڑنے ابھی لیلونگی میں اک اک کرکے
جل کے غصہ سے یہ فرمایا کرم مورے جلے

کہاں گری رے مورے ماتھے کی بندیا

الجھے گیسوؤں پہ جب دستِ حنائی پھیرا
کھولی مٹھی تو ہنسے خوب سا اور فرمایا

انکی مٹھی میں ستارہ وہ سرک کر آیا
دیکھو سنجر پیا زلفوں میں پھنسی تھی بندیا

وہ لو یہاں ملی رے مورے ماتھے کی بندیا

جناب ذاکر صاحب تلمیذ جناب جرم

کا تم سے کہوں اے ربِ کنور تم جانت ہو موہن کی بتیاں
درِ فرقت لو اے اکتی لقب کلٹے نہ کٹت ہے اب رتیاں

البیلی اداؤں نے موہ لیا متوالی نگاہوں نے دل چھینا
بیتاب شدم در ہجر شما للہ لگا لو اب چھتیاں

در شانِ شما لولاک لما فرمود خدا خود در قرآں
والشمس ہے مکھ والیل ہے مکٹ من موہنے گیسو ٹھراں انکھیاں

تورے پریت میں سُدھ بُدھ سب بسری کتنک آ رہیگی بے خبری
گا ہے بہ فگن و ندیدہ نظر کبھی سن بھی تو لو ہمری بتیاں ؎

کیا دلکش ہے تہری ڈگری دل چھینت ہے بسطی نگری
ذاکر چہ کنم گلزار جناں ہے مجھے بھاگئیں یثرب کی گلیاں ؎

مخمس جناب جرم صاحب بر غزل امیر مینائی

ہمرے دل کو مفت میں لیکر چلے
آگے بیٹھے اور پھر اُٹھ کر چلے
اُنکے آگے میری اب کیونکر چلے
چال ہے پامال مجھ کو کر چلے
ہائے چلتا ہوا کیا منتر چلے

کس لیئے چشم عنایت ہے بھری
آ اِدھر آئیں بلائیں لوں تیری
دیکھے میری نظر حسرت بھری
او ستمگر آرزو ہے یہ میری ؎
سر پہ آرا حلق پر خنجر چلے

تیرے قرباں اے بتِ نازک ادا
مست بسمل آج مجھ کو تو بتا
عاشقِ ناشاد کی سُن التجا
چشم و ابرو دونوں کے جوہر دکھا
دم چلے خنجر تو پھر ساغر چلے

تا بہ کے رکھو گے تم وقف ستم
خاک میں ہم مِل گئے تیری قسم
ہو گی کب ناشاد پر چشم کرم
دل پامالِ ہجوم و یاس و غم
کیا اوگے سبزہ جہاں لشکر چلے

اس خودی کی ہو سکے تدبیر کیا
سب سے کرتا شکوۂ تقدیر کیا

خود مٹا تو جورِ چرخِ پیر کیا
جرم اپنا موج کی تقصیر کیا

کیوں جناب اتنا اٹھا کر سر چلے

جرم جائیں گے وہیں برنا و پیر
وقت آخر بن کے جاؤ گے فقیر

کیا کرو گے لے کے تم تاج و سریر
آئے تھے دنیا میں کیا رہنے امیر

سیر کر لی اور اپنے گھر چلے

قوالی

اے عشق عطا کر دے اس کیف کا پیمانہ
ہو اپنی محبت کا انداز جداگانہ
تو میرے مقابل ہو میں سامنے ہوں تیرے
اس شوخ کا بندہ ہوں اور عشق ہے رندانہ

ہر شخص پکار اٹھے دیوانہ ہے دیوانہ
فرہاد نے سر پھوڑا میں سر کروں نذرانہ
الفت کی شراب آئے پیمانہ پہ پیمانہ
اے دل مجھے کیا پرواہ کعبہ ہو کہ بتخانہ

غزل

نہ مطلب گلوں سے نہ گلشن سے ہے
چمن پر نہیں گرتی یہ بجلیاں
نگاہیں لڑا کر نظر پھیرنا
محبت کی مجبوریاں دیکھئے

محبت ہمیں اپنے دشمن سے ہے
عداوت ہمارے نشیمن سے ہے
یہ عادت تمہاری لڑکپن سے ہے
ہمیں خواہش رحم دشمن سے ہے

وہ پھر نہ بیٹھتے آگئے دردِ جگر
وہ پھر پوچھتے ترچھی چتوں سے ہے

نہ پوچھ ہم نشیں حالِ جوشِ جنوں
خرابی عیاں میرے دامن سے ہے

کہیں دل چرائیں نہ آنکھیں تری
مجھے خوف ان دونوں رہزن سے ہے

چمن میں جو خاک آرہی ہے نظر
یہی یادگارِ نشیمن سے ہے

عجب رنگ کا جرم ہے آدمی
کہ یارانہ شیخ و برہمن سے ہے

غزل

یہ سن سن کے مرنا پڑا ہر کسی کو
نہیں مرتے دیکھا کسی پر کسی کو

خدا دے تو دے اپنا غم ہر کسی
کرے پر نہ مائل کسی پر کسی کو

نہ جاؤنگا تنہا بہشتِ بریں میں
کہ لے جاؤنگا دل کے اندر کسی کو

محبت میں جب جل گئے لٹ گئے ہم
لیا دل کسی نے دیا سر کسی کو

بہت چھیڑ کر ہم کو پچھتائیے گا
ستاتے نہیں بندہ پرور کسی کو

یہ کہتی ہے اے داغ چتون تمہاری
کہ تم چاہتے ہو مقرر کسی کو

قوالی

ہٹا جب میم کا پردہ تو کیا معلوم ہوتا ہے
احد احمد میں خود جلوہ نما معلوم ہوتا ہے

مرادیں دل کی جو پانا ہو چلے اب لیلو محمد سے
کہ دنیا میں بہشتی در کا باب معلوم ہوتا ہے

چلو اے حاجیو نکلے سر کے بل مدینہ کو
وہاں جنت کا دروازہ کھلا معلوم ہوتا ہے

پڑھا سنگریزے نے کلمہ قمر شق تھا اشارہ میں	نبی کا معجزہ شانِ خدا معلوم ہوتا ہے
جدھر دیکھا جدھر تاکا وہی موجود ہے سنجر	مجھے ہر ذرہ ذرہ میں خدا معلوم ہوتا ہے

پھولوں کی ڈالی

بھرے ہوئے پھولوں کی چن چن کے سجا ڈالی	پھر جا کے محمد کے روضہ پر چڑھا ڈالی
جس پر بھی نظر تونے محبوب خدا ڈالی	ٹوٹی ہوئی اُمیدیں اسکی بنا ڈالی
اُمت پہ کیا قربان حضرت نے نواسوں کو	کیا خوب شفاعت کی واللہ بنا ڈالی
میدان قیامت میں تشریف جو لائے	بگڑی ہوئی اُمت کی ہر بات بنا ڈالی
روشن ہوئیں کیا آنکھیں اسکو رہیوں کی	جب اُسنے محمد کی خاک کفِ پا ڈالی

قوالی

ہوش اپنا کھو دیا جلوہ جو دیکھا یار کا	کیا مزہ موسیٰ نے پایا طور پر دیدار کا
حضرتِ آدم کو حق نے کیوں نکالا خلد سے	دانہ گندم میں کیا اسرار تھا اس یار کا
ابروئے خمدار کی توصیف ہے قوس قزح	بہر اعدا وار ہے کیا آپکی تلوار کا
سینکڑوں مُردے جلا کے حضرتِ عیسیٰ تو گیا	ایک اُدنے معجزہ ہے احمد مختار کا

جناب مسنت صاحب کلکتہ

عشق کہتا ہے کہ دل ہجر میں دیوانہ بنے	کہئے کیا حکم ہے سرکار بنے یا نہ بنے

جلوۂ شمع نظر سوز کوئی کھیل نہیں
جسمیں ہو جلنے کی طاقت وہ پروانہ بنے

تیر قرباں ارے جذبۂ دل کھینچ انہیں
کاش دم بھر کو یہ ویرانہ پری خانہ بنے

دل وہی دل ہے جو قرباں کرے جاں اپنی
سر وہی سر ہے جو سنگِ درِ جانانہ بنے

جسکو منزل کی طلب ہو کہیں بیٹھ رہے
جسکو کچھ ہوش میں آنا ہے وہ دیوانہ بنے

جتنے ہشیار ہیں دیوانے بنے رہتے ہیں۔
مست ہشیار نہیں ہے کہ وہ دیوانہ بنے

غزل دیگر

اچھا ہوا کہ دل کی ترے دلمیں رہگئی
لاکھوں کی آبرو تری محفل میں رہگئی

کرتا ہوں انسے بات جگر تھام تھام کے
تھوڑی سی جان اور مری دلمیں رہگئی

اس انجمن میں بیٹھ کے اٹھنا محال ہے
جل بجھ کے شمع بھی اسی محفل میں رہگئی

وہ بھولی بھالی شکل وہ آنکھیں وہ چال ڈھال
تصویر سی اُتر کے مرے دلمیں رہ گئی

کہنے کو ان سے یوں تو بہت کچھ کہا مگر
کہنا جو چاہتے تھے وہی دل میں رہگئی

ہوش و ہواس عقل و خرد ہوا ہوئے
اک آرزوئے غریب میرے دلمیں رہگئی

مست اس نے آنکھ بھر کے جو دیکھا غضب ہوا
اک پھانس تھی کہ چبھ کے مرے دلمیں رہگئی

تمت